الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

کتاب مستطاب المسمیٰ بہ

خاتمہ

تالیف بسال ۸۰۷ ہجری

از تصانیف حضرت سلطان العرفاء الکاملین امام الاولیاء الواصلین سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

(بہ تصحیح)

۱۳۵۷ھ

حافظ مولوی سید عطا حسین صاحب ایم ۔ اے ۔ سی ای

ناظم تعمیرات وظیفہ یاب سرکار آصفیہ

کتاب کے ملنے کا پتہ :۔ بتوسط مولوی سید عطا حسین صاحب محلہ لنگم پلی ۔ حیدرآباد دکن
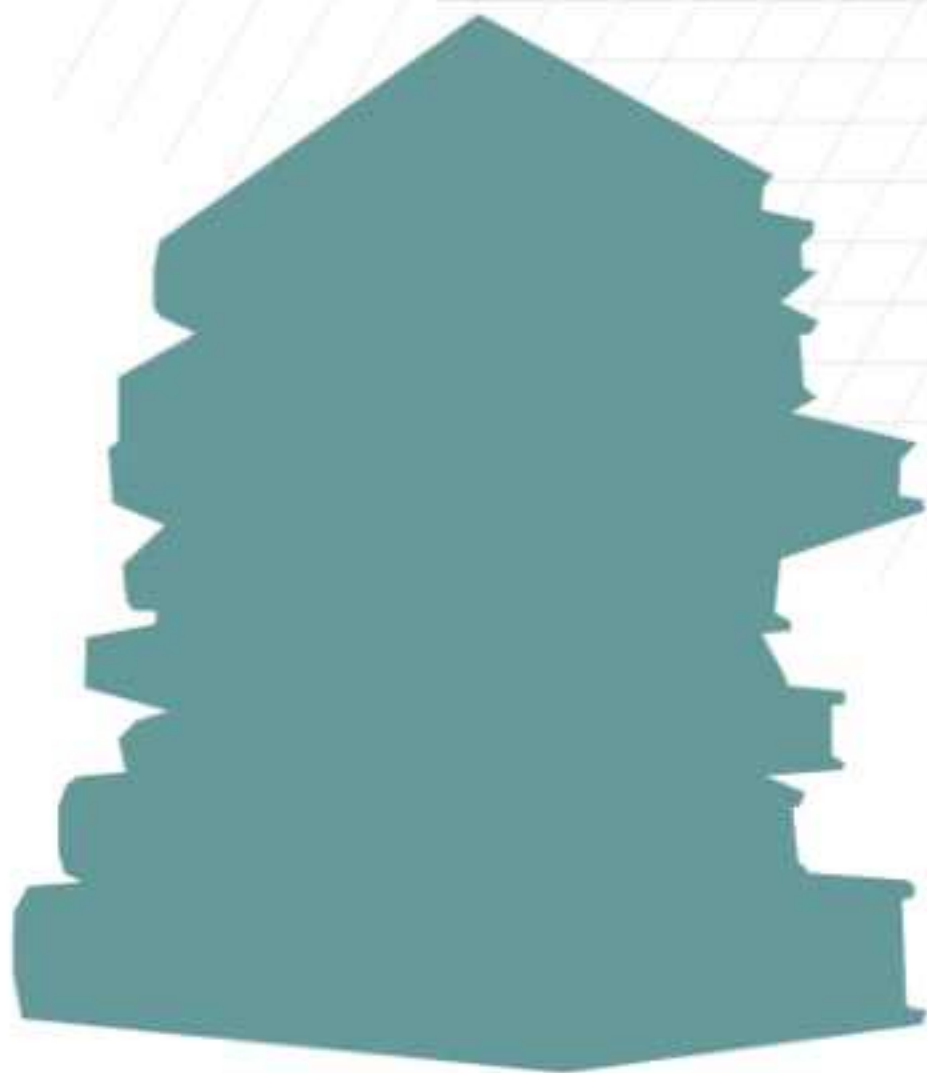
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

128213

۱۔ الحمد للہ الودود الکریم العزیز الحکیم التواب الرحیم الذی خلق الانسان لعبادتہ وانعم علی اولیائہ بمحبتہ ومعرفتہ وقربہ ومشاھدتہ والصلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین خاتم النبین سیدنا محمد وآلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الاکرمین المھدیین

۲۔ یہ کتاب جو خاتمہ کے نام سے موسوم ومشہور ہے حضرت سلطان العرفاء الکاملین امام الاولیاء الواصلین سید السادات مخدوم سیّد محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ العزیز کی تصانیف میں ممتاز درجہ کی تصنیف ہے۔ حضرت مخدوم امام زید شہید بن امام ہمام سیدنا زین العابدین علیہما السلام کی اولاد میں ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت دونوں بائیسویں واسطہ سے حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ ان کا نام محمد کنیت ابوالفتح اور لقب صدرالدین ولی الاکبر الصادق ہے۔ دکن میں وہ عام طور پر خواجہ بندہ نواز کے لقب سے مشہور رہیں۔ اُس زمانہ تک سادات سر کے بال بڑھایا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت مخدوم کی کاکلیں نہایت

طویل تھیں اس لئے اونھیں گیسو دراز بھی کہتے آ ے ہیں اور یہ لفظ اُن کے نام کا جزو ہو گیا ہے۔ اس طرح القاب اور کنیت کے ساتھ حضرت مخدوم کا پورا نام سیّد صدرالدین ولی الاکبر الصادق ابوالفتح محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز ہے۔ اون کے والد ماجد کا نام سیّد یوسف حسینی عرف سیّد راجا تھا اور اُن کا تخلص بھی راجا تھا حضرت مخدوم کی والدہ ماجدہ بھی سیدہ تھیں اور بی بی رانی نام تھا۔ حضرت سید یوسف حسینی قدس سرہ حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی نظام الدّین محمد اولیا بداونی کے مرید تھے اور اون کے خلیفہ خاص خواجہ نصیر الدّین محمود اودھی چراغ دہلی کے بھی فیض یافتہ تھے

۳۔ حضرت مخدوم ۴ رجب ۷۲۱ھ کو دہلی میں پیدا ہوے۔ حضرت سلطان المشایخ اُس وقت مسند ارشاد پر متمکن تھے (اُن کی رحلت ۱۷ ربیع الثانی ۷۲۵ھ کو ہوی اور مادہ تاریخ رحلت "شہنشاہ دین" ہے) ۷۲۶ھ میں سلطان محمد تغلق نے تمام باشندگان دہلی کو دولت آباد (دکن) جانے کا حکم دیا۔ حضرت سید یوسف حسینی چشتی قدس سرہ اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لیکر ۲۰ رمضان المبارک ۷۲۸ھ کو دہلی سے روانہ ہوے اور چار مہینے کے سفر کے بعد ۱۷ محرم ۷۲۹ھ کو دولت آباد پہنچے اور قلعہ دولت آباد کے شمالی جانب بالاے کوہ اُس مقام پر جو اب روضہ خلد آباد کے نام سے مشہور ہے سکونت پذیر ہوے اور حضرت سلطان المشایخ کے سب مریدوں اور خلفا نے بھی جو اُس

زمانہ میں سلطان محمد تغلق کے جبر سے دولت آباد آئے (مثلاً حضرت برہان الدین غریب اور خواجہ امیر حسن علاء السجزی دہلوی شاعر) اسی مقام کو پسند کیا اور یہیں سکونت اختیار کی۔ حضرت سید یوسف حسینی نے ۵ شوال المکرم ۷۳۱ھ کو یہاں انتقال کیا اور اپنے مکان کی دہلیز کے بیرونی صحن میں دفن ہوئے۔ اون کا مزار اب بھی مرجع خلایق ہے۔ والد کے انتقال کے وقت حضرت مخدوم کی عمر دس سال تین مہینے اور ایک روز کی تھی۔

۴۔ روضہ خلد آباد میں قیام کے زمانہ تک حضرت مخدوم اپنے والد ماجد کے اور اون کے بعد اپنے نانا کے (وہ بھی حضرت سلطان المشایخ سے مرید تھے) اور بعض دوسرے اوستادوں کے زیر تعلیم و تربیت رہے۔ قرآن شریف حفظ کیا اور اُس وقت کے نصاب کے مطابق صرف و نحو اور فقہ اور اصول فقہ کی کتابیں پڑھیں۔ والد اور نانا سے حضرت سلطان المشایخ اور خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے فضایل اور کمالات ظاہری و باطنی کی باتیں سُنا کرتے تھے۔ سنتے سنتے اونھیں حضرت چراغ دہلی کی ذات پاک کیساتھ غائبانہ عشق پیدا ہوگیا تھا۔ بہت چاہتے تھے کہ اُون کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن کم عمری اور دہلی کا بعد مسافت مانع تھا۔ اتفاقاً حضرت مخدوم کی والدہ ماجدہ کو اپنے بھائی ملک الامرا سید ابراہیم مستوفی سے جو بادشاہ کی جانب سے صوبہ دولت آباد کے صوبہ دار (گورنر) تھے

رنجش ہوگئی ۔ وہ اس قدر برخاستہ خاطر ہوئیں کہ اپنے دونوں بیٹوں (یعنی حضرت مخدوم اور اُن کے بڑے بھائی حضرت سید حسین عرف سید چندن حسینی) کو ہمراہ لیکر دہلی روانہ ہوگئیں اور یہ مختصر قافلہ ۴؍رجب ۷۳۶ھ کو دہلی پہنچا ۔ حضرت مخدوم کی عمر اُس روز پورے پندرہ سال کی ہوئی تھی ۔ اونکا دل حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کی محبت سے لبریز تھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بے چین تھے ۔ جمعہ کا دن آیا ۔ سلطان قطب الدین کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے لئے گئے ۔ حضرت چراغ دہلی بھی وہاں تشریف لائے ۔ حضرت مخدوم اونھیں دیکھتے ہی وارفتہ ہوگئے اور اپنے بھائی سید چندن حسینی کو ہمراہ لیکر ۱۲؍رجب ۷۳۶ھ کو حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کی خدمت میں حاضر ہوے اور بھائی کیساتھ مرید ہوگئے ۔ اُس وقت سلطان محمد تغلق تخت سلطنت پر متمکن تھا اُس کی رحلت ۲۱؍محرم ۷۵۲ھ کو ہوئی ۔

۵ ۔ مرید ہوتے ہی حضرت مخدوم ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول ہوے لیکن سلسلہ درس کو بھی جاری رکھا ۔ مولانا شرف الدین کیتلی اور مولانا تاج الدین بہاور اور قاضی عبد المقتدر بن قاضی رکن الدین الشریحی الکندی (قاضی عبد المقتدر حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے مرید اور خلیفہ تھے) اور بعض دوسرے اساتذہ سے تعلیم حاصل کرتے رہے ۔ اثنائے تعلیم میں دو ایک بار غلبہ حال سے مجبور ہوکر پیر کی خدمت میں حاضر ہوے اور عرض کیا کہ بقدر ضرورت میں نے پڑھ لیا ہے اب اگر

حکم ہو تو سلسلہ درس کو چھوڑ کر تمامتر اشغال باطنی میں مشغول ہو جاوں لیکن اُنھوں نے اس کی اجازت نہیں دی اور فرمایا کہ سلسلہ درس کو تمام کرو کہ "مارا با تو کار ہا است"۔

۶۔ انیس[19] سال کی عمر میں حضرت مخدوم تمام علوم کی تحصیل سے فارغ ہوئے اور اب تمامتر ریاضت و مجاہدہ اور اشغال باطنیہ میں مصروف ہو گئے جس قدر مجاہدہ اور ریاضت شاقہ اُنھوں نے کی اور کونین کو پس پشت ڈالکر جس طرح وہ ہمہ تن متوجہ الی اللہ ہوئے اوس کے بیان کرنے کا نہ یہ موقع ہے اور نہ اس مختصر مقالہ میں اس کی گنجائیش ہے۔ جب تک خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی علیہ الرحمہ دنیا میں رہے حضرت مخدوم اون کی خدمت میں حاضر رہے اور اُن کے فیض تربیت سے مستفید ہوتے رہے۔ ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ھ کو حضرت خواجہ چراغ دہلی رہگرائے عالم جاودانی ہوئے حضرت مخدوم نے اُن کی نعش مبارک کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور دفن کیا۔ رحلت سے چند روز پیشتر پیر نے حضرت مخدوم کو خلافت دیکر اپنا جانشیں کر دیا تھا اُنکی رحلت کے چند روز بعد وہ سجادۂ ارشاد پر متمکن ہوئے حضرت مخدوم کی عمر اُس وقت چھتیس سال سے کچھ زیادہ تھی جب وہ چالیس کے ہوئے والدہ ماجدہ کے اصرار پر سید احمد بن حضرت مولانا سید جمال الدین مغربی رحمتہ اللہ علیہما کی صاحبزادی سے نکاح کیا۔ مولانا جمال الدین مغربی نہایت بلند پایہ محدث اور فقیہ تھے اور حضرت مخدوم کے دادا خسر تھے۔

باوجود اس کے وہ حضرت مخدوم سے مرید ہوے۔ حضرت مخدوم نے
اپنی بعض تصانیف میں احیاناً انکا ذکر کیا ہے اور چونکہ وہ ان کے مرید
تھے اونھیں لفظ "برادرم" سے یاد فرمایا ہے۔ بیجاپور کے نہایت
مشہور اور صاحب سلسلہ بزرگ حضرت میرانجی شمس العشاق قدس سرہٗ
کے پیر حضرت کمال الدین واحد الاسرار بیابانی حضرت سید جمال الدین
مغربی کے مرید اور خلیفہ تھے۔

۷ ۸۰۰ھ تک حضرت مخدوم دہلی میں سجادہ ارشاد پر متمکن رہکر
خلق خدا کی ہدایت میں مصروف رہے۔ اُس سال امیر تیمور نے ہندستان
کا رخ کیا اور محرم ۸۰۱ھ میں اٹک پہنچکر دہلی کی جانب بڑھا۔ اس
شہر کی تباہی و بربادی اور باشندوں کے قتل عام کا منظر حضرت
مخدوم کے چشم بصرت کے سامنے پھر گیا۔ اونھوں نے دہلی سے ہجرت
کرنا واجب خیال کیا اور شہر کے سادات و علما اور عامہ خلائق کو
آنے والی بلا سے متنبہ کیا اور دہلی سے چلے جانے کا مشورہ دیا۔ ۷ر
ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو وہ دہلی سے روانہ ہوگئے۔ اس کے بعد تیمور
دہلی پہنچا اور شہر پر حملہ کیا۔ خاندان تغلق کے آخر بادشاہ سلطان
ناصر الدین محمود نے ۵ر جمادی الاول ۸۰۱ھ کو شہر سے باہر نکل کر
امیر تیمور سے مقابلہ کیا۔ اس کو شکست ہوئی اور تیموری لشکر شہر میں
داخل ہوگیا۔ دہلی پر جس قدر تباہی آئی اور باشندوں کی جس قدر خونریزی
ہوئی وہ تاریخوں میں مذکور ہے۔

۸۔ محمد علیؒ سامانی حضرت مخدوم کے ایک خاص مرید تھے۔ اُنکے ہمراہ وہ بھی دہلی سے نکلے تمام سفر میں اُن کے ہمراہ رہے اور اُن کے ہمراہ گلبرگہ آئے اور یہاں بھی پیر کی خدمت میں اُنکی رحلت کے وقت تک حاضر رہے۔ ان کی رحلت کے بعد ان کے حالات میں ایک کتاب مسمی بہ **سیر محمدی** لکھنی شروع کی جس کی تکمیل محرم سنہ ۸۳۱ھ میں ہوئی۔ حضرت مخدوم کے حالات میں یہ کتاب سب تذکروں سے مقدم اور سب سے زیادہ مستند ہے۔ مصنف نے دہلی سے گلبرگہ تک تمام سفر کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس سے اقتباس کر کے راقم اس سفر کے حالات کو نہایت اختصار کے ساتھ لکھتا ہے۔

۹۔ اس سفر کے متعلق محمد علی سامانی لکھتے ہیں "

"درآنکہ حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ در دہلی بودند دو سہ سال پیش از حادثہ مغل بر ہمہ میگفتند دریں مقام بلا نامزد شدہ است این مقام خراب خواہد شد تا آنکہ میتوانید بیروں آئید اما میدانم بیروں آمدن نخواہید توانست ہمچناں شد کہ فرمودہ بودند۔ گاہے یارے براے پائبوس رفتہ بود فرمودند ورکدام راہ آمدی گفت میاں بازارکماں فرمودند ایں بازارکماں ایں چنیں شود کہ اینجا شیراں باشند آخر بعد حادثہ مغل آنجا شیرے آمدہ ماندہ بود"

۱۰۔ ۷ ربیع الثانی سنہ ۸۰۱ھ کو حضرت مخدوم اپنے اہل وعیال

اور متعلقین کو ہمراہ لیکر دروازہ بہیلسہ سے دہلی سے روانہ ہوئے۔
بہادر پور پہنچکر ۱۸ ربیع الثانی کو حضرت مولانا علاء الدین گوالیری کو
(جو حضرت مخدوم کے مرید تھے) خط لکھا اور اپنے سفر کی اطلاع دی۔
جب گوالیر کے نزدیک پہنچے مولانا علاء الدین نے تمام علما اور عمائد کے
ہمراہ پیشتر آکر اون کا استقبال کیا اور گوالیر لیجا کر اپنے مکان میں ٹھہرایا۔
حضرت مخدوم گوالیر میں ۲۲ ربیع الثانی کو داخل ہوئے یہاں چند روز
قیام فرمایا اور مولانا علاء الدین کو خلافت دیکر (حضرت مخدوم نے
اس وقت تک کسی کو خلافت نہیں دی تھی) ۷ جمادی الثانی کو
گوالیر سے روانہ ہوئے۔ بہاندیر اور ایرچہ ہوتے ہوئے چندیری
پہنچے۔ یہاں تھوڑے دنوں قیام فرمایا اور یہاں سے کوچ کر کے
شب عید الفطر سنہ ۸۰۱ھ کو بڑودہ پہنچے۔ شوال کا مہینا یہاں ختم کر کے
ذیقعدہ سنہ ۸۰۱ھ میں کھنبایت تشریف لے گئے۔ وہاں چند روز قیام
فرمایا اور بڑودہ واپس آکر سلطان پور ہوتے ہوئے دولت آباد کی
جانب روانہ ہوئے۔ یہاں پہنچکر روضہ خلد آباد میں قیام فرمایا اور
والد ماجد کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ سنہ ۸۰۰ھ میں سلطان
فیروز شاہ بہمنی دکن کے تخت سلطنت پر بیٹھ چکا تھا۔ اوسے حضرت
مخدوم کے دولت آباد تشریف لانے کا حال معلوم ہوا عضد الملک
کو جو اس کی جانب سے دولت آباد کے صوبہ کا گورنر تھا لکھا کہ حضرت
مخدوم کے پاس نذر لیجاؤ اور گلبرگہ تشریف لانے کے لئے التجا کرو۔

حضرت مخدوم قصبہ آلند ہوتے ہوے جب گلبرگہ کے قریب پہنچے سلطان فروز بہمنی نے اپنے تمام اہل خاندان اور امرا اور سادات وعلما اور فوج کے ساتھ پیشوائی کی اور اثنائے راہ میں ملا اور بہت ادب واحترام کے ساتھ گلبرگہ لایا۔ یہاں تشریف لاکر حضرت مخدوم چند سال تک قلعہ کے قریب فروکش رہے اس کے بعد اُس جگہ سکونت پذیر ہوے جہاں اب اُن کا مزار مبارک ہے۔ اور اسی مقام پر بروز دوشنبہ درمیان وقت اشراق وچاشت بتاریخ ۱۶ ماہ ذیقعدہ ۸۲۵ھ رحلت فرماے عالم جاودانی ہوے۔ مولانا بہاء الدین امام نے غسل دیا اور اسی روز دفن کئے گئے۔ "مخدوم دین ودنیاً" مادہ تاریخ رحلت ہے۔

۱۱۔ حضرت مخدوم کی رحلت سے ایک ماہ اور گیارہ اوپیشتر یعنی ۵ ماہ شوال ۸۲۵ھ کو سلطان فیروز بہمنی نے مرض موت کی حالت میں اپنے چھوٹے بھائی سلطان احمد کو تخت نشین کیا اور دس روز کے بعد یعنی ۱۵ ماہ شوال ۸۲۵ھ کو رہگراے عالم آخرت ہوا۔ سلطان احمد بہمنی کو حضرت مخدوم سے بے حد عقیدت تھی۔ اون کے مزار مبارک پر نہایت عالیشان گنبد تعمیر کرایا اور گنبد اور دیواروں کے اندرونی حصہ کو فرش سے اوپر تک مختلف قسم کے رنگوں اور طلائی نقش ونگار سے آراستہ کیا اور دیواروں پر طلائی حروف میں قرآن پاک کی چند آیتیں اور چہل اسما کو لکھوایا۔ یہ نقش ونگار آج بھی قائم ہیں اس

کلانی اور بلندی کا گنبد ہندوستان میں کسی بزرگ کے مزار پر تعمیر نہیں ہوا۔

۱۲۔ محمد علی سامانی نے سیر محمدی میں حضرت مخدوم کے گلبرگہ تشریف لانیکی تاریخ نہیں لکھی ہے۔ فرشتہ نے اپنی تاریخ میں اول کی تشریف آوری کا سال ۸۱۵ھ لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے اس لئے کہ تمام تذکروں میں بہ اتفاق مذکور ہے کہ حضرت علاء الدین گوالیری گوالیر سے ۸۰۶ھ میں گلبرگہ آئے اور بہت دنوں تک حضرت مخدوم کی خدمت میں رہے۔ اس کے علاوہ محمد علی سامانی کے بیان کے مطابق حضرت مخدوم کا پورا سفر دہلی سے کھمبایت اور وہاں سے گلبرگہ تک جلد جلد طے کیا گیا اور تقریباً ایک سال کی یا اس سے کسی قدر زیادہ مدت میں ختم ہوا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام قراین سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مخدوم اوایل ۸۰۳ھ یا اس سے کچھ پہلے گلبرگہ تشریف لائے۔

۱۳۔ حضرت مخدوم کو دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ بڑے فرزند حضرت مخدوم سید حسین المعروف بہ سید محمد اکبر حسینی تھے۔ ان کے کمالات ظاہری و باطنی کے متعلق خود ان کے والد بزرگوار نے اپنی عظیم القدر تصنیف حظایر القدس میں لکھا ہے

"فرزند کہ مولود از من است و موجود از صلب من ست مسترشدے طالبے بیشتر نمی گویم ازیں سخن پدر مگماں برد کہ رعایتے و غایتے دارد۔ و اگر نہ گویم کہ دانشمندے کہ در دہلیز اجتہاد قدمے استوار نہادہ است و در

حقایق ومعارف بدان مرتبہ باشد کہ در دقایق این کار وحقایق
مردان کبار کم نباشد و ہرچہ گوید وشنود دواند از مشاہدہ
ومعاینہ او باشد اگر او مرا پسر نبودے من ابریق کشی او
میکردم۔ نیک نفسے صاف و لے پاک چشمے کاملے
راشدے مرشدے"

اواخر ۱۱۸۱ھ میں حضرت مخدوم نے ان کو خلافت دی اور
سجادہ پر بٹھایا لیکن تقریباً سات ہی ماہ بعد بروز چہارشنبہ
پانزدہم ماہ ربیع الآخر ۱۱۸۲ھ اون کی رحلت ہوی حضرت مخدوم
نے انھیں اپنے ہاتھوں سے غسل دیا۔ اُنکا مزار مبارک حضرت مخدوم کے
مزار کے پائین میں علیحدہ گنبد میں ہے۔ اسی گنبد میں انکی والدہ ماجدہ بھی مدفون ہیں۔

۱۴۔ حضرت مخدوم کے دوسرے فرزند سید یوسف المعروف
بہ سید اصغر حسینی تھے والد نے اُنکو اپنے آخر عمر میں خلافت دی۔ اُنکی رحلت
کے بعد چند سال تک سجادہ ارشاد پر متمکن رہے۔ انتقال ہ کے بعد
والد کی گنبد میں ان کے مزار کے پائین دفن ہوئے۔ اپنے بڑے بھائی
کی طرح یہ بھی نہایت باکمال بزرگ تھے۔ کبھی کبھی اُن پر جذب کی کیفیت
غالب ہوجایا کرتی تھی۔

۱۵۔ حضرت مخدوم ہندرہ سال کی عمر میں مرید ہوئے۔ عشق
ومحبت الٰہی اور خداطلبی اور خدارسی کا مادہ جس کو مبدءِ فیاض نے بدو فطرت
سے اُن کی ذات میں ودیعت رکھا تھا اور مراتب کمال باطنی کے

انتہائی ترقی کا جوہر گرانمایہ جس کو قسام ازل نے ان کے لئے مہیا کر رکھا تھا اُس سب کو ان کی پیر کی جوہر شناس نظر نے مرید کرتے ہی وقت دیکھ لیا تھا اور اسی وقت سے اونھوں نے حضرت مخدوم کی باطنی تعلیم و تربیت شروع کردی تھی۔ مادہ نہایت قابل تھا اس تعلیم کا اثر اُن پر بہت جلد ظاہر ہونا شروع ہوا اور ان پر مکاشفات اور تجلیات کی بارش ہونے لگی۔ جو واردات اُن پر گذرتی تھیں اور جو تجلیات اُن پر ہوتی تھیں اُن کو وہ پیر کی خدمت میں عرض کر دیا کرتے تھے۔ محمد علی سامانی لکھتے ہیں کہ اُن کو سنکر کبھی کبھی

"حضرت شیخ رضی اللہ عنہ می فرمودند کہ بعد ہفتاد سال کودکے

مرا از سر شوراینده است و واقعات سابق مرا یاد دہانیده"

چھتیس سال کی عمر میں وہ درجہ کمال کو پہنچ گئے تھے۔ یہاں تک کہ رحلت سے کچھ دنوں پہلے ان کے پیر حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی نے اون کو خلافت دیکر اپنا جانشیں کر دیا تھا محمد علی سامانی لکھتے ہیں:۔

"ازاں روز باز کار حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ عالی شد و میان

طایفہ ایشان شہرت گرفت تا بحدیکہ صوفیان کامل بیک

زبان می گفتند کہ ایں مرد راہم در جوانی مقام پیران واصل

و مقتدایان کامل حاصل شد"

۱۶۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان کا

اندازہ کرنا محال ہے۔ اون کے زمانہ کے اکابر اولیا اون کے فیض سے مستفید ہوے اور اُن کے علوم مرتب کی شہادت دی۔ مثال کے طور پر حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ کا ذکر کر دینا کافی ہے۔ یہ بزرگ ہندوستان کے نہایت کامل مکمل اولیائے کبار میں ہیں اوایل عمر میں سمنان کی حکومت چھوڑکر درویشی اختیار کی اطراف واکناف عالم میں سفر کیا اور اس زمانہ کے صدہا اولیا سے ملکر اون کے فیض صحبت سے مستفید ہوے۔ پھر ہندوستان آئے اور حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین بخاری سے ٹھٹہ میں ملے اور اُن کی صحبت میں رہکر اُن سے فیوض حاصل کئے۔ اوس کے بعد دہلی آے اور دہلی سے بہار آے۔ اسی روز حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد یحییٰ مَنیری بہاری کی رحلت ہوی تھی۔ اُن کی وصیت کے مطابق حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی نے اون کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ چند روز قیام کے بعد بنگالہ کی جانب روانہ ہوے اور وہاں پہنچکر حضرت علاء الدین بنگالی (جو حضرت اخی سراج قدس سرہٗ خلیفہ حضرت نظام الدین اولیائے کے خلیفہ تھے) کے خدمت میں حاضر ہوے اور مرید ہوے۔ چند سال تک اُن کے زیر تربیت رہکر خلافت حاصل کی اور جونپور آے اور قصبہ کچھوچہ میں سکونت اختیار کی۔ سلطان ابراہیم شرقی جیسا بادشاہ اور ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی جیسا عالم متبحر اون سے مرید ہوے۔ ایسے بلند پایہ محدث اور فقیہہ تمام کمالات باطنیہ کی تکمیل کر لینے اور

سجادہ ارشاد پر متمکن ہونے کے بعد کچھوچھہ سے نہ صرف ایک بلکہ دوبار اس قدر دور و دراز راہ طے کرکے گلبرگہ آئے اور ایک مدت تک حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہٗ کی خدمت میں رہکر ان کے فیضان ظاہری و باطنی سے مستفید ہوے۔ نظام حاجی غریب یمنی حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کے نہایت برگزیدہ اور مقبول مرید اور خلیفہ تھے۔ یمن میں اون سے ملے اور اسی وقت سے ان کی رفاقت اختیار کی اور اُن کے آخر عمر تک ہمراہ رہے۔ انھوں نے پیر کے ملفوظات کو جمع کیا ہے جو **لطائف اشرفی** کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب میں حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز علیہ الرحمہ کے متعلق اپنے پیر کی زبان سے سنکر لکھا ہے۔

"حضرت قدوۃ الکبرا (یعنی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی) میفرمودند کہ چوں بشرف ملازمت حضرت میر سید محمد گیسودراز مشرف شدم آں مقدار حقایق و معارف کہ از خدمت وے بحصول پیوست از ہیچ مشائخ دیگر نبود سبحان اللہ چہ جذبہ قوی داشتہ اند"

اس کے بعد نظام حاجی غریب یمنی لکھتے ہیں:۔

"مدتے در ولایت دکن بقصبہ گلبرگہ اتفاق نزول افتاد و دو مرتبہ دراں دیار گذر رایات علائی شد"

۱۷۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں

حضرت مخدوم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں :-

سید محمد بن یوسف الحسینی الدہلوی خلیفہ راشین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی است جامع است میان سیادت و علم و ولایت شانے رفیع و رتبتے منیع و کلام عالی دارد اورا درمیان مشائخ چشت طریقے مخصوص است۔

۱۸۔ مختصر یہ ہے کہ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز متقدمین کبرائے طریقت کے ہم پلہ اور وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ کی ممتاز ترین و برگزیدہ ترین جماعت کے فرد فرید ہیں۔ ان کے بعد ایسے جامع کمالات ظاہری و باطنی اور ایسے عالی مرتبت اولیا معدودے چند ہی پیدا ہوئے۔ علوم ظاہری میں بھی وہ نہایت بلند درجہ رکھتے تھے انکی تصانیف کے مطالعہ سے اون کے وفور علم و تحقیق کا کچھ اندازہ ہوسکتا ہے۔ تفسیر میں حدیث و اصول حدیث و رجال میں فقہ اور اصول فقہ میں کلام اور بلاغت و معانی میں ادب اور شعر میں وہ بڑے بڑے ایمہ کے ہمسر معلوم ہوتے ہیں۔ لوگوں میں عام خیال ہے کہ اوس زمانہ میں ہندوستان میں علم حدیث بہت محدود تھا اور حدیث دانی کا دارومدار صرف مشارق الانوار اور مصابیح پر تھا لیکن حضرت مخدوم کی تصانیف سے نہ صرف نفس حدیث میں بلکہ رجال اور اصول حدیث میں بھی اُن کے وفور علم اور وسعت نظر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ معانی حدیث میں جیسی اُن کی نظر باریک ہے اس کی نظیر بہت کم نظر آتی ہے۔ اُن کا

حافظہ بھی عجیب و غریب تھا۔ ان کے سب تذکرہ نویسوں نے بالاتفاق لکھا ہے کہ حضرت مخدوم کو زمانۂ فطام کی باتیں یاد تھیں۔

۱۹۔ چشتیہ طریقہ کے بزرگوں میں حضرت سید التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی علیہ الرحمۃ تک کسی نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ نہیں کی حالانکہ ان میں سے ہر بزرگ علوم ظاہری میں بھی محققین اور مجتہدین کا درجہ رکھتے تھے۔ اس سلسلہ میں مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز ہی پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اس جانب توجہ کی اور بڑی بڑی کتابیں اور چھوٹے چھوٹے رسایل بکثرت تصنیف کیئے۔ دکن میں عام طور پر مشہور یہ ہے کہ اُن کی عمر ایکسو پانچ (۱۰۵) سال کی تھی اور ان کی تصانیف کی تعداد بھی ایکسو پانچ (۱۰۵) ہے۔ حضرت مخدوم نے فرمایا ہے:۔

"ہر کس کہ در آن حضرت سلوک کرد بہ چیزے مخصوص شد
ما بہ سخن مخصوصیم خدائے مارا دولت بیان اسرار خویش داد
ہر چند کہ میخواہم کہ نظر من از سخن خویش ساقط شود نشد البتہ
مرا نظر بر سخن خود باشد واز سبب این معنی نیک اندوہگیں
باشم چرا باشد کہ نظر ازیں ساقط نشود"

حضرت مخدوم کی تصانیف میں جو زیادہ مشہور ہیں اون کے نام لکھے جاتے ہیں:۔ ملتقط تفسیر قران۔ اول پانچ پارہ کی دوسری تفسیر کشاف کے طرز پر۔ شرح مشارق الانوار۔ معارف شرح عوارف

درعربی (یہ نہایت بسوط شرح ہے)۔ ترجمہ عوارف فارسی (یہ بھی عوارف کی فارسی شرح ہے لیکن ترجمہ عوارف کے نام سے مشہور ہے اور معارف کی بہ نسبت مختصر ہے) شرح تعرف شرح اداب المریدین درعربی۔ شرح اداب المریدین درفارسی (اس کا ذکر آیندہ کیا جائیگا) خاتمہ۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح تمہیدات عین القضات ہمدانی۔ شرح رسالہ قشیریہ یحظایر القدس معروف بہ رسالہ عشقیہ۔ اسمار الاسرار حدایق الانس۔ استقامت الشریعت بطریق الحقیقت۔ حواشی قوت القلوب۔ شرح فقہہ اکبر درعربی۔ شرح فقہہ اکبر درفارسی۔ رسالہ وجود العاشقین۔ رسالہ دررویت باری تعالی و درکرامات اولیا رسالہ دربیان حدیث رائیت ربی فی احسن صورت۔ شرح الہامات حضرت غوث الاعظم غوث الثقلین سید عبدالقادر الجیلانی۔ رسالہ درذکر۔ رسالہ درمراقبہ۔ رسالہ دل آرام۔ رسالہ ضرب الامثال۔

۲۰۔ حضرت مخدوم کی ایک خصوصیت جو اُن کے تذکرہ نویسوں نے لکھی ہے یہ تھی کہ تصانیف کو وہ خود اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں لکھتے تھے بلکہ کاتب (مستملی) سے لکھوایا کرتے تھے اور کسی کتاب کو لکھوالینے کے بعد اس کی نظر ثانی کبھی نہیں کی اور کبھی دوبارہ پڑھوا کر نہیں سنا۔ جو کچھ ایک بار لکھوا لیتے تھے وہی قائم رہ جاتا تھا۔

۲۱۔ حضرت مخدوم کے مکتوبات کا ایک مجموعہ بھی ہے جس کو اون کی رحلت کے بعد انکے ایک مرید نے جمع کیا۔ انکے ملفوظات کا

بھی ایک مجموعہ مسمی بہ جوامع الکلم ہے یہ ایک بے نظیر اور نہایت مشہور کتاب ہے۔ حضرت مخدوم کے ایک صاحب کمال مرید کہ اونکا نام بھی محمد تھا دوشنبہ ۱۸ رجب ۸۰۲ھ سے پنجشنبہ ۲۲ ربیع الثانی ۸۰۳ھ تک کے ملفوظات کو جمع کیا ہے۔ محمد علی سامانی کی کتاب سیر محمدی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملفوظ کے علاوہ ملفوظات کے تین مجموعے اور بھی جمع کئے گئے تھے دوکو حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید محمد اکبر حسینی قدس سرہ نے جمع کیا تھا ایک دہلی میں اور دوسرے کو سفر گجرات کے زمانہ میں تیسرا مجموعہ حضرت مخدوم کے مرید قاضی علم الدین بہروچی نے گلبرگہ میں ۸۱۱ھ کے بعد جمع کیا

۲۲ ۔ حضرت مخدوم کبھی کبھی بے ساختہ غزل اور رباعیاں بھی کہدیتے تھے انکی رحلت کے بعد اون کے نبیرہ حضرت سید ید اللہ عرف سید قبول اللہ حسینی قدس سرہ کی فرمایش پر اُن کے ایک مرید نے غزلوں اور رباعیات کو جمع کر کے دیوان مرتب کیا جو حجم میں تقریباً خواجہ حافظ شیرازی کے دیوان کے برابر ہے۔

۲۳ ۔ شیخ الطریقہ حضرت ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی علیہ الرحمہ کے تصانیف میں ایک کتاب عربی زبان میں مسمی بہ آداب المریدین ہے یہ اپنے موضوع کی غالباً پہلی کتاب ہے جو اسلام میں تصنیف ہوی۔ یہ نہایت مستند اور

بکار آمد کتاب ہے۔ اس کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے اس میں جو کچھ لکھا ہے ہر ہر مضمون کے متعلق کلام اللہ شریف کی آیت یا حدیث صحیح اور بہت جگہ دونوں کو بطور سند نقل کردیا ہے۔ جس پایہ کے مصنف تھے کتاب بھی اسی پایہ کی ہے۔ انھوں نے اس میں مختصر مگر جامع طور پر یہ بتایا ہے کہ مرید کو جب وہ طلب حق میں قدم رکھے عبادت اور معاملات میں کن کن آداب کا پابند ہونا چاہئیے۔ اس کتاب کی ایک شرح حضرت مخدوم الملک شرف الدین احمد یحییٰ منیری بہاری قدس اللہ سرہٗ نے لکھی۔ اسکے نسخے بہت ہی کمیاب ہیں اور صرف پٹنہ اور گیا کے اضلاع میں دو چار جگہ موجود ہیں۔ دوسری شرح حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز علیہ الرحمہ کی ہے۔ اونھوں نے اس کی شرح چند بار لکھی۔ آخر مرتبہ جو شرح ۸۰۲ھ میں لکھی گئی اوس کا ایک نسخہ کلکتہ کے رایل ایشیاٹک سوسایٹی کے کتب خانہ میں ہے اور راقم کا خیال ہے کہ ہندوستان میں غالباً اب صرف یہ ہی ایک نسخہ باقی ہے۔

اس کے دیباچہ میں حضرت مخدوم قدس سرہ نے لکھا ہے:۔

"اما بعد محمد یوسف الملقب بہ گیسو دراز دو سہ بار ایں کتاب (آداب المریدین) را ترجمہ کردہ است ہم بہ تطویل و ہم بہ ایجاز۔ برائے ہر کہ کردم او آنرا بدل و جاں گرفت مضنتے و غیرتے دریں باب کرد کہ یکبارہ ندا:

این چہارم کرت باشد کہ این کتاب جدید القدر و عظیم الخطر
را ہم بفارسی کردم و ہم شرح عربی نبشتم۔ زمانہ آخر است
تاریخ ہجرت ہشصد و سیزدہ رسید........"

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مخدوم کی جو شرح اب موجود
ہے اس سے پیشتر لوگوں کی درخواست پر آداب المریدین کی
شرح یا ترجمہ وہ تین بار لکھ چکے تھے اور ہر بار اُس شخص نے جسکی
درخواست پر انھوں نے شرح لکھی اوسے بالکل غایب کر دیا اور وہ
سب شرحیں حضرت مخدوم کے زمانہ ہی میں معدوم ہوگئیں۔ چوتھی
مرتبہ اونھوں نے ایک شرح (یا ترجمہ) فارسی میں اور ایک عربی
میں لکھی۔ عربی شرح بھی اب بالکل ناپید ہے راقم کو بے حد
جستجو پر بھی اس کا پتہ نہیں ملا۔ فارسی شرح کا ایک نسخہ غالباً
لندن کے برٹش میوزیم میں ہے اور ایک کلکتہ کے رائل ایشیاٹک
سوسائٹی میں ہے اور ہندوستان میں غالباً یہی نسخہ اب موجود ہے۔

۲۴۔ آداب المریدین گو جامع کتاب ہے لیکن مختصر ہے۔
حضرت مخدوم حکیم الامت تھے اور اپنے زمانہ کے حالات
ورجحانات اور کمزوریوں سے واقف تھے۔ انھوں نے محسوس
کیا کہ آداب المریدین کے موضوع پر ایک مبسوط اور مکمل کتاب
کی ضرورت ہے جو وضاحت اور شرح وبسط کے ساتھ اُس وقت
کے روزمرہ کے مطابق نہایت صاف صاف اور سلیس زبان میں

لکھی جائے اور عبادات و معاملات کے آداب کے ہر جزئیات پر حاوی ہو۔ اس لیے آداب المریدین کی ان پہلی تین شرحوں (جنھیں حضرت مخدوم ۸۱۳ھ کی آخر شرح سے پہلے لکھ چکے تھے) میں سے ایک کے سلسلہ میں **خاتمہ** کو تصنیف کیا۔

مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان تین شرحوں میں سے کس شرح کے سلسلہ میں یہ کتاب **خاتمہ** تصنیف کی گئی۔ لیکن جیسا کہ خود حضرت علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے اُنھوں نے اس کو ۸۰۷ھ میں تصنیف کیا (خاتمہ صفحہ ۱۱۳ فقرہ ۱۹۴) یہ کتاب چونکہ آداب المریدین کی شرح کے سلسلہ میں بطور اُس کے تکملہ یا ضمیمہ کے لکھی گئی تھی اس لئے مصنف نے سلسلہ کو قایم رکھا اور اس کتاب کے آغاز میں حمد و نعت کے تحریر کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی اور نام بھی **خاتمہ ترجمہ آداب المریدین** یا مختصراً **خاتمہ** رکھا۔ ۸۱۳ھ میں حضرت مخدوم نے آداب المریدین کی جو آخر مرتبہ شرح لکھی اس کے آخر میں اونھوں نے **خاتمہ** کا ذکر کیا ہے فرماتے ہیں:-

محمد حسینی میگوید تجاوز اللہ عن ہبعاتہ وغفر اللہ لزلاتہ **خاتمہ کتاب خزاین** کہ شیخ فرمودہ نوشتہ ام و دراں باب از جہت خویش اقصی الغایات کردہ ام بعضے از آنہا است کہ بہ اصحابے کہ صحبت داشتم

از یاران خدمت شیخ نظام الدین و یاران خواجہ خود و صوفیاں دیگر وانچہ در کتب دیگر مسطور است اگر ترا مطلوب باشد کہ ورلے ایں آداب بدانی دراں خاتمہ نظر کن الحمد للہ علی کل حال والصلوۃ علی رسولہ بالغدو والآصالؒ

یہ کتاب خاتمہ صوفیوں اور ارباب بصیرت میں نہایت مقبول ہوی۔ بہت سے اکابر نے اس کو مدت العمر اپنے مطالعہ میں رکھا اور اس دستور العمل پر کاربند رہے۔

۲۵۔ تصوف علم اور عمل کا مجموعہ ہے۔ اداب المریدین میں حضرت شیخ الطریقہ ابو النجیب سہروردی قدس اللہ سرہ نے اور ترجمہ اداب المریدین حضرت مخدومؒ علیہ الرحمۃ نے جو وضاحت کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔ پیروان مذہب حقہ اہل سنت وجماعت تین جماعتوں پر مشتمل ہیں۔ جماعت اول محدثین کی ہے:۔

"واین اصحاب حدیث بمنزلہ پناہ دین اند زیرا چہ بنیاد دین سنت رسول اللہ است کہ خدائے تعالی فرمودہ است انچہ رسول برشما بیارد و بفرماید آنرا بگیرید و از انچہ باز دارد باز مانید (وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) علی ہذا اساس دین باشند پس مشغول شدند بسماع حدیث و در تحقیق لفظ او کہ تا از حرفے از کلمۂ احتیاط کردند تفکرے دراں کردند تدبرے رواں کردند در شان او

در نزول او در گفتار رسولؐ اللہ و حدیث سقیم را کہ دراں اعتماد
نیست و حدیث صحیح را کہ دراں اعتماد است تمیز کردند صحیح
از سقیم بیروں آوردند پس ایشاں بمثابہ نگہبا ناں دین باشند
زیرا چہ خزانہ سنت رسول اللہ را ایشان پاسبانا نند"

دوسری جماعت فقہا کی ہے کہ :۔

"بعد از آنکہ ایشاں ترا علم حدیث شد مشغول باستنباط معانی
دقیق شدند ہر چہ در حدیث باشارات نص یا بدلالت نص
یا باقتضاے نص معنی دقیق معلوم میشد ایشاں آنرا استخراج
کردند الفاظے معانے مصطلح ایشان شد عام و خاص و مشترک
مجمل مفسر ناسخ منسوخ مطلق مقید محکم متشابہ ....
بہ تحقیق ایں از کلام رسول اللہ مسایلے تخریج کردند پس
بریں جماعت ایں اند کہ ایشان حکام دین باشند و ایشاں اعلام
دین باشند زیرا چہ شعار بدیشان مستقیم است پس ہر آئینہ شعار
دین ایشاں باشند"

تیسری جماعت صوفیوں کی ہے ۔ یہ لوگ یعنی :۔

"صوفیان با اہل حدیث و با اہل فقہ ہم متفق اند در معانی ایشان
و در رسوم ایشان وقتیکہ بینند میان دو طریقہ از اہل حدیث
و فقہا کہ از ہواے نفس و اثبات دعوی خویش مجتنب اند
بلکہ دنبال حق اند و ایں فقیہ و ایں محدث بربستہ اقتداے

رسول اللہ اند۔ واگر صوفی را چیزے مسئلہ پیش آید ہم باصحاب حدیث و باصحاب فقہ رجوع کنند واگر بر کاریکہ محدثان وفقہا اجماع کردہ اند صوفیان ہم بران اجماع روند و دران حکمے کہ محدثان وفقہا اختلاف دارند آنچہ احوط واسلم باشد صوفیان آنرا اختیار کنند چنانچہ ماء مستعمل امام نجس گوید یوسف مخففہ گوید محمد طاہر گوید شافعی طاہر ومطہر گوید صوفیان عمل بقول امام کنند زیراچہ عمل بدان احوط واسلم است"

۲۶۔ اس کے علاوہ صوفیوں نے کلام اللہ شریف کی دو آیتوں کو بالتخصیص پیش نظر رکھا اور اپنی ساری زندگی ان آیتوں کے منشا ومفادیں صرف کردی ایک وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ دوسری وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ انسان کی تخلیق کا منشا ومقصود عبادت آلہی ہے۔ اس لئے صوفی کا مدعا از ابتدا تا انتہا یہ ہے کہ کونین سے منقطع ہوکر اور تمام ماسوی اللہ کو پس پشت ڈالکر قولاً وفعلاً حالاً ہمہ تن ہر لحظہ وہر آن عبادت الہی میں مشغول رہے لیکن محض خشک عبادت میں نہیں بلکہ اُس عبادت میں جو اللہ سبحانہ وتبارک وتعالی کے عشق اتم اور محبت کاملہ میں فانی ہوکر کیجائے۔ عاشق کا مدعا صرف ایک ہی ہوتا ہے وہ یہ کہ معشوق تک اس کی رسائی ہوجائے تاکہ اُس کے نظارۂ جمال اور شربت وصال سے بہرہ ور ہوسکے اور تشنہ کامی کو سیراب کرسکے۔ صوفی جب معشوق ومطلوب ومقصود

حقیقی کی جانب قدم بڑھاتا ہے راہ راست پر چلنے کے لئے دو مشعل ہدایت اوس کے سامنے رہتی ہیں ایک یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ دوسری قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یعنی تقوائے کامل جیساکہ حق ہے اور سنت نبوی کی اتباع کامل قولاً وفعلاً وحالاً۔ بغیر ان دونوں کے طلب حق میں ایک قدم بھی صحیح راستہ پر نہیں اٹھ سکتا۔ حضرت مخدوم نے اس کتاب خاتمہ میں بار بار جتلایا ہے اور فرمایا ہے کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی متابعت کے بغیر "راہ بمطلوب نتواں یافت"

۲۷۔ حضرت مخدوم کے نزدیک طالبان حق کے دو طبقے ہیں۔ ایک وہ جو عقل اور حکمت کی ہدایت کے بموجب طلب حق کے راستہ میں قدم رکھتا ہے۔ دوسرا طبقہ طالبان عشاق کا ہے جو تقاضائے عشق الٰہی سے مضطر ہوکر اس راہ میں آنے پر مجبور ہوتا ہے۔ خاتمہ (صفحہ ۱۰۸ فقرہ ۱۸۰) میں فرماتے ہیں:—

"طالبان بر انواع اند طالبے باشد بعقل و فہم خویش اختیار طلب خدا کردہ باشد زیرا چہ اعلیٰ و اجل است و اوجب و اثبت است و اعظم و اقدم است۔ اکنوں آں مرد طالبے بر ہ حکمت است عاشق نیست۔ عاشق و محب دیگر است آں حالتے است کہ جز القاء من اللہ نیست در مفیق گفت و شنید نمیگنجد و اجد مبتلا و اند ازاں قضیہ کہ گفتیم"

اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ اُنھوں نے اسماء الاسرار کے سمر سی و نہم[۳۹] میں بیان فرمایا ہے ۔ مضمون نہایت ہی لطیف اور پرحقیقت ہے اور بہت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اس لئے اُس کو یہاں نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں :-

شُیوخ رضی اللہ عنہم بالتثبت والرسوخ علی الاجماع والاتفاق گفتہ اند کہ اجل مطالب و اجل مقاصد محبت و معرفت خداوند است تعالیٰ ۔ وموانع ادراک ایں سعادت را چہار چیز شمردہ اند دنیا و خلق و نفس و شیطان ۔ وطریقہ دفع دنیا قناعت وطریقہ دفع خلق عزلت ورہ دفع نفس خلاف ورہ دفع شیطان ساعۃً فساعۃً التجا الی اللہ تعالیٰ نیکو سخنے ایں اما ایں فضل درباب کسے است کہ از رہ حکمت وسبیل ہمت خواہد سلوکے کند ایں چہار بند پاے او باشد وبداں طریق کہ فرمودہ اند کشادن آں بندہا بود ۔ اما نیکبختے کہ در اصل خلقت اورا محب ومحبوب آفریدہ است دنیا چہ وزن دارد کہ پابند راہ مطلوب شود اورا کہ اقل من جناح بعوضۃ نامند روندہ راچکونہ از روش اوباز دارد اول دنیا عدم وآخرا وعدم وجودے متخلل بین العدمین شد ہم بداں بازگشت .... ایں چنیں زایلے فایتے وہیے خیالے بکدام صورت پاپند شود ۔ خلق ہماں است کہ این

شخص یکے از ایشان است ۔ تغیر و زوال از نفس احساس
درستے میکند چگونہ باشد ایں چنیں لاثباتے و لااعتبارے
طالب و محب و مشتاق را مانع از راہ قدیم ازلی و ابدی
آید ۔ شیطان نقش بندی در نفس کند و رنگ آمیزی نماید و عنقریب
آں نماند و نپاید ہر حظے کہ حسی بود ہم بیکبار رخت وجود خود
را بربست چہ صورت باشد بکدام معنی مانع و پابند محب شود ۔
مجنوں را از عشق لیلیٰ کہ باز آرد و چگونہ باشد بغیر لیلیٰ پرداز د"
حضرت مخدوم کا منشا اس بیان سے یہ ہے کہ انسان کے عالم وجود
میں آنے کا اصلی اور حقیقی مقصد اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت و معرفت
کاملہ کا حاصل کرنا اور اس محبت و معرفت کا نتیجہ جو اس کے لئے
مترتب ہوتا ہے اس ذات پاک واجب الوجود کا تقرب اور
وصل اور دیدار ہے ۔ لیکن جب انسان اس راہ طلب میں قدم
رکھتا ہے نہایت زبردست چار موانع اس کے سامنے آکر سد راہ
ہوجاتے ہیں ۔ طالب سالک جب تک اون کو دفع نہ کرلے
قدم آگے نہیں بڑھا سکتا ۔ دنیا کو ترک کرنا چاہئے ۔ خلق سے
منقطع ہوجانا چاہئے ۔ خواہشات نفس کی مخالفت کرتے رہنا چاہئے
اور شیطان کے مکر و فریب سے بارگاہ رب العزت میں ہر وقت
استعاذہ کرتے رہنا چاہئے ۔ لیکن کچھ ایسے عزیز الوجود افراد بھی
ہیں جو بد و فطرت سے محب و محبوب پیدا ہوے ہیں (حضرت

باری عزاسمہ ارشاد فرماتا ہے فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ
اُس کو دنیا اور خلق اور نفس تو کیا خود شیطان بھی جو اس کا نہایت قوی دشمن
ہے طلب حق سے باز نہیں رکھ سکتا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ
ابتدائے سلوک ہی میں یہ عزیز الوجود طبقہ جس منزل پر پہنچ جاتا ہے
پہلا طبقہ بہت دنوں تک شدید مجاہدہ اور ریاضت کرنے کے
بعد وہاں پہنچ سکتا ہے ۔ عراقی نے اسی حقیقت کو اپنی ایک غزل
کے مطلع میں نہایت خوبی سے ظاہر کیا ہے ۔

ضمارہ قلندر سزد ار بمن نمائی ؎ کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

۲۸ ۔ صوفی کو جو طلب حق میں قدم رکھے روزمرہ ہر لحظہ اور ہر آن
عمل کرنے کے لئے ایک مکمل دستور العمل کی ضرورت ہے جس کا ماخذ
تمامتر کتاب وسنت ہو ۔ حضرت مخدوم نے **خاتمہ** میں نہایت جامع
اور مکمل دستور العمل مہیّا کر دیا ہے جس میں ہر شخص کے لئے عبادات
ومعاملات کے متعلق اونھوں نے شرح وبسط کے ساتھ ہدایتیں
درج کی ہیں ۔ جوان اور بوڑھے ۔ مرد اور عورت ۔ شاہ اور گدا ۔ آزاد
اور غلام غرض ہر طبقہ کے انسان کے لئے جو طلب حق کے سلوک
میں قدم رکھے ہدایتیں موجود ہیں ۔ اکثر اکابر طریقت کا خیال رہا ہے
کہ چالیس سال کی عمر کے بعد جب قوی میں انحطاط شروع ہو جاتا ہے
طریقت میں قدم رکھنا زیادہ سودمند نہیں ہوا کرتا اس لئے کہ محنت و
مشقت مجاہدہ و ریاضت کا زمانہ باقی نہیں رہتا لیکن حضرت مخدوم ہی

وہ بزرگ ہیں جنہوں نے پیر فانی تک کے لئے بھی راستہ بتایا ہے اور اُسے حصول مقصود کا امید وار کیا ہے۔ خاتمہ (صفحہ ۱۶۳ فقرہ ۳۰۱) میں فرماتے ہیں:۔

"پیرا جوانمرد باش طفل مزاج انکار حجز بخدا راضی مباش و دل بجائے دیگر منہ من برلے تو آں نبشتہ ام بداں امیدوار کردہ ام کہ انشاء اللہ تعالیٰ چشم دل بداں روشن گردد ..... اینجا سخن بسیار است اما حمیت غیرت راور کار میدار واز فضل خدا من بسیار بیرونده رہ آسان کردہ ام نمودہ ام
ورنہ کہ زد این درکہ بروکشودند
من چنیں میگویم کہ ہرگز ایں درنہ بستہ اند اما آں کو کہ در رودر آید بلکہ درکشادہ اند ندائے ہم میکنند۔ عجب کارے است ایں پیر راکہ سالہا بہوا گذرانیدہ آخر نفس بہ انتہائے کار وبہ انتہائے مقامات صوفیان برسد۔ عجب عجب کل العجب۔"

اس کے بعد فرماتے ہیں (خاتمہ صفحہ ۱۶۷ فقرہ ۳۰۶):۔

"مرشداں پیران راور بنگرفتہ اند واقدام درارشاد ایشاں نکردہ اند ہم در وردے وگذار دنے داشتہ اند و فرمودہ تراآواں طلب گذشتہ است منم کہ پیراں را برامید میدارم براحوالے وبروجدانے نشان دادہ ام کہ خون دل طالبان

بسے آب شو و کہ ہیچ کار نیاید "

۲۹۔ علوم کتابوں مندرج ہیں اور کتابیں موجود ہیں لیکن استاد کی ضرورت باقی ہے جب تک طالب علم کتابوں کو اوس سے نہ پڑھے علوم کو حاصل نہیں کر سکتا۔ تقویٰ اور اتباع سنت دو مشعلیں ہیں جنکی روشنی میں طالب " راہ راز چاہ میتواند شناخت " لیکن منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے سالک کو ایسے راہبر کی احتیاج ہے جو راستہ سے کماحقہ واقف ہو۔ نشیب و فراز راہ کو جانتا ہو۔ اُسکے مہالک کو پہنچانتا ہو۔ راہزنوں اور قطاع الطریق سے مقابلہ کرنے اور انکو دفع کرنے کی قوت رکھتا ہو۔ اگر سالک چلتے چلتے راستہ میں تھک جائے اور پست ہمت ہو جائے تو اُسکو قوت اور ہمت دے سکے بلکہ اگر ضرورت پیش آئے خود اپنی پیٹھ پر اٹھا کر آگے لیجا سکے۔ وہ راہبر سالک کو جس طرح راستہ کے مہالک سے بچا سکتا ہو اُسی طرح اسکو راستہ کے مناظر کی دلفریبیوں میں بھی پھنسنے نہ دے۔ ان وجوہ سے طالب سالک کو پیر راہبر کامل کی دستگیری لابدی ہے۔ بغیر ایسے پیر کے وہ ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں

"از معظمات سلوک اینست کہ نخست مرشد ہادی را پیدا کند " خاتمہ (صفحہ ۷۹ فقرہ ۱۱۷)

جب ایسا پیر راہبر کامل ملجائے تو لازم ہے کہ سالک خود کو تمامتر اس کے تفویض کر دے اور کسی وقت کسی حالت میں اُسکے فرمان سے

تجاوز نہ کرے اور جب تک ممکن ہو اُس کی صحبت سے دور نہ ہو۔

حضرت مخدوم فرماتے ہیں۔ (خاتمہ صفحہ ۲، فقرہ ۱۰۷):۔

"ہلہ بہش باش بہر حالتے کہ ہستی وتا آنجا کہ رسیدۂ اگر صحبت پیر میسر است نگذاری۔ اینجا جز نیاستے است دقیقہ و لطیفہ است کہ مہر نظرے و ہر بصیرتے آنرا احساس نمی تواند کرد و من ہفدہ سال قریب در صحبت شیخ خود بودہ ام باخود گمانہا داشتم چوں او از سرمن رفت محقق شد کہ بسیار کار بایستے کردن کہ آن احتیاج بحضور او داشت اما چو باز ہم بدو بر بستم چنانچہ حق بر بستن است او از من غایب نشدہ و تربیت بساعت فساعت از من دریغ نداشتہ تا انکہ ایں کہ گفتم از فہم خود نہ بمجرد علم۔"

۳۰ ۔ اہل سنت وجماعت کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ مومن قیامت کے روز اور بہشت میں حضرت رب العزت عز اسمہ کے دیدا سے مشرف اور اسکے جمال کے نظارہ سے بہرہ اندوز ہوگا۔ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رویتہ الخ لیکن مومن کی تعریف ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ۔ حب شدید اور عشق اتم کے مبتلا کو قیامت تک صبر کرنے کی قوت کہاں ؟

ولے کہ عاشق و صابر بود مگر سنگ است ؎ زعشق تا صبوری ہزار فرسنگ است

اُس کو معشوق کا دیدار اور وصل "نقد وقت" ہونا چاہئے۔ لیکن کیا رویت باری تعالیٰ حیات دنیا میں ممکن ہے؟۔ علمائے متقدمین میں معدودے چند کا یہ خیال ہے کہ حیات دنیا میں ممکن نہیں ہے مگر جمہور علمائے مجتہدین نے فرمایا ہے کہ حیات دنیا میں خواب میں خداوند تبارک وتعالیٰ کا دیدار ممکن ہے اور اخص الخاص اولیا اللہ کو نصیب ہوا ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ امام الایمۃ المجتہدین امام ہمام ابوحنیفہ کوفی اور امام المحدثین والمجتہدین امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما صدہا بار خواب میں دیدار باری تعالیٰ سبحانہ سے مشرف ہوئے اور دوسرے اکابر اولیا کے متعلق بھی روایت کی گئی ہے کہ بارہا اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ اندوز ہوئے۔ اب سوال یہ ہے کہ رویت باری تعالیٰ جب خواب میں ممکن ہے تو بیداری میں کیوں نہیں اگر کاملین کو خواب میں رویت نصیب ہوا کی ہے تو وہ خواب کیسا تھا اور اگر بیداری میں بھی ممکن ہے تو اُس بیداری کی کیا تعریف ہے؟ حضرت مخدوم خاتمہ (صفحہ ۱۴۷ فقرہ ۲، ۲) میں فرماتے ہیں:-

"ایماں را دو رکن است۔ اقراری وتصدیقی۔ اقراری برانکہ ہرکہ اورا جوید یابد واو شئے موصوفے بصفات کمال است وتصدیق او بدیں است ہرکہ بشرط حبتہ است وپیر اشارت کردہ است البتہ بخدا رسیدہ است و او را شناختہ است و دیدہ است۔ بعضے فقہا اینجا انکارے کنند علمائے ظاہر را

از باطن خبرے نیست ایشان چنیں میگویند کہ رویت
بہترین نعم است باید بہترین نعم درفاضل تریں اماکنہ باشد
و دیگرے میگوید براے ابصار را مسافتے باید نہ بعد
بعید نہ قریب قریب واین درذات اومتصورنہ
انہ منزہ عن کل جہت و سمت و فوق و تحت
و مقابلۃ و محاذات آرے ایں باصرہ اگر بیند کہ من
و تو برسر داریم براے آنرا مسافتے باید وسخن مکان کہ
تو گفتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ مکان متصور نیست
نہ رائی راو نہ مرئی را اینجا را ئی و مرئی ہر دو یکیست نہ مسافت
است نہ مکان نہ قرب است نہ بعد نہ قرب قریب
و نہ بعد بعید اما درین حالت آن رائی ایں مرئی رامی بیند
و ہر دو یکے اند. آن مرید طالب را نصیب جمالے و
و نظارۂ وجہے بہتے است دراں یگانگی بیگانہ راعکسے
و پر تو سے نصیب میشود - اے مرد فقیہ اے خواجۂ
دانشمند اے شیخ زاہد و مقتدا اے مولانا ئے مجتہد
و مفتی اگر سرایں کار دارید بصورت اینست کہ ما گفتیم
واگر نہ اینست ؎

نہ ہمرہی تومرا راہ خویش گیرو برو کہ تراسعادت باد امرانگونسار ی[1]

۱۳۱ - ترجمہ آداب المریدین میں حضرت مخدوم نے اس مسئلہ کے

متعلق زیادہ وضاحت سے فرمایا ہے :-

قوله - واجمعوا علی جواز رویت اللہ بالابصار فی الجنة واجماع صوفیان است کہ خداوند تعالیٰ را بدیں چشمے کہ بر روے است ایں حدقہ کہ ہست و روشنائی کہ دراں حدقہ کہ ہست ہمیں روشنائی کہ خداے را خواہند دید - سن کہ محمد حسینی ام میگویم کہ خداے را بندگان باشند کہ ہم در دنیا بچشم دل بینند وہمیں چشمے کہ بر روے است چشم منعکس بیشود چشم دل میگردد وہمیں چشم می بینند - در فتاوی سراجی است رویت اللہ فی المنام جایزۃ وانچہ مردم در خواب می بینند آنکہ چشم دل می بینند ہمیں منعکس بیشود در دل ہم چیزے را بخواب می بینند - و عقیدہ حافظی است روا باشد خدا را در خواب بینند زیرا چہ سلف صالح خدا را در خواب دیدہ اند - اکنوں بدانکہ ایں خواب کہ کہ در دنیا دیدہ اند آنچنیں نیست کہ اینجا چیزے دیگر بینند و ثمرہ چیزے دیگر زیرا چہ صفت باری است لا یتغیر فی ذاتہ ولا فی صفاتہ ولا فی اسمائہ بحدوث الاکوان واختلاف الازمان پس ثابت شد کہ طالب صادق ومشتاق واثق جمال حضرت سبحانہ تعالیٰ بلا کیف وکیفیۃ در دنیا ببیند - یکے اندیشہ باید کرد کہ

سلف صالح ومشائخ طبقات خانماں برباد کردند! دریا گرفتند واز خلق بکلی عزلت داشتند وچہل گان روز وتگان ماہ گرد طعام وآب نگشتہ اند وصمت وسکوت را ملازم حال خود کردہ اند و در ذکر و مراقبہ غرق ماندہ اند این ہمہ برائے چہ بود برائے ایں قدر چندیں ہرچہ کنند... برائے ایں راچندیں بالاکشیدن ومشقت دیدن چہ حاجت است نہ آنکہ طلب نقدے وامنگیر دل ایشاں نشدہ است"

۳۲۔ شیخ ابوبکر کلاباذی علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب تعرف میں مسئلہ رویت کے متعلق لکھا ہے لم یذھب الی ان اللّٰہ مرئی بالبصر فی الدنیا الا نفر ذمۃ قلیلۃ من المتصوفہ لا یعبأ بہم۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرج البحرین میں یہ عبارت نقل کی ہے اور اسکا ترجمہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں :-

"... میگویند کہ سالک ایں راہ بجائے رسد کہ بصر و بصیرت یکے گردد وظاہر با باطن یکرنگ شود وامتیاز صورت ومعنی از میاں برافتد آں زماں خواہ بگوید کہ بدیدۂ دل می بینم یا بچشم سر۔ حاصل ہر دو عبارت یکے است اللہ اعلم کہ ایں چہ اشارات است کہ ایشاں میکنند حقیقت حال را ایشاں دانند کہ گفتہ اند و دریافتہ۔ ولیکن چنیں دانم کہ وجود ایں مرتبہ بس عزیز و نادر است

یکے بجز داعتقاد مذہب اہل وحدت وہو وتحقیق معنی توحید و فہم سخنان ایشان سخن میگوید یا بقدرے از صفای ذکر در وشنائی باطن کہ بہم رسیدہ ورشاشۂ از منبع حال انصبا یا فتہ ادعا بینما ید اینہا آسان است وے آنکہ سخن بغلبہ قہرمان حال وسطوت سلطان وقت برآید آنرا تاثیرے دیگر وعزتے دیگر است۔ وباوجود آن حق ہمان است کہ کاشفان سر حقیقت ومتوطنان مقام تمکین کہ قوت مزاجیہ علم وحال ایشان باعتدال حقیقی رسیدہ است مہیمن و رقیب احوال ومقامات گشتہ قرار دادہ اند۔ از شیخ ما غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ منقول است کہ مریدے از مرید ایشان دعوی کرد کہ من خدا را بچشم سر می بینم این حکایت چون بحضرت وے رسید منع کرد وزجر نمودتا باز این مقولہ دم نزند و ہمچنین نگوید۔ گفتند زجر و نصیحت بابے دیگر است سوال از آن است کہ وے درین دعوی محق است یا مبطل فرمود محق مشتبہ است او بہ دریافت خود راست میگوید ولیکن او را در اطلاع بر حقیقت حال اشتباہ شدہ است وسہ کار در نیافتہ وے حقیقت را بچشم بصیرت دیدہ است واز بصیرت وے روزنے بجانب بصر وے گشادہ

در حقیقت نظرو بر بصیرت افتاد گمان برد کہ مگر بہ بصر می بیند
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ این
کلمہ از آن حضرت گفتن بود و حاضران را بصعقہ و صیحہ افتادن
و دیوانہ شدن و راہ صحرا گرفتن سخن کہ از حقیقت برآید
وی را این تاثیر است و حکایت ادعائی ہمان حال دارد کہ
ویقرؤن القرآن ولا یجاوز عن حناجرھم"
حضرت مخدوم نے رویت باری تعالیٰ کے مسئلہ پر ایک رسالہ لکھا ہے
اس میں تعرف کی اسی عبارت کی جانب جو اوپر لکھی گئی اشارہ کرکے
فرماتے ہیں :-

"شیخ ابوبکر کلاباذی بمبالغہ انکار دارد کہ در دنیا نہ ظاہر نہ باطن
رویت بود محمد یوسف حسینی میگوید بعلم اللہ من آن
طائفہ را دیدہ ام کہ ایشان یک ساعتے از دیدار او محروم
نماندہ اند"

فرق مراتب یہاں صاف نظر آتا ہے ۔ آمنا و صدقنا تِلْكَ الرُّسُلُ
فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ حضرت محدث
دہلوی نے نہایت صحیح لکھا ہے کہ

"چنیں دانم وجود این مرتبہ بس عزیز و نادر است" سچ ہے ؎
این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

۳۳- حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز

کی کتاب خاتمہ اور انکی بعض دوسری تصانیف سے اخذ کر کے میں نے جو کچھ اوپر لکھا ہے اُس سے ایک حد تک معلوم ہو سکے گا کہ تصوف کیا ہے اور صوفی کسے کہتے ہیں۔ صوفیوں کا کوئی علیحدہ مذہب و ملت اور اُن کا کوئی علیحدہ فرقہ نہیں ہے بلکہ اہل سنت کی ایک جماعت ہے جس کا مطمح نظر یہ ہے کہ کتاب و سنت کے ہر جزئیات پر قولاً و فعلاً و حالاً عمل کیا جائے اور ریاضت اور مجاہدہ کر کے دنیا کی محبت اور خلق کے تعلقات کو دل سے کامل طور پر دور کر دیا جائے اور خواہشات و جذبات نفسانی پر بدرجہ اتم غلبہ حاصل کر کے انکو مقہور و مغلوب کیا جائے تاکہ صوفی طالب کا دل تمام تعلقات کی کثافتوں اور غلاظتوں سے پاک و صاف ہو کر محبت اور عشق الٰہی سے معمور ہونے کی صلاحیت پیدا کر سکے۔ انسان کی خلقت کا مدعا عبادات الٰہی کا بجالانا اور معرفت الٰہی کا حاصل کرنا ہے۔ صوفی عزیمت کے ساتھ ہر وقت اور ہر لحظہ اور ہر آن عبادت الٰہی میں مستغرق ہو کر اور بمقتضاے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کونین سے منہ موڑ کر اور ما سوی اللہ سے بالکل منقطع ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کی محبت میں فانی اور مستہلک ہو جاتا ہے اور تقرب کے اعلیٰ و ارفع مقام پر ترقی کرتا جاتا ہے۔ اکابر صوفیہ اس مقدس جماعت میں شریک ہیں جن کی شان میں حدیث قدسی وارد ہے بی یسمع و بی یبصر الخ اور یہ وہ لوگ ہیں جو وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ کی گروہ کے رکن رکین ہیں۔ اُنکے لئے

بشارت ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الخ (سورہ فصلت، رکوع ۴) اور اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ (سورہ یونس رکوع ۷)۔

۳۴۔ امام المحدثین حافظ الحدیث ابو نعیم اصفہانی علیہ الرحمۃ کی تصنیف میں حلیۃ الاولیا مشہور تصنیف ہے (فی الحال مصر میں چھپ رہی ہے اور نصف کے قریب طبع ہو چکی ہے)۔ یہ اس قدر بلند پایہ اور مقبول کتاب ہے کہ بستان المحدثین میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اوس کے متعلق لکھا ہے "

"از نوادر کتب او (یعنی محدث ابو نعیم) کتاب حلیۃ الاولیا است کہ نظیر آن در اسلام تصنیف نشدہ ... کتاب حلیۃ الاولیا در حضور او آنقدر اشتہرت و رواج پیدا کرد کہ در نیشاپور بچہار صد دینار خرید شد "

جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے مصنف علیہ الرحمہ نے اس میں تصوف اور اکابر صوفیہ کا ذکر کیا ہے اور صوفیوں میں سب سے پہلا طبقہ اجلہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا قرار دیا ہے اور سب سے پہلے افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

۳۵۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مرج البحرین

میں لکھتے ہیں :۔

"گمان نبرند کہ طریقہ تصوف مخالف مذہب سنت وجماعت است وصوفیہ فرقہ دیگر اند ورائے ایں فرقہ ناجیہ حاشا وکلا۔ خاصہ وخلاصہ ایں ملت اقوم محققین صوفیہ اند کہ در ظاہر وباطن بقتبسان انوار سنت ومکاشفان اسرار حقیقت اند ودر سلوک طریقہ اتباع عملاً وحالاً واختیار عزلت ظاہراً وباطناً وتحقیق معنی صدق واخلاص ومعرفت مکاید نفس ودقایق ورع وتہذیب اخلاق وتصفیہ باطن ہیچ کس از ایشاں پیش نکردہ وآنچہ ایشانرا از اعمال واخلاق واحوال ومقامات ومواجید واذواق وبرکات واشارات وسایر کمالات دست دادہ ہیچ فرقہ دیگر را ندادہ ...."

۳۶۔ حقیقت تو وہ ہے جو بیان کی گئی لیکن تصوف اور گوشہ نشینوں اور مرنج ومرنجان صوفیوں کے متعلق لوگ عجیب عجیب خیالات ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ صوفیوں نے اپنے ذکر واشغال کو جوگیوں کے اعمال سے اخذ کیا ہے حالانکہ ایک کو دوسرے سے کسی قسم کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ۔ زمانہ حال کے مدعیان ریسرچ وتحقیق کی ایک جماعت کہتی ہے کہ لفظ تصوف یونانی لفظ کا معرب ہے لیکن لیکن اگر معرب ہوتا تو "تسوف" حرف "س" سے ہوتا نہ کہ "تصوف" "ص" سے جیسے فلسفہ سوفسطہ موسیقی وغیرہ۔ یونانی زبان میں حرف "ص" کہاں ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آج کل کی تھیوسوفی اور اسلام کا تصوف ایک ہی چیز ہیں بعض کہتے ہیں کہ تصوف فلسفہ الٰہیات ہے جس پر مذہب کا رنگ چڑھا دیا گیا ہے۔ بعضے یونانیوں کے

فلسفۂ اشراق اور مسلمانوں کے تصوف کو بلکہ ہندوؤں کے ویدانت اور تصوف کو ایک ہی چیز خیال کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ھذہ الھفوات۔ ہمکو جس چیز کا علم نہیں ہے اوس میں خواہ مخواہ دخل دینے کی سخت ممانعت ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔ صوفیوں کا مقصود تقرب الی اللہ ہے اور وہ کتاب و سنت کی اتباع پر منحصر ہے۔ حضرت مخدوم خاتمہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم کے بتائے ہوئے راستہ کے سوا وصول الی اللہ کی تمام راہیں مسدود کر دی گئی ہیں دوسری جگہ (صفحہ ۸۲) فقرہ ۱۲۳) فرماتے ہیں۔

بعضے طالبان دیوانگی کردہ اند مولہ شدہ اند قلندر شدہ اند برہمن و جوگی وبہرہ شدہ اند مگر جائے یابند مطلوب در حجب غیرت و تتق عزت محتجب است بدینہا کسے نیافتہ است مگر دراں رہ کہ پیر فرمود و بیغامبر برد۔

ایک اور جگہ بھی یہی فرمایا ہے اور یہ صراحت کی ہے کہ پیر وہی حکم دیتا ہے جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اور اُنکے احکام کی تفسیر بھی کر دیا کرتا ہے تاکہ طالب اچھی طرح سمجھ جائے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے۔ ؎

کہ سعدی میندار راہ صفا ٭ تواں رفت جز بر پے مصطفیٰ

۳۷۔ حضرت مخدوم کی تقریباً سب تصنیفیں نہایت سلیس اور اوس وقت کی عام فہم فارسی میں لکھی گئی ہیں عبارت آرائی کہیں نہیں کی گئی ہے اُس وقت کے محاورات اور روزمرہ اُن کی کتابوں میں عموماً پائے جاتے ہیں مثلاً شستن

اور 'شیند' کے بجائے 'شستن' اور 'شیند'

۳۸۔ حضرت مخدوم نے خاتمہ میں کہیں کہیں کسی واقعہ کی جانب صرف اشارہ کر دیا ہے اور اس واقعہ کی صراحت نہیں فرمائی ہے۔ میں نے حضرت مخدوم کی دوسری تصانیف سے اور بعض دوسری کتابوں سے اخذ کر کے اون واقعات کو لکھا ہے اور اس کتاب کے آخر میں بطور تعلیقات کے شریک کر دیا ہے۔

۳۹۔ اس کتاب کو حضرت مخدوم نے ابواب اور فصول میں تقسیم نہیں کیا ہے بلکہ اوس کو مسلسل لکھا ہے اور جو مضمون جہاں خیال آیا وہاں لکھ دیا ہے۔ ناظرین کی سہولت کے لئے میں نے کتاب کے مضامین کو فقرہ فقرہ علیحدہ کر دیا ہے اور فقروں کے نمبر از اول تا آخر مسلسل دیدیے ہیں اور مضامین کی ایک مکمل فہرست مرتب کر کے آخر میں شریک کر دی ہے امید ہو کہ مضامین کی تلاش میں ایک حد تک سہولت ہو جائیگی

۴۰۔ خاتمہ کے تین قلمی نسخے مجھے دستیاب ہوے۔ ایک نسخہ ۱۰۸۵ھ کا لکھا ہوا ہے۔ دوسرے اور تیسرے نسخوں پر سنہ کتابت درج نہیں ہے لیکن وہ دونوں ۱۱۰۰ھ کے کچھ ہی بعد کے لکھے ہوے معلوم ہوتے ہیں۔ ان تین نسخوں کے باہم دگر مقابلہ سے تصحیح کی گئی اور تصحیح میں کہیں کہیں کتبخانہ آصفیہ کے قلمی نسخوں سے بھی مدد لی گئی۔

۴۱۔ اس کتاب مستطاب کی تصحیح نہایت محنت اور جانفشانی سے کی گئی اور اب وہ طبع ہو چکی اور شایع بھی کی جارہی ہے لیکن مجھ سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ اس محنت اور جانفشانی اور وقت کے صرف کرنے سے حاصل اور اس قسم کی کتابونکی طباعت واشاعت سے منفعت کیا ہے؟ زمانہ مادیت سے لبریز ہو چکا ہے اس وقت کتنے ایسے ہونگے جو اس قسم کی کتابوں کی جانب متوجہ ہو کر اون سے منفعت

حاصل کر سکیں گے؟ اس کتاب کی زبان بھی فارسی ہے جو ملک ہند سے تقریباً مندرس ہو چکی ہے کتنے ایسے موجود ہیں جن کو اس زبان سے دلچسپی باقی ہے؟ جب یہ حالت ہے تو فارسی زبان کی اس تصوف کی کتاب کی اشاعت سے فائدہ کیا؟ اعتراض بالکل صحیح ہے۔ خیر القرون کے بعد زمانہ جوں جوں گذرتا گیا اپنے سابق کے زمانہ کی بہ نسبت خیر و برکت دینی میں گرتا ہی گیا۔ ترجمہ اداب المریدین کے دیباچہ میں خود حضرت مخدوم نے اپنے زمانہ کے متعلق نہایت پر درد الفاظ میں رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"زمانہ آخر است تاریخ ہجرت ہشصد و سیزدہ رسید اللہ اعلم سبب آں باشد ہم کسے قدمے در سلوک نہد و طالب وصول خدا وند سبحانہ؛ زیرا افتد و بہ اسباب وصول مباشرت شود۔ ایام فتنہ و محل است علامات قیامت خروج دجال طلوع آفتاب از مغرب باشد و غلق توبہ شود و ظہور دابۃ الارض پیدا گردد و نزول عیسیٰ روے نماید۔ اکنوں طالب کہ سلوک کہ مرشد کہ روندہ کہ۔ اللہ اللہ اللہ کار بجائے است من کہ اقل و ارزل ایں طائفہ باشم مردم گویند شاید ختم ایں کار بریں شخص شود۔ ع

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ٭ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

شیخ مصنف (یعنی حضرت ابو النجیب سہروردی مصنف کتاب آداب المریدین) از زمانہ خویش نالید و از آں زمانہ چہار صد سال گذشتہ باشد اکنوں بما چہ رسد بنیاد کار خراب شدہ است درہا بستہ اند جز یک شمۂ باقی نماندہ است تا کدام نیکبخت باشد کہ بہمہ مشقت و محنت دراں شمۂ

درآید و دران خانہ نزول کند۔ ہاں وہاں گوش دار کہ من چند سخنے را ترجمہ میکنم یحتمل کسے ازین نصیبہ گیرد مستعیناً باللہ انہ رفیق شفیق و بالاجابت جدیر و حقیق"

حضرت مخدوم نے اپنے زمانہ کی شکایت کی ہے اوس کے مقابلہ میں آج ساڑھے پانسو سال کے بعد کے زمانہ کو کیا کہا جائے ۔ تاہم جیسا کہ اونھوں نے فرمایا

"من سخنے را ترجمہ میکنم یحتمل کسے ازین نصیبہ گیرد"

میں نے بھی اس کتاب خاتمہ کی تصحیح طباعت اور اشاعت میں محنت کی اور مشقت اوٹھای اور وقت صرف کیا صرف اس خیال سے کہ یہ نہایت مفید کتاب تلف ہونے سے بچ جاے اور چونکہ سید فیاض کا فیض منقطع نہیں ہوا ہے شاید کبھی کسی کو اس کتاب کے مطالعہ اور اس پر عمل کرنے کی توفیق ہو وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰہِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

سید عطا حسین
۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۶ ہجری

لنگم پلی ۔ حیدرآباد دکن

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ج وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ

خاتمۂ ترجمۂ آداب المریدین

المعروف بہ

خاتمہ

تصنیف حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام الواصلین شاہباز بلند پرواز لامکاں غواص بحر عشق و عرفان قطب الاقطاب خواجہ

صدر الدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

بہ تصحیح

حافظ مولوی سید عطا حسین صاحب ایم اے ڈی او ایل ناظم [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

128213

دوام وضو و تجدید وضو برائے ہر فریضہ و احتیاط در حفاظت چاہ

(۱) از رسوم مستمرہ و عادت ملتزمہ دوام وضو است۔ عوام و خواص ایشاں بے وضو نباشند مگر در حالت مرض یا عرض کہ از روئے حکمت استعمال آب زیانکار آید۔ و دیگر اہتمام دارند برائے ہر فریضہ را تجدید وضو شود۔ و اہتمام دارند بریں کہ مقام در کنارہ آب رواں کنند یا جوئے یا حوضے و اگر بضرورت احتیاج بہ آب چاہ باشد آں چاہ را احتیاط بسیار کنند۔ کفش و نعلین کسے براں چاہ نیاید و آنکہ پا برہنہ و پیادہ گردد بے پاشستن بر سر چاہ نگذارند و بر سر چاہ جائے بلندے باشد و لو آنجا بدارند یا آویختہ بر سر چاہ باشد۔ دہن چاہ را بستہ دارند تا مجال زاغے و غلیوازے و غیر آں نیفتد۔

وضو کردن

(۲) و در استعمال طہارت و وضو بہ نسبت مردم دیگر استعمال آب بیشتر باشد برائے احتیاط تطہیر را۔ و یکے ایستادہ ایشانرا وضو کناند ہر چند کہ اشتراک در عمل میشود ایشاں میخواہند دیگرے ہم بثواب رسد۔ و دیگر مردم نازک مزاج اند صوم دوام و تقلیل طعام ملازم حال ایشانست ابریق پر کہ در و مقدار دو سہ آوند آب گنجد برداشتن آں بر ایشاں دشوار باشد و آنکہ دیگرے آب

مسواک در وضو

انداز و احتیاط در تطہیر بیشتر میشود۔ و ہیچ وضوئے بے استعمال سواک نباشد۔
و شرط کار ایشانست ہرگز زبان و دل را بیکار ندارند و آں وقتے کہ ایشاں را
بیکاری گزرد بلائے در وقت ایشاں باشد۔

تحیۃ الوضو فرائض
بہ اول وقت ادا کنند
سنت نماز عصر

(۳) و بعد ہر وضوئے ادائے شکر وضو نمایند۔ و البتہ فرائض بہ اول وقت
ادا کنند و در سنت نماز دیگر آنچناں اہتمام نمایند کہ گماں رود کہ مگر موکدہ است
و اگر بسبب دریافت جماعت سنت فوت شود بعد ازاں بخلوتے بگذارند و اگر
نخست چہارگانی میسر نیاید بدوگانی اختصار کنند۔

بے وضو نخسپند
چوں از خواب بیدار شوند
وضو کنند

(۴) و ہرگز بے وضو نخسپند و اگر از خواب بیدار شوند تجدید وضو کنند و دوگانہ
بگذارند بعد ازاں بخسپند۔

(۵) و بعد صبح دمیدن تا تاریکی شب باشد نفلے کہ ازاں شب باقی ماندہ باشد
بداں وقت ادا کنند۔

در نماز فریضہ در قرأت
اختصار بہتر است
حضور نماز مقدم تر است

(۶) و البتہ در قرأت فریضہ چنانچہ فجر و خفتن و مغرب قرأت بہ اختصار باشد
و آنکہ طوال مفصل و اوساط مفصل و قصار مفصل گفتہ اند خود ہماں باید اما حضور دل
ایشاں را اہم تر از جملہ کارہاست اگر طوال قرأت شود بحتمیل بشریتے مزاحم گردد و
یحتمل حاجتے ہم در پیش باشد در حضور مزاحمت نماند۔ و در نماز معانی قرآن در
خاطر گزرانیدن ایشاں ایں را تشتت دل و تفرقہ حضور نامند۔ دل را بر یک خطرہ
داشتن بدانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اشارت کردہ است واعبد
ربک کانک تراہ بہترین کارہا باشد۔

مراقبہ را از کثرت نوافل بہتر دارند

(۷) و مراقبہ را از کثرت نوافل غنیمت دارند و ہرچہ بذوق و راحت دست دہد

ہماں بہتر باشد و حضور وضوء ایشاں اینست در اغتسال ہر عضوے اتصالے وانفصالے تصور کنند۔

(۸) و اگر ایشاں را روزے برائے ہر فریضہ غسلے میسر آید زہے کار۔ و چنانچہ تجدید وضو کنند بدل آن خواہند کہ در فریضہ شروع کنند تخلل جز بشکر وضو و سنت نباشد

(۹) والبتہ جامہ باشد وقت وضو بر سینہ دارند و آستینہا پیچیدہ از آرنج بلند تر کنند تا قطرات آب وضو بر جامہ نیفتد۔ دریں باب اختلاف علما است امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماید یحبس کما زال من العضو و بعد از آنکہ وضو کنند بخیزند جامہ باشد کہ بداں تجفیف اعضا بکنند۔ و چوں خواہند در خلا و ملا جامہ را گرد آرند طاقیہ را از سر دور کنند بلکہ دستار ہم از سر فرود آرند و جامۂ دیگر در سر پیچیدہ و اہتمام دارند کہ در وقت وضو سخن با کسے نکنند الا بضرورت طہارت علیہم و در خلا ہم خالی از حضور نباشند یا حضور بر ایشاں چناں غلبہ کردہ است کہ دل را ازاں باز آوردن میسر نیست و آں حضور ضروری وقت ایشان است یا حضوری کہ لائق آں موضع است و فکرے و اندیشہ کہ لائق آں مقام است ازاں خالی نباشند اقل ایں قدر باشد دراں حال خود را از جہل اناسی کمتر و بدتر و خوار تر تصور کنند و کون و فساد را دراں حال بدل دارند۔

(۱۰) والبتہ رعایت قیلولہ کنند اگر چہ مجرد استراحت باشد۔ خواجہ من قدس اللہ سرہ العزیز گفتہ است ہر صوفی را کہ بینی قیلولہ نمیکند تو بدانکہ ہمہ شب میخسپد آں بیداری کہ او در شب کند بے قیلولہ آں بحساب خواب باشد۔ و بعضے کہ ہمہ شب بیدار اند البتہ غلطیدہ اند یک غنودنی سبکے پیش از اشراق کنند

تا درادای وظائف ثقلے نباشد وموجب ملالتے نبود۔ وبعضے بعد دمیدن
صبح یک غنودگی کنند آنرا کہ اعتیاد باشد کہ تحبب تربیت او فوت نشود [illegible]
مصلحت باشد ہر کہ ہمہ شب بیدار بود وصبح در بیداری و نماز گزارد [illegible] در
رخسار و در پیشانی او باشد ہر دماں آنرا بضیا و نور نسبت کنند و چشمہا البتہ غنودہا
بود بدیں صورت جمالے در روے باشد ایشاں ازیں احتراز کنند۔

(۱۱) وشب را سہ حصہ کنند۔ یک حصہ در اوراد و وظائفے کہ در شب آمدہ است
یک حصہ بخواب گزرانند باقی دگر در ذکر و مراقبہ روند۔ میان آں ہر دو ہر چہ او را
ذوق بیشتر باشد دراں اہتمام بیشتر کنند۔

(۱۲) وآنچہ شب و روز ہر چہ از وقائع پیش آید پیش کسے نگویند مگر پیش
پیر یا آنکہ او بجائے پیر است۔ والبتہ جویان تعبیر نباشند [illegible]
میگذارند اگر او تعبیر کند مصلحت دراں باب است واگر نکند مصلحت در آنست
وگفتار آں زیانکار وقت او باشد نفس را شرے بود وقائع کم شود وبعضے را خود
بکلی رود وآں دیدن وشنیدن را در واقعہ بدیں مثال تصور کنند چنانکہ شخصے
در مقامے [illegible]
جو کیے ہست۔ آں وید نیہا چنانچہ نورے و نارے یا ندا سے یا آتشے ہست
یا مہے یا آفتابے وستارہ یا رویت صور مشایخ وغیر آں ہمہ [illegible] شمرند

(۱۳) اول وقت از خواندنی وگذاردنی خالی نباشد [illegible]
ادعیہ [illegible] کہ از وظائف [illegible] چنانچہ [illegible]

[illegible]

نماز چاشت

مشائخ بود ہمہ شاید آنکہ چاشت فراخ شود کہ ہوا نسبت بگرمی برد۔ بعضے چاشت را سہ قسم میکنند۔ چہارگانی اول متصل اشراق بگزارند۔ چہارگانی دوم وقتے کہ چاشت فراخ شود و چہارگانی سیوم نزدیک بزوال بود ہمچناں نماید کہ وقت مکروہ گزاردہ است۔

وقت قیلولہ کردن

(۱۴) وقیلولہ باید تا زوال شود اگر یک دو طاسے ملکہ سہ چہارے زیادہ گذرد ہم شاید زیراچہ براں معاونت بر شب بیداریست۔ بعد از تجدید وضو و اوراد

نماز فی زوال

دوگانہ فی زوال گزارند۔ بعد ازاں یا تلاوت کنند یا مراقبہ شوند۔ اگر مزاحمت آئندہ است تلاوت کند و اگر نہ حالت مراقبہ بہترین حالاتست۔

اہتمام دارند کہ نمازی را اول وقت ادا کنند خصوص فجر و عصر

(۱۵) و اہتمام دارند کہ نمازے را اول وقت ادا کنند خصوص فجر و عصر را زیراچہ بعد ازیں دو نماز ورد مخصوص دارند پیش از طلوع و پیش از غروب بجا آوردہ شود

اوقات مرجوہ را غنیمت شمرند

تفصیل اوقات مرجوہ

(۱۶) و ہر وقتے مرجوے را غنیمت شمرند۔ گویند وقتے است کہ دراں وقت البتہ ردِّ خواست نباشد ہر چہ از خدائے تعالیٰ بخواہند بیابند۔ وایں وقت بعضے گویند قبل طلوع صبح است۔ و بعضے گویند عند الطلوع بوقتہ۔ و بعضے گویند میان سنت و فریضۂ فجر۔ و بعضے گویند بعد ادائے فریضۂ فجر تا طلوع آفتاب۔ و بعضے گویند آں وقت چاشت است۔ و بعضے گویند وقت فی زوال است۔ و بعضے گویند بعد از ادای نماز پیشین است کہ آں را بین الصلوتین گویند۔ و بعضے گویند بعد ادائے عصر حتی الغروب۔ و بعضے گویند بعد از مغرب تا وقت عشا۔ و بعضے گویند

نیم شب۔ و بعضے گویند آخر شب۔ و قبیل صبح گفتہ اند۔ ہم بنا بریں ہیچ وقتے صوفیان ضایع نگذاشتہ اند البتہ بجدے و شغلے و بصلوتے و ذکرے و مراقبہ مشغول ماندہ اند۔ و آں شب قدر کہ مردم سرگراں آں وقت اند آں وقت ہر روزے و ہر شبے است کدام نیکبخت باشد کہ ادراک آں وقت کند۔

اوقات مکروہ و رعایت آں وقت در آں

(۱۷) و بسیارے از صوفیان اوقات مکروہ را رعایت کردہ اند و ہم بداں وقت بشغلے عظیم مشغول ماندہ اند چنانچہ صلوۃ و مراقبہ۔ ایشاں چنیں گویند کہ فقیہ میگوید کہ آں وقت غضب اللہ است ایں دوستان خدا چنیں گویند وقت غضب ایں تقاضا کند کہ بعبادتے و بکار طاعتے مشغول شوند۔ چہ میگوی اگر خداوندے بر مسکینے غضب کند با خداوند را در حالت غضب بیند نہ آنکہ بعجز و زاری و با طاعت پیش آید تا تسکین فوراں غضب او شود۔ ایں ہم گویند کہ عاشق و محب محل و غیر محل نہ بیند ہموارہ در جست و جو باشد۔ و چنیں ہم فرمایند کہ محبوب را در حالت لطف جمالے دیگر است و در حالت غضب حسنے دیگر چوں نباشد کہ تو مبتلاے ترکے عیارہ خوں خوارہ باشی و او در غضب خود بر سمندے سوار بودہ دستار را کثر کردہ و جعد بر آں پیچا بندہ سنانے بدست گرفتہ سوئے تو تازد آں رمح را منع و عطائے خویش بر سینہ ات گزارد آنکہ تو سینہ را سپر سازی یا نہ و آں ہیأت ترا مستانہ کند یا نہ ایں نظارہ میسر نیابد تا او در غضب نباشد و قصد جاں تو نکند و ایں ہم گویند کہ فقیہان میگویند کہ ایں وقتے است کہ مشرکان شیطان را پرستند آنکہ تو چہ میگوئی علی رغم انف اعداء الدین و برعکس خوبیات ایں شیاطین یا رب العالمین را

پرستیم مخالفت دشمنِ دوست و برعکس کردن کار او نشان محبت است۔

تاخیر در نماز عشا تا نصف شب

(۱۸) و بعضے صوفیان گاہ گاہے نماز خفتن را تاخیر کنند تا نیم شب کہ آں وقت مستحب است و چندیں بریں موافق شوند تا نیم شب برخیزند تجدید وضو کنند و بہ نشاط تمام فریضہ بگذارند از آنچہ از نماز شام بلکہ از نماز دیگر بلکہ از بین الصلوتین باز در گزاردن و خواندن گذشتہ است تا آنکہ وقت نماز خفتن بکمال شد ثقلے در طبیعت شد گرانی در مزاج افتاد سبب آں چند ساعتے بغلطند استراحتے شود و اندک خوابے آید بعد ازاں بخیزند تجدید وضو کنند بنشاط تمام فریضہ و نوافلے کہ در آخر شب است و ذکرے و مراقبہ کہ معہود دارند بذوق تمام ادا شود۔

خواب و بیداری و مشغولیہا

(۱۹) بیداری سہ پاس باشد و خفتن یک پاس و بعضے چنیں ہم کنند از اول وقت نماز دیگر تا ادائی نماز خفتن با جمیع نوافل آں سخن نگویند و افطار نکنند بجز قطرہ آبے و بعد از نماز خفتن افطار صوم باشد و بعضے تا سحر در ادائی نوافل و وظائف و ادعیہ چنداں مشغول نباشند کہ در ذکر و مراقبہ خلل شود و آنکہ ہمہ شب قرآن خواندن تا ختم شود نیکو کاریست ایں اما بحصۂ و قسمۂ باید کرد و مراقبہ اعز المشاغل است۔

مراقبہ اعز المشاغل است، صوفیاں را با استتار و اظہار حال خود التفاتے نباشد

(۲۰) و صوفیان را نباشد بدیں التفاتے کہ بہ استتارے کوشند یعنی اگر جمعے است نفلے نگزاریم کہ بداں شہرت است یا مردمان چہ گویند کہ نمود از خلق میکنند نظر ہر دو مستبعد ازیں ہر دو منقطع است صوفیان چنیں گویند ہر کہ عبادتے برائے شہرت کند او کافر است و ہر کہ ترک آرد از سبب خلق

اومرائی و منافق بود۔

(۲۱) و اگر ذکر و مراقبہ غلبہ کند وظیفہ وقتی را بداں ترک نبارند و الیتہ عمل ایشاں بریں باشد۔ مراقبہ را در جمیع احوال لعمل دارند اگر در ذکر است مراقبہ بہ آں منظم کنند و در نماز کذلک سخن و رآنست اگر میخورند و اگر رہ میروند و اگر در حکایت اند یا در صرف امور بشری دیگر اند ہم مراقبہ نباشند۔ و ذکر خفی ہمیں مراقبہ را گویند اگرچہ باصطلاح ذاکران ذکر خفی آنرا گویند کہ ذکر بے تحریک زبان میگویند چنانچہ زبان تا بحلق ہست ارکان ذکر را بجا دارند یا بدارند۔

(۲۲) طعامیکہ ایشاں خورند آنکہ ایشاں آشامند در ہر لقمہ اول الراہ تسمیہ گویند۔ بعضے ہر لقمہ فاتحہ تمام خوانند و ایں انتساب و غیر سبب ہمہ تا ہر لقمہ را بستاند و گرد آرد و بجاید و فرو برد فاتحہ خواندہ شود۔ و آنکہ در بیند ہم تمام قرآں خواندن آں و اہل خوارق است از اہل عالماں [illegible] است۔

(۲۳) وتہجد را گفتہ اند یقظۃ بعد نومۃ او نومۃ بین یقظتین او یقظۃ بین النومین یعنی خسپد بیدار شود بعد ازاں نماز گذارد تا سحر بیدار ماند ایں یقظۃ بعد نومۃ او نومۃ بین الیقظتین است۔ و اوقات بین النومین یعنی بیدار بود خفت بیدار شد نماز گذارد باز خفت۔ و آنکہ ہمہ شب بیدار بود یا نصف شب اختیار کند و یا پاس آخرین۔ و تنہا یک صوفی غافل خسپید خواب او ہمانچہ گفتہ اند آنکاہم کالمرضی و نومہم الغرقی من دیدم سلطان محمد تغلق بعضے مردم را پے شگاف کردہ بود سر زیر پا بالا کردہ آویختہ دوراں چناں حالت ایشاں را خواب آمدہ است۔ صوفی در ہمہ شب [illegible]

درخواب دیدن صوفی کہ اورا بادشاہے دست و پا بریدہ انداختہ بود

بے خویش و خویشاوند خواب او بدیں مانند باشد ظالمے صوفی را بوہم زندقہ دست و پا بریدہ انداختہ است دراں حالت اوراخواب آمدہ است واحتلام افتادہ است آب طلبید گفت براندام من بریزید کہ مرا احتلام افتادہ است آں ظالم از ظلم پشیماں شد گفت اگر زندیق بودے ایں اہتمام در غسل نبودے۔ والبتہ

باید کہ صوفی را درخواب از وجود خود خبر بود

صوفی کہ درخواب باشد باید کہ اورا از وجود خبر بود مگر بسبب عرضے یا مرضے اوراز ہول پیش آمدہ باشد چنانچہ گفتہ اند تنام عینای ولا ینام قلبی و ایں خبر مرفوع گویند۔ وآنکہ صوفی درخواب بیند وآنچہ بحس باصرہ بیند در حس باصرہ احتمال غلط باشد اما درخواب صوفی احتمال غلط نیست۔

بعضے صوفیان عامداً بخسپند تا ہرچہ خواہند براں درخواب مطلع شوند

بعضے عامداً وقاصداً بخسپند خود را بخواب دہند برائے آں مصلحت تا ہرچہ خواہند برآں مطلع شوند تمامتر اطلاع شود۔ وبدیں سبب علما گفتہ اند کہ خدائے تعالےٰ را در دنیا بخواب بیند شاید خواب را بر بیداری ترجیح دہند چنانچہ جنید قدس اللہ روحہ گفتہ است خواب فعل اللہ است وفعل اللہ بغیر اختیاری است علی ہذا راجح باشد خواب بر بیداری۔ بامدادے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خفتہ ماند وفاطمہ رضی اللہ عنہا ہم باوے خفتہ است جامہ از سینہ ہر دو جدا شدہ بود رسول علیہ السلام برائے ایقاظ ایشاں دروں آمد چشم بستہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ گفت علی رضی اللہ عنہ بیدار شد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ایں چہ خواب بود کہ نماز بیگاہ می شود علی رضی اللہ عنہ فرمود ما را خسپانید خفتیم رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود بناخوشی وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا سخن حیدر کرار کرم اللہ وجہہ جوابے نبود لابدی بدین کلام متعلق شد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گمان نبری لوندے غافل و کاہل ہمہ شب خسید دریں کلام ایشاں را مدخلے باشد لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ سخن در بیداراں حضرت میرود کہ از حکم طبع بشری بیروں آمدہ اند۔

ملاقات خضر با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع شد یا نہ

(۲۴) اختلاف رود بعضے گویند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را باخضر صلوات علیہ ملاقات بود بریں حکم چنیں می آید کہ او نبی است و بعضے گویند نبود بریں وہم میرود کہ ولی است از امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وآنکہ ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ مسبعات عشر را از خضر صلوات اللہ علیہ روایت کند وخضر صلوات علیہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنیں گویند ایں ملاقات روحانی بود و از رسول اللہ علیہ السلام مرویست لوکان الخضر حیالزارنی بریں معنی اختلاف خیزد۔ سکندر برائے حفظ سد یاجوج و ماجوج خضر صلوات علیہ را داشتہ بود خضر علیہ السلام چند سال حافظ آں مقام بود و رانچہ بعث نبی شد من اللہ برو القائے خواب شد صد سال بخفت چوں بیدار شد تفحص کرد کہ نبی آخر زماں مبعوث شد یا نہ ہنوز۔ باوے گفتند مبعوث شد و تبلیغ رسالت کرد و اثبات شریعت کرد و بازگشت۔ بریں مقال احتمال حدیث اثبات شود لوکان الخضر حیالزارنی پس آنکہ شریعت بدو رسید او انقیاد کرد۔

خواب من اللہ القا شود آں خص خواص را بود

(۲۵) مقصود آں نداشتیم کہ خواب من اللہ القا شود آں اخص خواص را بود وقصۂ اصحاب کہف از آں مشہور تر است کہ ما بنشتیم سیصد و اند سال خفتند وایشاں را گماں بود کہ یک ساعتے بود صوفی را خسپانند و از امور اخروی تماشش نمایند کہ آں بہزار سال در بیداری احاطت نتواں کرد۔ مرد بیدار در کار

است وخفتۂ بیکار در کار داد کار یا بد وخفتہ از داد و درد و افکار فارغ باشد۔ گفتہ اند
زمانہ باشد کہ قایم از ناشی بہتر قاعد از قایم بہتر مضطجع از قاعد بہتر یعنی نایم فعلی ہذا
نظارہ شود خواب فضلے دارد اگر للّٰہ فی اللّٰہ من اللّٰہ بودہ باشد۔ وآنرا کہ خواب
شیطانی گویند نباشد مگر اہل وسوسہ وگرفتار ہوا را۔ احتلام اگر عارفان است
بغایت شرف وفضل دارد و اگر عوام را است عقوبتے صرفے خصوصًا طلاب را۔

مرید برائے بیداری بسیار اجتہاد کند

(۲۶) مرید برائے بیداری بسیار اجتہاد کند طعام وآب کم کند خصوصا
شب را۔ دل بیدار نشود تا تصفیہ او نکند وتصفیہ او بجز بچہار چیز نیست چنانچہ
بارہا گفتم اگر زندہ شد وجانش پرتو تجلی کرد تو آنی کہ وصف تو در تحریر نگنجد۔
جنید رحمۃ اللّٰہ کہ در شان سہل رحمۃ اللّٰہ گفتہ است آسان سخنے نیست۔

طریقہائے تقلیل طعام وآب

(۲۷) تقلیل طعام بریں تدبیر دست دہد اگر ترا فرض کنیم ہر روز غذا یکسیر است
یک سیر نخود را سنگ سازد و در پلہ بنہد غلّہ دیگر در پلہ دیگر وزن کن نخود یک دانہ از ان
کہ سنگ ساختۂ بیرون کش ہمبریں صورت ہر روزی از ان نخود غلہ کہ آنرا موزوں
ساختۂ یکدانہ بیرون آر و ہمچنین سی دانہ شود در سال سصد وشصت دانہ شود عنقریب
غذا بچند درم سنگے باز آید تقلیلے درستے دست دہد وبا قوت وبے مشقت
بود ہیچ قوتے از بنیہ کم نبود۔ تقلیل آب کوزۂ مالامال بدست گیر مضمضہ کن بیرون
انداز آخر از کوزہ یکجرعہ فرو بر بحساب گوئی تمام کوزہ آب خوردی ونفس بوہم خویش
دانست کہ تمام کوزہ در تصرف من آمد کام وسینہ ودل قوت آب گیرند خشک شوند
وآں جرعہ کہ تو خوردی برائے ہضم طعام بسندہ باشد۔ پس آں ہر دو کہ گفتم
سالہا بے طعام وآب توانی ماند واگر خود ایں کنی غرض بے طعام وآب حاصل شد

وآنکہ گویند برائے تقلیل طعام چوب ترے راموزوں بہ بہ سازند ہست تدبیر ولیکن عنقریب آں خشک شود آں یک سیر را بود میاں چند روز نیم سیر باز آید بیت سست شود ضعیف و لاغر نماید۔ وآنکہ گویند دو نانے خورد پر کالۂ ازاں کم کند بتدریج بہ اندک مدتے بہ نیم نان وبدانگے باز آید۔ ہست تدبیرا مابینہ ضعیف شود ومرد لاغر شود۔ آب ہم بر مثال طعام نہادہ اند۔ جوگی کاسۂ از پوست کدو دارد آں مقدار کہ غذائے اوست بداں شکمش پر می شود مالامالش کند بخورد یکضربہ بر سنگ ساید چیزے ازاں کم شود ہمبریں منوال ہر روزے آں کار کند میان چند روزے یک کفے باز آید آنہم نیکو تدبیر نیست۔

(۲۸) وآنکہ خواہد طے کند نخست صوم دوام پیشہ سازد چند روزے غذا بعد ادای خفتن کند ہمبریں طریق تا تا قبیل صبح افطار آرد۔ شبے آنہم گذارد بدیں تدبیر طی درست دست دہد دو روز یک شب نیکو طی گیرند دو شب سہ روز دو طی باشد وہرکہ یکروز بے طعام تواند ماند سہ روز تواند ماند وہرکہ سہ روز تواند ماند دہ روز تواند ماند وہرکہ دہ روز تواند ماند یک ماہ تواند ماند وہرکہ یک ماہ تواند ماند شش ماہ تواند ماند وہرکہ شش ماہ تواند ماند یکسال تواند ماند وہرکہ یکسال تواند ماند ہمہ عمر تواند ماند۔ وآب ہم ہمیں حکم دارد۔ ایں تدبیرہا است کہ گفتیم اگر طالب را غلبۂ عشق وشوق باشد روزہا وماہا گذرد خبرش از طعام وآب رود وورثیت ونیت اوچنیں داند تا چہ میخورد ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی یک تاویل ہمیں گفتہ اند۔ وایں ہمہ کہ گفتیم تقلیل وترک بشرط قوام مبینہ وقوت مشی۔ اگرایں دست دہد۔ واگرایں دست ندہد او ایں کار نیست

ملحق بہ ... طی

او را ترک آں باید کرد۔

یا دل از خاناں خود بر کن ۔ یا تمنائے عشق کمتر کن
تو نہ مرد عشقبازی ما بروائے خواجہ کار دیگر کن

و کسے چنیں ہم باشد طعام خورد ہر طعامیکہ ہست اگرچہ متعطش و گرم بودہ باشد و مع ہذا آب نخورد ایں را ہم تدبیرے ہست یکدو روزے او بر خود سخت گیرد بے آب ماند پس آں ایں ہم دست دہد۔ والبتہ تقلیل طعام و شراب موجب تقلیل منام باشد و اینکہ تقلیل چہار چیز گفتہ اند ہر یکے موجب تقلیل دیگر نیست و گویند دو کس نخسپند یکے آنکہ مبتلا بہ درد فراق و اندوہ ہجران بودہ باشد خواب گرد آں سوختہ دردمند نگردد۔ و دوم آنکہ بمقصود وصل رسیدہ باشد بصرف ہوا واخذ لذت چناں مشغول است کہ او پیرامن خواب نگردد۔ وہم چنیں ہم گویند اہل یقین را بیشتر خواب باشد کار آسودہ است رہ بسر رسیدہ است مرد با آرام و قرار آرمیدہ است اضطرابے و انزعاجے نماندہ است طلب و درد و سوز رخت بر بستہ اند مرد در زاویہ بفراغت اضطجاعے کردہ است ہر آئینہ بفراغت خسپد از آنچہ موجب بیدارش نماندہ است ایں جنوئے ہم خود را در ابتدائے حال سالہا بہ بیداری گذرانیدہ بہ یقظہ معتاد نفس او شدہ باہمہ آرام و قرار خواب را باوے چہ کار کہ معتاد روزگار او نیست۔

(۲۹) گفتہ اند النوم فی اللہ باللہ للہ من اللہ ایں ہمہ اقسام محمود است نوم عن اللہ نسبت بمذمت بردارے اما غافل ہم از وبد و شد من اعز الحالات باشد۔

تقلیل طعام و آب موجب تقلیل منام باشد

اقسام خواب

انواع صوم وصائمان

(۳۰) صایمان بر انواع اند۔ یکے صوم دوام باشد ایں بہترین صیام است وگویند صوم داؤد علیہ السلام بہترین صیام است یک روزے افطار کند یک روزے صایم باشد زیرا چہ اول معتادی شود و در دوم خلاف عادت می باشد اما اگر بریں ہم عادت شد ایں نیز ہمچو صیام دوام باشد و شاید نفس بدیں راضی شود بارے اگر یک روز صایم یکروز بخورم۔ و بعضے در ہفتہ سہ روز روزہ دارند دوشنبہ پنجشنبہ جمعہ و بعضے پنجشنبہ و جمعہ بس و بعضے اول مہ و آخر مہ و بعضے سہ ماہ و عشرین و شش شوال و ایام بیض اما ایام بیض ملازم حال ایں طایفہ باشد مگر بضرورت پیری و ضعف بنیہ و خوف زحمت۔ و البتہ صوفی را بے صوم نشاید بود کہ یکے از ارکان تصوف است۔ و آنکہ گویند کسے باشد کہ ہمہ روز صایم ماندہ است امساک کند از طعام و آب و قبل غروب شمس افطار کند موجب آنکہ نفس خود را صایم نداند غرورے در وے نیاید ایں نیز بر شرط متانت و استواری نیست اگر آں عجب نباشد ایں عجب است کہ من کسے ام البتہ ارکان صوم را نگہ دارم و نفس شکستہ دارم۔ و بعضے اکتفا بہ تقلیل کردہ اند غرض تصفیہ حاصل باشد اما نام صوم نبود نیکو است اما ایں نیز شائبہ شرے دارد۔ دیگر صوم از ارکان دین است رعایت او بشرط کردن امرے کلی باشد۔

اعتکاف

(۳۱) اعتکاف را نیز صوفیان رعایت کنند بعضے یک اربعین و بعضے دو اربعین و بعضے سہ اربعین و بعضے کبرویاں ایں چنیں کنند دہ شعبان و سی رمضان ایں را اربعین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوانند۔ و سی رجب و دہ شعبان ایں را اربعین عیسےٰ علیہ السلام نامند۔ ہمہ سال ایں سہ اربعین را

رعایت کنند و خلوت گزینند و ملازم ذکر و مراقبہ باشند و نوافل دیگر کمتر بود جز سنت مولکدہ را رعایت کنند و دوگانہ شکر وضو باقی وقت بذکر و مراقبہ گذرانند و بعضے ہم باآخر دہ ماہ رمضان اکتفا کنند و بعضے چنیں گویند ایں سنت موکدہ است و در ہدایہ فقہا ایں سخن نبشتہ اند۔ اما ما نمیدانم کہ از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیچ روایتے نہ دیدہ ام کہ ایشاں ایں سنت را رعایت کردہ اند در ایام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نہ بعد فوت او گرہم بنا بریں است بعضے مشایخ نمی نشینند۔ و چنیں ہم گویند کہ دریں شہرہ است ما ہمہ وقت معتکفیم تعین کردن بوقتے زیادتی باشد۔ و چنیں ہم گویند مقامیکہ درو نماز بجماعت اذن عام باشد چنانکہ خانقاہ و جماعت خانہ صوفیاں آں بمنزلہ مسجد بود ما ہمانجا ملازم ایم و بشرط اعتکاف می باشیم۔ گویند اعتکاف بر سہ نوع ست اعتکاف معین چنانچہ عامہ رادیدی و میدانی دیگر اعتکاف دوام ازانچہ حکایت کردیم و سیوم اعتکاف دلہا باشد یعنی درون دل اہل دل معتکف ایشانست باہمیں ولے کہ داریم ہم بدیں بادل خویش معتکفیم۔ از رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول است کہ جز ماہ رمضان ہیچ ماہے تمام روزہ نداشتہ است و ہیچ ماہے تمام افطار نکردہ است و ہیچ روزے برائے صوم مختص نداشتہ است ما صوفیان تخصیص کنند ایشانرا مقصود رعایت اوراد و وظایف بود۔

اشتغال بنکاح بہتر از تخلی بنوافل

(۳۲) ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ گوید اشتغال بنکاح بہتر از تخلی بنوافل است و شافعی رضی اللہ عنہ برعکس آں فرماید۔ اما ما از منتہیان نشان دادو شافعی رضی اللہ عنہ سخن از اہل ابتدا گفت۔ منتہی بہر محسوسے و ملذوذے کہ مشغول شود

بحسبۂ ونسبتِ تجلّی او ببیند او را امتناع از آں نیک نیاید بحرماں راضی شدن مشکل کارے است۔ و از رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کنند خایر هذه الامة اکثرهم نساءًا و از مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہمیں نشان یافتہ شود کان ازهد الناس وله اربع منکوحات وثمان عشر سریة وہم ازینجا گویند کہ او ازہد الناس بود فعلی ہذا کثرت نسا از دنیا نباشد مگر ہم ازینجا است کہ گویند عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ باز پس آنکہ عمرش بہشتاد رسید چہار عورت در نکاح اورد

ذاالیسر تجربہ بہتر ہے نکاح او ازیاں آرد

(۴۳) اما محمد حسینی ابقاء اللہ فیضہ الی یوم التناد بحق شفیع العباد از تجربہ خود چنیں گوید ہر کہ بیک زن رسید بتمام دنیا محتاج شد اگر تجربہ کردہ دانستہ و دیگر کار میان دو نفر است بہر سببے کہ دریں کار شروع شدہ است دوم را ہم چیزے ہوائے ولذتے باید یا نہ قوت تو صورت اسقاط گرفتہ است وجمال تو زوال ثبوت کردہ است۔ آنکہ اندیشہ کن آں بیوہ را چہ حالست جز آنکہ بر تو و بر حال خود شستہ صکّے بروجہہ خود میکند و میگرید۔ اے دوست ولے عزیز بجاں سر خود ازیں خطرہ باز آئے واگرچہ اذنے من اللہ می شود ایجاب فرضیت نمیکند اما اباحتے وجوازے می نماید واگر اینجا فرضے کند اگر مرے عارفی وتجلیات را شناختہ بسیار چیزہا است کہ او میفرماید و تو نمیکنی۔ حکایت کردن مرا اینجا زیادتی باشد زیراچہ مرد ما نرا زیانکار آید۔ مصرع

این نیز بنہ بر آں دگرہا

خداوند سبحانہ وتعالیٰ یحییٰ صلواۃ اللہ علیہ را مدح کردہ وکان حصوراً و

گویند قلیل الباہ بودہ است تو مرد صوفی تقلیل ملازم حال تو شدہ است تو ہم در
حکم قلیل الباہ دریں اندک قوت قوت خود را زیر پاے ندہی وگرنہ از تو ہیچ
کارے نیاید۔ از ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کنند کہ او گفتہ است اگرچہ
دانم از عمر من جز پانزدہ روزے بیش نماندہ است با ایں ہمہ نکاح کنم مبیرم
ولا احب ان القی اللہ عزبا نیکو سخنے است ترا اہتمام بر خود شد۔ و
البتہ خواستی کہ با سنت میری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زن گذاشتہ
مردہ است اما نظر بر حال آں بیچارہ نیفتاد کہ او بیوہ خواہد شد و او احداد خواہد کشید
و او میان مردمان معیوب خواہد شد۔ حاصل با تو میگویم اے یار عزیز دوست من
ناتوانی ازیں کار محترز باشی خود را بزیان مدہ خود را از کار دین پس مینداز خود را از جمعتی
و رنجور مساز خود را اسیر کوکے بکن خود را در گرداب پلیدی مینداز نفس را از حرص و
ہوس باز آر۔ اینکہ من با تو میگویم من عنین صفت وا ماندہ ازیں کار نیم با ہمہ
قوتے و شوکتے کہ دارم ترا تنبیہہ میکنم و ہیچ صوفی و سالکے روندہ دریں کار نیاید
در او بستہ نشد شوق کم شود از درد طلب باز ماند ذوق فوت گردد و اگر عارفی واللہ
تجلیات گم گردد از شہود غایبے بشاہدے حاضرے راضی شدہ و سنت او بریں
رفت است۔

(۴۴) محی الدین ابن عربی چند سخن دریں محل گویدا و عالم غیب گذاشتہ است
بعالم شاہدے راضی شدہ است او جز بدین وجودات بوجودے دیگر قائل نیست
او ایں ہمہ صور و اشکال را صور و اشکال او گوید او از وراے وراے شعورے نداد
والحق وراء الوراء۔ فافہموا واغتنموا این انت من ھٰؤلاء اگر او

اختلاف در مسئلہ از حضرت شیخ محی الدین ابن عربی

در ایام من بودے اور از یں شواہد باز آوردے اور از یں شواہد بعلو بردے و از وراء الوراء نظارہ آتش شدے ایمان بتجدید اوردے مسلمان از سر شدے اگر ایں سخن من خلاف حق و التحقیقت است چنگ دوستاں خدا و عارفان خدا و دامن من۔ او گوید الہ مطلق و الہ مقید سبحان اللہ اگر فیض او زنگ آمیزی و کیمیا گری کرد ایں صبغۃ اللہ را تو آلہ مقید نامی جعلناہ الھا ایں چہ سخن است آرے او الہ بالقوہ بود فی الازل الآزال چوں از قوہ بفعل آمد تو چپ گوئی کہ جعلناہ الھا دریں باب طول و بسطے کردے شرحے و بیانے نمودے اما الوقت عزیز و العمر قصیر کجا افتادہ ایم لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۳۵) صوفی بہمہ اوصاف کمال رسیدہ ہیچ وردے و اورادے از و فایت نگردو مہما امکن۔ جنید رضی اللہ عنہ وقت نقل تقلیب سبحہ میکرد از آنش پرسیدند گفت اذا تطوی صحیفتی میخواہم مختتم کار من و عنوان صحیفہ من بدیں تمام باشد۔ مشائخ مارا باہمہ کمالے کہ ایشاں دارند شیئے ما از اورادہ و لطائف ضایع نکنند و اگر اہم و اعلیٰ نظر کنی مرو عارف درہمہ اشیا اورا بیند اکنوں بجہہ مصلحت از معہود و معتاد گردد و از کار کبار رو گرداند و آنچہ انبیاء و اولیاء بہ آں رفتہ اند صورت امتیاز نماید۔

(۳۶) طعامیکہ ایشاں خورند بہر لقمہ تسمیہ گویند بلکہ بہر لقمہ فاتحہ خوانند بعضے بجائے وضو غسل کنند ہر بارکہ وضو شکنند غسل تجدید شود و بعضے برائے ہر فریضہ اغسل کنند چنانکہ شیخ ما شیخ فریدالدین گرے رحمۃ اللہ علیہ و قدس اللہ روحہ بسیاران باشند بوضو شام بامداد گذارند یعنی البتہ شب

ایشاں را خواب نبودے و نوم یکے از نواقض وضو است اگر خفتندے وضو واجب شدے۔ در وضو تطبیعت شفائے نقدے در دل است و دفع ملالے ہست و دفع درنے وغبارے کہ بر رو و دست و پای شود و مرد دایم الوضو را لمعانے در رو باشد۔

آداب سماع شنیدن

(۳۷) سماعیکہ ایشاں شنوند ساختگی آں من قبل کنند بعد تطیب و غسل و سپیدی جامہ تجدید وضو کنند و تقلیل طعام بلکہ مہتمان ایں کار من قبل طی ہم کنند و اگر می خواستند طے کردن سماع می شنیدہ اند و چند روز از طعام گرمی آوردند۔ در مجلس سماع با عزت و وقار بنشینند و دل را بحضور و مراقبہ آرند و مقصود را در پیش نظر دارند و جمع ہم ہمبدیں کنند البتہ یمیناً و یسراً نظر نباشد یا نظر بر قوال بود یا بین یدیہ و نظر بریں نکنند کہ گوئندہ رعایت گلوے موسیقار میکند یا نہ۔ نظر بر موزونی و ناموزونی بیت نکنند و در خامی و پختگی ترکیب نہ بینند و نظر بر گوئندہ نکنند و البتہ باید کہ امرد و ملیح مطربان نباشند اگر اتفاق حضور او باشد باید کہ لحظہ بسوے او نشود و بہرزہ آہ بلند نزنند و بہر بہانہ واہ واہ نکنند ہمت بریں بر بستہ باشند کہ خود نخیزند تا رقص کردن و جستن او بطفیل باشد۔ و البتہ قصد کردہ میان حلقہ نرقصد۔ و نخواہند توجہ قوال سوے ایشاں باشد۔ البتہ ازیں محترز باشند کہ نظر حضار برا و افتد۔ و البتہ قصد کردہ جامہ سوے گوئندہ پرتاب نکنند مگر کہ وقت آں اقتضا کند۔ و دادہ باز نستانند و اگر جامہ خود افتد بہتر آں باشد کہ باز نگیرند مگر قوال را بعطیہ خوشنود سازند چوں نہ باشد حالت سماع حکایت کرد کہ تو از کونین خاستہ از بر کالٔہ جامہ نمی توانی خاست

واگر فقیرے را خرقۂ جامۂ لابدی باشد او را چہ ضرورت است کہ در سماع در آید خرقہ انداز دیا چناں جنبد کہ خرقہ افتد گوشہ شنید یا در زاویہ استادہ ماند تبرک بحال اہل سماع کند۔ مرید نشاید بحضور پیر جنبشے نماید یا نعرہ زند او را باید متوجہ ہم بہ پیر بود۔ سخن در آنست کہ تکلف کند کہ بگر بہ متعلق نشود بہمہ خویش متوجہ پیر باشد اگر یارے بزرگ کہ در مقام ارشاد و دعوت باشد با او ہم ہمیں معاملہ کند۔ والبتہ باید کہ در سماع یاران ہم خرقہ باشند مریدان یک پیر بوند تا صورت اختلافے درمیان نباشد و اگر نہ مریداں یک خیلخانہ باشند۔ پیرے را چند مرید ہستند و ایشاں دعوتے را از جہت پیر میکنند و اگر ایشاں ہم یکجا جمع باشند می شاید واقل ایں قدر بود کہ مخالفے و منکرے نباشد متعلے بے سوز متفقہے بے ساز استادی بے درد دانشمندے بے صفا خود نمائے گمراہ ناہموارے بے راہ در مجلس سماع حاضر نیایند و اگر اتفاق افتد بطریق بہتر او را ازاں مقام معذرت کنند و اگر چہ او صورت اختلاف می نماید اما بحر وحضور قدم او شومیتے باشد۔

حقیقت اختلاف فقہا در مسئلہ سماع

(۳۸) ایں قدر بباید دانست سماعیکہ فقیہ حرام یا مکروہ یا مباح یا حلال میگوید تصویر مسئلہ ایں است۔ اگر مردے بہزل برائے تطییب نفس را برائے خوشی وقت خویش را سرودے میگوید و رقص میکند ایں سماع ایں سرود ایں رقص ایں ہزل بازی حرام است یا مکروہ است یا مباح است یا حلال است فقیہے میگوید حرام دیگرے میگوید مباح دیگرے میگوید مکروہ و کسے حلال میگوید چنانکہ گوشت اسپ و یا لعب بشطرنج اختلاف کردہ اند ہمچناں ایں سماع۔ اما آنکہ دردے باشد طلبے باشد سوزے باشد و ازاں مزید طلبے شود۔

رغبت در طاعت بیشتر گردد و تقویت بر ترک طعام و آب وطن شود ایں در مبحث فقیہ نیست او با ایں گذرے ندارد و او ایں جنس فہم نکند گفتار او در نفسانیات و در معاملات دنیا و یا تست او را با ایں چکار۔

مواقع کہ دراں سماع ناشنیدن بہتر

(۲۹) البتہ در سماع اہتمام باشد کہ شخصے از ابنائے ملوک و ارباب دنیا حاضر نباشند و اگر اتفاق چنیں افتد ایشاں در ذیل صوفیاں باشند نہ در صدر مجلس و ایشاں متبرک باشند ملکی و بزرگی را بر در گذاشتہ آنکہ درون آمدہ بوند۔ و اہل طلب و مرید را تکلیف باید کردن بحضور آں قوم جنبشے نشود و اظہار حالے نگردد شاید نفس را شربے باشد کہ او ازاں غافل ماند۔ و دیگر اگر مصیبتے دنیاوی چنانچہ قریبے و نصیبے فوت شدہ باشد کہ باوے رغبتے بودہ باشد تا آنکہ درد او در سینہ باقی باشد و یاد او در دل بسیار گذرد بداں حالت از سماع محترز باشند خوف آنکہ نفس را اینجا استراقے باشد مرد داند کہ برائے خدائے تعالیٰ رامی جنبم و نفس را دراں کمینے است کہ تو ازاں غافلی۔ یکے را دنبلے بر اندام بر آمدہ است اگر براں دنبل دہکہ برسد عذاب و درد بسیار نماید مرد سخت متاذی شود ایں مثال بداں ماند مصیبتے بدو رسیدہ است دل دردمند است دراں حالت از درد خداوند براں درد رسد درد بر درد افزاید گریہ و اضطراب بیشتر شود درد خداوند با درد زن و فرزند خویش و خویشاوند منضم گردد بے شبہہ اخلاص رخت بر بندد و کار مرد مختلط و ممتزج شود۔ ہم سبب ایں است در ہیں

حضرت نظام الدین اولیاء بحضور عزیز خود خواجہ نوح بماتم شش ماہ سماع نشنید

وقت سماع نشنوند۔ شیخ ما شیخ الاسلام شیخ نظام الدین محمد بداونی قدس اللہ سرہ العزیز نبیرہ داشت خواجہ نوح نامش شیخ او را دوست داشتے ہم

128213

بحضرت شیخ نوت یافت بعد از اں شیخ شش ماہ سماع نشنید شیخ را از اں
پرسیدند گفت درد نوح مارا تازہ است ترسم کہ نفس را استراقے باشد مرا
ازاں شعورے نہ۔

حرکاتے کہ در سماع
ازاں اجتناب
لازم است۔

(۴۰) و در سماع دراں موضعے کہ ذوقے شدہ باشد از مقامے بمقامے
انتقال نکند کہ انتقال باسمہ انتقال است و آنکہ صوفیان زمانہ را بینی کہ مطربازا
برابر کردہ پاے یکے می افتند و پائے دیگرے میگیرند و دامنگیر می شوند کہ
البتہ او را در سماع آرند ایں فصلے ازاں باب است ایں مرد بوقت خویش مشغول
نیست ایشاں ایں را ایثار نامند تو خود بدیں حرکت وقت خود گم کردی ایثار
چہ خواہی کرد۔ و ہر بار قوال را بیتے و نغمۂ کہ ترا خوش آمدہ است و اصحاب را جز
آں مزاحمت نکند و جہد نفرماید کہ ہماں گویند کہ او را خوش می آید گذارد تا ہر کس
بحسب خویش نصیبہ گیرد۔ سماع ازاں ہمہ است و اگر او را بیتے و نغمۂ خوش
آمدہ است و مرداں ازاں ملول اند ترک دہد۔ سماع وارد غیب است اگر
نصیب است از غیب ذوقے دیگر وارد ے دیگر خواہد شد۔ و ہر وارد ے
نجنبد گذارد تا وارد ے پس وارد ے بیاید تا کمال پذیرد۔ چناں شود کہ
امساک آں از قدرت او برود و قہر و غلبہ وارد ے میانہ افتد چنانکہ گویند
فقیہان النکاح عند التوقان واجب است بداں مشابہ کار کند۔
و بعضے ہمچنیں گویند وارد را از خود دفع نکند و بر خود بگیرد سلطا نیست کہ رود باز
آید یا نیاید اما احتیاط تر و تحقیق تر ایں است کہ گفتیم۔ و اگر نا اہلے در سماع جنبد و
بے سازی کند و مزاحم وقت دیگرے شود او را بطریقہ بہتر از مجلس بیروں کنند

نا اہل را از مجلس سماع
بیروں کنند

واگر نمی شود بقہر و غلبه بیرون کنند۔ واگر صورتے کریہه و بد جنبش میکند که نظاره آتش
مرد ما نزا به تبسم و ہزل میارد او نیز ہمیں حکم دارد۔ واگر از اہل جد و اجتهاد است
و بے ضرب و بے وزن میرود نظر بر ضرب و وزن او نکنند نظر بر درد و سوز او دارند
رقص عبارت از اضطرابے است که صوفی را در حالت سماع پیش می آید و آں
اضطراب بوزن ہم باشد بغیر وزن ہم باشد و چنیں ہم باشد صوفی بود که در وزن
و ضرب موسیقار مہارتے دارد کامل است دریں کار ناگہاں وارد بر وقت
آرد مضطرب گردد وزن و ضرب را فراموش کند گشتنی و دویدنی و پوشیدنی بغیر
وضع باشد۔ و ذوقے که در سماع حاصل شود یکے از نغمه باشد دوم از حمل بیتے بود و آنکه
از نغمه باشد آنرا حملے در میان نیست ولیکن بحکم طبیعت رقتے در باطن می افتد
بحسب آں رقت حسن صوت او را از دست می برد بحسب آں اضطرابے و جنبشے می شود
گریه و نعره ظاہر میگردد شخصے از خواجۂ من قدس الله سره العزیز موجب آں می پرسید خواجه
قدس الله سره العزیز فرمودند ہر چه حسنے دارد آں از عالم علوی است روح ہم ازاں
عالم او بارادۂ خدائے تعالیٰ ازاں عالم دور ماند حسنے که نغمه دارد روح را تذکر عالم او می
اندازد چنانکه شخصے از دیار خود دور افتاده بود نشانے و مکتوبے از دیار او بدو رسد چونه او را
خوشی و لذتے و گریه و رقتے روح را از شنیدن نغمه ہمیں مثال است دریں چنیں وقت
صوفی که از مراقبه و ذکر نصیبے دارد دریں نغمات دل را بمراقبه دہد یا بحسّ دل
دل را بذکر خفی دارد مراقبه نیک دست دہد و روح را عروجے شود و اثر ذکر زودی
ظاہر گردد۔ شیخ با شیخ الاسلام فرید الدین قدس الله سره العزیز را نقل کنند چوں
سماع شنیدے در مراقبه شدے بوزن گفتار قوال روح را سیرے و طیرے

ذوقیکه در سماع حاصل آید دو صورت دارد

دادے۔ نیکو استماع است ایں محققانہ کار نیست ایں ہر کسے را دست ندہد جز ایں طایفہ مخصوص را۔ و دریں حالت روح را از نغمہ حظے وافراست و دل را تصفیہ تمام حاصل است و تطییب قلب مع اللہ کہ در سماع گویند بدیں ہمہ مرتب آمدہ

(۴۱) و آنچہ در حمل بیت مشغول می شود اگر بیتے ظاہر است ہم بظاہر آں دل میدہد حملے بے مشقتے و بے رعایت استعارتے درست تر درست است و ایں آسان ترین طرق است پیش ازیں میان صوفیان سماع ہم بدیں نمط بودہ است ابیات ظاہری میگفتند کہ بزہدے و عجباوتے و ترکے نسبتے دارد رباعی ازیں جنس میخواندند و حلقے و دستکے بر آں میزدند و صوفیان بمبرا اضطرابے میکردند و رقص میکردند۔

(۴۲) و آنچہ گویند اگر خواہند کہ بدانند کہ ہر کسے در کدام مقام است سماع در وہند از اینجا معلوم شود ہر کسے از کدام بیت میخیزد بدانند کہ ایں مرد آں مقام دارد۔ مثلاً بیتے مبنی از زہد است صوفی بداں اضطرابے کند و بجنبد بدانند کہ او مقام زہد دارد و کذالک خوف و کذالک رجا۔

(۴۳) خواجہ ما شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز را بیتے از جنس تسلیم و رضا گفتند۔

بیت

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جانے دیگر است

دوازدہم ربیع الاول در خانہ قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود بیتے کہ نوشیانیدم ایں بیت را گفتند حضرت شیخ را موافق حالت او افتاد ایستادہ تادے چندی می آمد و می رفت

حمل معنی بیت در سماع

از مضمون بیتے کہ از آں صوفی در رقص آید نسبت او دریافتن آں را

در تاثیر بیت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی در سماع

ہمدریں بیت سہ روز شنید چہار دہم ماہ مذکور بحکم تسلیم و رضا جان عزیز را چنانکہ خواست بدست خود سپرد۔ اکنوں نمیدانم تا کدام تسلیم بود۔ تسلیم اہل محبت بود یا تسلیم اہل معرفت۔ بے نزاع ازمیان ایں دو تسلیم یکے تسلیم تو اما تسلیم معاملات آں تسلیم نیست کہ در و بذل روح شود۔ محب با محبوب خواہد یکے گردد و ایں میسر نہ زیرا چہ بہمہ حال بینہما اثنینیت باقی ماند۔ محب دل بہ تسلیم دہد با ہمہ سوختن و با ہمہ درد و افروختن ہر آئینہ اینجا محل بذل روح و تسلیم نفس باشد۔ مگر شیخ ما قدس اللہ سرہ العزیز ہمیں کرد کہ او بما ایں نمیکند و ما را تدبیر جز ایں نباشد سوز و درد آنگہ آراد از تفصیل با جمال رود از جزئیت بکلیت روند ہر زماں از غیب جانے دیگر است ہمیں باشد۔ جانے کہ بجاناں زندہ باشد او بصد ہزار جاں زندہ است بلکہ عدد جانہا در عدد و حصر نیاید۔ اکنوں ایں بیت ظاہر بود شیخ قدس اللہ سرہ العزیز ظاہر شنید ہمبداں معاملہ کارے کرد کہ لائق ایں بیت بود۔

شنیدن بیت بر تحمیل معنی۔

(۴۴) اما بیتے کہ بظاہر ہر مقامے و حالے آشکار ا معنی نباشد آنرا بہ تحمیل شنوند و خدمت شیخ ما نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز ابیات را بدیں وضع شنیدے۔ چہ پارسی و چہ عربی و چہ ہندوی۔ معاملتے کہ میان عاشق و معشوق رود شیخ قدس اللہ سرہ العزیز بہ تحمیل آں شنیدے و ذوقے کہ لائق آں بودے گرفتے پس او ہمیں ماند۔ میان صوفیان عجب نظارہ است در مجلسے دہ بیست نفر در جنبش باشند در رقص در آیند ہر یکے بگریدو ہر یکے نعرہ زند و ہر یکے بر قصد و اللہ اعلم تا محل ہر یکے چیست۔

طریقہ تحمیل یکے اینست از کلی بکلی روند حاصل ایں را بر حال خویش برابر کنند ذوقے ووجدانے بداں حاصل شود۔ مثلاً بیتے از وصال است یا بیتے از فراق یا بیتے از حکایت ناز و کرشمہ میکند یا بیتے از خد و خال و قد و قامت او خبر میدہد یا بیتے با ہمہ وصال عاشق سیراب نیست۔ اینجا دو طریق است یکے ہمانچہ گفتیم و دوم حالتے خاص دارد آں خاصہ را بایں خاصہ مناسبتے تابیست آں حکایت ازیں حکایت خبر میدہد۔ چنانکہ پدرے باشد پسرے گم کردہ است قصۂ یوسف علیہ السلام پیش او گویند حال خود را بہ آں حال برابر یابد ہر آینہ گریہ و اضطرابے پیش آید۔ و آنچہ از ناز و کرشمہ حکایت است او طلبے و دردے و سوزے دارد بیتے از ناز و کرشمہ کہ میان دو نفر در مجاز میرود ایں را بشنود وا ماندگی کہ او راست و دردے و سوزیکہ او راست وافروختنی و سوختنی کہ او دارد و ولذتے کہ او از اں میگیرد ایں ہمہ را برابر دارد گفتیم بسبب ایں او را ذوقے دست دہد یا گریہ یا گردد یا اضطرابے کند خبر آں اکنوں اگر ہر یکے خواہم گفت کہ گفتہ ام ایں مختصر بہ تطویل میکشد اگر تو فہمے داری او را کے کن۔

(۴۵) درمجلس ایں بیت گفتند — بیت

قلم بر بیدلاں گفتی نخواہم راند ہم راندی
جفا بر عاشقاں گفتی نخواہم کرد ہم کردی

صوفیان عزیز دراں مجلس بودہ اند و خواجہ من ہم بود قدس اللہ سرہ العزیز ہر یکے را ذوقے و اضطرابے و گریہ و گشتنئے بودہ است شاعرے احمقے ستورے

خرے دراں مجلس حاضر بود او با خود گفت در خیال خویش ایں گماں برد کہ ایں
حمل بحقیقت چوں راست آید خدائے تعالیٰ را چگونہ گویند کہ جفا کردی و چگونہ
گویند کہ قلم بر بیدلاں راندی فعلی ہذا ایں کفر باشد و اگر بر ہیچ خود نیست خود
سماع مجاز است حرام مطلق است۔ آں مرد و مسند و را ازیں چہ آگہ کہ ایشاں
از حالے بحالے روند از حکایتے بحکایتے روند و از کلی بکلی افتند۔ بعضے را
اقل ایں چنیں بودہ باشد کہ او گفت اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ عمرے
در دعا گذشت و در طلب رفت سوختگی بر سوختگی افزود عمر ہمدریں زد ود و
مقصود بدام نبود بریں امید سالہا ریاضت کردیم و مجاہدہا دیدیم و ہیچ مرادے
بدام ماند او ند و البتہ طلب در دل الفاکرد سوختن بر سوختن زیادہ گردانید با ایں
ہمہ امید وصالے درمیان نہ و دیدارے نقدے در پیش نہ وَایْمُ اللّٰہِ من ترا
راست میگویم اقل کسے کہ میاں ایشاں بود بدیں صفت بودند۔ کرے خرے
متعلمے بے اہلے دانشمندے بے دانشے پیرے طفل وشے در مجلس حاضر بود
صوفیانرا در ہندوی اضطرابے بود و معنی آں ہندوی ایں بودہ است کہ
عاشق وزیں بر۔ و معشوق وزاں بر۔ درمیاں آبے عمیق ایں عاشق دریا پاک
و اندوہ و البتہ مانع درمیاں کہ بروتتواند رسید آں وا ماندہ فرو ماندہ میگوید
کہ ایں را بحقیقت چہ نہ حمل تواں کرد۔ ایں قدر حس نیست در وے ایں قدر فہم
نیست باوے کہ بداند ایں حکایت درد و فراق عاشق و معشوق است۔
عاشق از طرفے می سوزد و در طلب و دردمی میرد مانع درمیان۔ من ایں دو
حکایت برائے چہ آوردم تا تو از ینجا فہم حمل کنی و احوال منقلباب صوفی و

طالب را بحقیقت بداں کہ ایشاں در وقت خویش بہر لتے و بغفلتے ویادہ نہ اند سخن من در طالبان و واصلان و عارفان است تو برائے خدا لے رقاصان لوند و دہنکان کلندر را درمیان نیاری و بدیں سخن قیاسے نکنی۔

اشارات معانی انواع رقصہا کہ صوفیاں در سماع کنند

(۴۶) رقصے کہ ایشاں کنند دریں چند اشارت بود۔ اگر ہر دو دست را بالا بر آرند و بگردند و بگرانند و گرو سینہ برند اشارت بدیں باشد کہ کونین را جمع کردیم بیکجا نہادیم۔ و اگر در عین سماع دستک زنند اشارت بدیں باشد کہ کون و مکان را ہیچ باز آوردیم یا خود بریں اشارت باشد کہ ہر چہ کردیم کردیم ہیچ بدست ما نیامد یا خود اشارت بدیں باشد کہ ما شادمانیم کہ دوست باما است یا خود اشارت بدیں باشد کہ کار بکام ما است یا خود اشارت بدیں باشد کہ مصیبت زدگانیم خالی دستانیم۔ و آنکہ پائے میکوبند اشارت بدیں باشد کہ خود را زیر پائے خود کردیم کہ ما از خود بدر شدہ ایم یا خود اشارت بدیں باشد کہ غیر خدا را زیر پا کردیم و بکوفتیم و نیست و نابود کردیم یا خود اشارت بدیں باشد کہ میخواہیم از سفل بالا شویم اما طبع جبلی باز بسفلی میارد روح میخواہد عروج کند و قید نفس پائے بندش می آید یا اشارت بدیں باشد ہمہ موجودات زیر پائے ما است و ما از ہمہ فارغیم۔ گشتنے کہ ایشاں کنند اشارت بدیں معنی باشد کہ ایں آسیائے وجود گردانست البتہ بیک صفت بودن ندہد و دیگر میگردیم ہر طرف و ہر سوئے میجوئیم تا از کدام رہ و از کدام سو د جمال معشوق نظارہ شود۔ و دیگر اضطرابے است لطیف حادث می شود بحسب آں اضطراب گشتنے است و کسے باشد میان ایشاں کہ ہر دو دست بستہ رو

درسماع او گوید که من ازیں جہاں وازاں جہاں خواستن نتوانستہ ام ہمہ ازاں بستہ ماندہ ام ودیگر آخذم نہ تارک ۔ ویکے دستہا بر سینہ نہادہ میگردد اشارت بدیں باشد کہ ہنوز من در حفظ دلم دلرا نگاہ میدارم تا سجالتے پریشان نشود و گرفتہ دلم کارے نمی کشاید ودیگر دل را نگاہ میدارم ہرچہ دل فرماید آں کنم ویکے دیگر ہر دو دست در بغل کشیدہ اشارت بدیں میکند کہ رہ من نکشادہ است وکار من در پیچیدہ است فتح بابے نمی شود ودیگرے چنیں کند اشارت بدیں دہد محبوب را در بر گرفتہ ام و باخود در کشیدہ ام البتہ نگذارم ویکے دست بر سینہ زند مصیبت روزگار خویش میدارد ایں در مصیبت است البتہ مطلوب را در نیافتہ ام وچہ دانم یابم یا نیابیم۔ ودیگر اگرچہ یافتہ ام کار بمراد نیست او عجب ہولے من نمیرود۔ ودیگرے ہر دو دست در پس کند چنانکہ از پس بستہ باشند یعنی من بستہ ام مرا کشادگی نیست وہر روز کار من پستر می افتد بیشتر نمی شود۔ وآنکہ یک دست را گرد آرد ودوم را گرد اند او میگوید واقفم چیزے پیش می آید وچیزے دست می آید وچیزے دست نمیدہد۔ وآنکہ او گاہے می نہد پیش میرود وگاہے میزند پس می آید یعنی حالت من بریں جملہ است یقدا در اجلا بو خراخری مصراع

رفتہ رہا نمیکند آمدہ رہ نمیدہد

وآنکہ او آہ زند یا از گرفتگی درونہ است یا تحمل ذوق ندارد از بس ذوق ولذت فریاد میکند۔ وآنکہ انین میکند از بس ذوق ہم باشد واز سختی رنج ہم بود وآنکہ خندہ کند یا متبسم باشد وکسے بود قہقہہا زو بر آید یا بر بخت بد خویش

می خندد یا از بس شادی و وجدان است۔ و آنکہ گرید خالی ہم ازیں دو صفت نباشد بر حرماں ہم گرید بر عدم وجداں ہم گرید و بر عدم کمال ہم گرید۔ و آنکہ دست بر دست بکدیگر پیچد چنانکہ کسے گم کردہ فسوس کند یعنی چیزیش بدست افتادہ بود و آں باوے نماند یا خود ماندہ است اما خط از وے نمی تواں گرفت یا خوردہ نمی تواں برد یا خود افسوس و دریغ می آید کاریکہ شایستنے و بایستنے کردن آں میسر نمی آید۔ و یکے ہو کند اشارت بدیں باشد او ہو ہو است و جز او دیگرے نیست۔

حالات وواردات سرے بر اقتضائے سر زنہا صوفیان در رقص آئید

(۴۷) و من ایں اشارات کاملاں و متوسطان و مبتدیان گفتہ ام مرد صادق باید بحسب حالت او حرکتے و سکنتے ازو زاید۔ و دیگر حالت سماع حالت بے ضبطی و اضطراب و گم گشتگی است دریں حالت چنیں ہم باشد ہیچ باشارتے متعلق نیست بحسب اضطراب خویش بحکم طبیعت ازینہا زاید و او نداند جز ہمیں درماندگی و اضطرابے بحسب چیزیکہ پیش آمدہ است ہماں باشد۔ یکے باشد کہ در سماع درآید در حرکت و سکنت در روے او جمالے باشد کہ ہم دراں حالت نماید و دیگرا قبح صور گردد نباید بدیں حالت و بدیں ہئیت کسے نظارہ شود تا حالت کشف تجلی چہ اقتضا کردہ است۔ و کسے باشد کہ در حلقہ سماع مقصود را او پیر و حاضر بیند۔ و کسے چنیں ہم باشد اما ایں نادر مروے است چنانکہ کسے را معشوقے ہست آں معشوق میر قصد ایں برابر او بحضور میرود در مجاز تصور کن کہ عاشق را چہ ذوق است بدیں قیاس بحقیقت برو۔ میان صوفیان کسے نظر باز ہم باشد نظر برا اردو بر صورت زیبا

نظرے وابتلائے وارد و مرداں حقیقت ایں سماع را اعتبارے نکنند
درد و سوز او را وزنے نہ نہند کہ مرد صورت پرست است مگر کسے اینجا
کیمیا گری کردہ باشد مجاز را برنگ حقیقت بردہ باشد حقیقت اکسیرے است
اگر بر سنگ زنی و بر خارہ طرح دہی زرے خالص گردد اکنوں ایں کارے
دیگر است تا کہ بود و کہ باشد واللہ اعلم مصراع

اینجا رسد ز ورق ہر سودائی

اینجا گفت و شنود نا نیست

(۴۸) و در سماع باید کسے را مزاحمتے نہد و چناں نرود کہ دیگہ بکسے
رسد و دست و پا و اندام کسے آزردہ نشود و ہوش داشتہ برود۔ و ہر کہ در سماع
دعوی آں کند کہ من بیخبرم او از حالت سماع بیخبر است چنیں ہم باشد
ولکن کالبرق الخاطف و کسے باشد او را از من خوانند و مقعد گویند
اما در سماع قوتے نماید کہ صحیح تو ئی را آن قوت نباشد و آں وارد است کہ
او را از و بردہ است و او را در تصرف خود آوردہ است۔ و اگر در سماع بکسے
دیگہ رسد اندام او آزردہ شود معلوم کہ آنکس از اہل سماع نیست۔ و باید پیش نظر
مطرباں نگیرد و در حلقہ مزاحمتے نہ نماید و اگر ذوقے بتمام ہست گوشہ گرفتہ
بفراغت خود بوقت خود خوش باشد۔ و گریہ بسیار بہ آواز بلند نکند و
اگر آوازے می خیزد زباں زیر دنداں نہد۔ و در سماع باید سیر خوردہ نباشد و
کذلک پیاز و گندنا و در حالت جنبش و ہش از تنبولے و غیر آں خالی
باید و حمل را بر زبان نگوید۔ و آنکہ در اثنائے سماع گویندہ را بدارد قصّہ

حرکاتے کہ در سماع صوفیاں را ازاں اجتناب باید و احتیاط ہا کہ بکار باید

فرو خواند باز گوینده را در گفتار آرد در رقص شود این مرواز دابره قوم کلّا و جملتہ خارج است
و باید در سماع بتعصب و تعصب نہ باشد و نمودار کسے نکند و نخواہد وقت کسے را
مشوش کند و البتہ قصد آں نباشد کہ ہمین من در سماع باشم و دیگرے نہ و سماع
ازاں ہمہ است۔ و اگر کسے را در سماع بیند بہزلے و تبسمے ایستادہ است اگر
بر سینہ اش دست زند و بر رخش طپانچہ فرود آرد شاید۔ حکایت ذوالنون
رحمتہ اللہ علیہ شنیدہ باشی بالا رفتہ است۔ و در سماع طریقہ مخنثان نجنبد
و ضروب لباز ایشاں نزند و البتہ دراں کوشد کہ بہ ترتیب رود اما اگر دراوزان
موسیقار یا در گفتار خردہ ذوقے باشد آں از قبیل نغمہ است آنرا اعتبار کردہ ایم و
آنکہ گویند خوجا گرید و میراں گوید و مرزا گوید خود را بداں ندہد و آنرا محلے بر خود راست
نگیرد۔ و میل در پارسی و عربی باید بیشتر از ہندوی بود و آنکہ در ہندوی سخنے
فاحشے باشد اگرچہ محمل درستے دست دہد اعراض ازاں بہتر برائے آں
چیزہا خلوت لایق تر است و تنہائی مبارک تر و سماع باید حقہ و عورتے نباشد
و اگر خود گوینده ہماں عورت بود فعلیک بالتوبۃ والاستغفار اما اگر
از ورائے حجاب و ورائے سرادقات بغیر آنکہ ترا قصد اصغا باشد در گوش
افتد و ترا دراں لذتے باشد آں مستثنی است۔ و آنچہ از روے شرع
میان فقہا اجماع بتحریم آنست چنانچہ بعضے مزامیر ازاں نیز بجد محترز باشد
خصوصا کسے را کہ از اہل ارشاد و دعوت بود۔ و مجلس سماع را احتیاط کند کہ در
دروازہ و غرفہ و دریچہ عورتاں نظر نکنند کہ آں شومتے عظیم دارد شوم نظر اند
و ہوا پرستانند و اہل ابتلاء شہوت اند بہمہ وجہ روے از ایشان

گردانیدن واحتراز از ایشاں از واجبات کار باشد۔ و در سماع گہے سر گرداند
و مہرہ پیچاند ازیں نیز احتراز باید۔ و اگر میسر آید گوینده ہم از قوم بود زہے کار۔
و نظر یا بر گوینده دارد یا منحصر ہم بدل خویش کند و دراں کوشد تا در سماع جامہ کوتاہ
پوشد۔ و برائے سماع را اختیار شب بہتر باشد زیرا چہ استتار حالے ہست۔ و اگر
شخصے بود کہ برو آینده و رونده بسیار است او را روز شنیدن بہتر زیرا چہ بہ آینده
و رونده پریشانی وقت ہست بدل آں پریشانی اگر ایں جمع دست میدہد نیکو
کاریست۔ و دیگر البتہ مستمع صاحب فراست باید کہ او بفراست خود مستمعان را
و دیگراں را تفرقہ تواند کرد میان ایشاں مستحق و بادر کمیست و خود نما ہوا پرست کہ
و اگر یکے بلباس قبا و یکتا باشد و او بذوق سماع مستغرق باشد و ذائق از حال بود
تو او را نا اہل شمری و خواہی کہ او را مزاحمتے کنی آں غلطی فاحش باشد۔ و اجابت
دعوت سماع از ہر مستدعی نکند دراں خانہ کہ از ہر جنس مردم جمع اند صوفی بذوق
سماع در میان درآید مبارک نباشد مشائخ نماید فالاحتراز اولی۔ و دیگر در اعراس
و ولایم کہ مرداں آں جا و کنند و از ہر جنسے مردم درآنجا حاضر شوند بحسن عبارت خفیہ
احتراز گیرد۔ و گفتہ اند بے اجازت مضیف بدر نشود اما اگر بیند کہ مجلسے ناسازوارے
است جائے گفت و شنید نیست دریں محل اجازت طلبیدن حاجت نباشد
البتہ رہ کار خود گرفتن بہتر۔ و آنکہ سماع اول خیزد او را باید دانست کہ خیر و شر
آں مجلس را او حامل است و آنکہ اول خیزد باید ایں چنیں باشد کہ واہب
ذوق تمام مجلس باشد اگر بعد از گرفتگی در سماع شود آنرا در گلوئے او پیچیده و
او را شوم قدم گویند۔ چنانکہ از نظر عورت احتراز واجب است ہمچناں از

چنانکہ از نظر عورت

نظر مرد فقیہ۔ عجب مردیست او و عجب شخصے است او اضطراب و گریہ و اندوہ و حزن را لعب می نامد۔ چنانچہ عورت نظر بر رقص و گردش او می کند او ہم بریں صفت است۔ شنیدہ کہ مصراع

نامرداں را ازیں قدح رنگے نیست

(۴۹) اے عزیز اصل وضع موسیقار بر چند چیز آمدہ است۔ یکے آں کہ شخصے را حزنے و اندوہے پیش افتادہ و غمی و دردے روے نمودہ او بطبیعت بحکم جبلت انینے بہ آہنگے حزنے میکند ہم ازیں جملہ ایں انین حزیں را طولے و عرضے و انتہائے و ابتدائے بربستہ اند پردہ و راگ نام نہادہ اند۔ دیگر حکیمے دیدہ بودہ احساس کردہ بلند برآمدہ است بادے بر و میزد آہنگے ازو برمی آمد او بریں قیاس چوبے و نئے را تراشیدہ بروزن حلقوم ہا ساخت و او را سوراخہا نہاد بداں بربست دم در و انداخت از و آوازے خاستن گرفت از کثری و راستی و پری و تنگی آوازے مستقیم کرد۔ ہمچنیں گویند شاید کہ روندہ سالکے بمشاہدہ خویش احساس ہم کردہ باشد۔ آنجا کہ ہر ہفت فلک یکجا جمع اند از گردش ایشاں آوازے میخیزد چنانچہ اینجا گردوں میگردد و آنجا کہ چوب و آہن است آوازے میاید ہمبریں مثال است و اگر آں آواز اہل دنیا شنوند سخن در حیات ایشاں باشد۔ و چنیں گویند داؤد علیہ السلام بہ انواع آہنگ داشت چنانکہ از چنگ و از رباب و از نے و مشکک و از غیر آں میخیزد ہمچناں حلق زدے چنانکہ جملہ خلق دریں شنیدن او بودندے از جملہ خطرات و ہوس باز ماندہ بودندے و داری ابلیس بر ابلیس نالیدند کہ وسوسی ما را با بنی آدم مساغ نیست و نماند

اختر ترتیب است
چنانچہ از نظر مرد فقیہ

اینجا نغمہ را اشکال
ہم بدینہا از نغمہ ہست مشہود

زیرا چہ داود علیہ السلام آہنگہا پیدا آوردہ است کہ مردما ترا از خود بردہ است۔
و ایشاں را مساغ نماندہ است کہ وسوسہ مارا در دلہائے ایشاں جائے شود و
باغواے خویش ایشاں را توانیم برہ خویش آوردن ابلیس آمد گوش نہاد احساس
کرد کہ ایں کار آں کار است کہ مردم ہمہ از خود روند بدیں متعلق مانند آں بدبخت
رفت ہم بر مثال آں مزامیر ساخت اہل ہوا و لذت و مبتلایاں حسن را برہ خود
آورد۔ کلیہ است تو بدانی چنانچہ شاعر حسن معشوق و کرشمہ و ناز و نیاز و ادا
و شکل و رفتار و گفتار او را و معاملتے کہ میان عاشق و معشوق میرود از جنگے و صلحے
و خشمے و جفائے و وفاے و دل دادنے و انکار کردنے و قبولے و ردّیے و
درشکنے و غمزہ زدنے و رفتار و گفتار و لحظہ و چشمک و اشارت و عبارت کہ میاں
ایشاں است در گفتار می آرد ہمیں قیاس او گفتار موسیقار ایں عبارت را
اشارت آہنگ و آواز بربستہ است شاید ایں تعالیٰ واضع ہم ازیں حال
خبر ندارد اما واقعہ ایں است از آہنگے بہ آہنگے کہ میرود و از پردہ بہ پردہ کہ میشود
و ہر تو رنگے برنگے کہ می اندازد ہمیں راہ ہرمی پندارد بعد آنکہ ایں جملہ درست
تر بیشنید آنچہ ما گفتیم ہماں تمامتر می آید اما ہر کسے اینجا فہم نبرد استادان ایں کار
اینجا فہم نبرند دیگر خود کیست۔ محمد حسینی سلمہ اللہ تعالیٰ الی یوم التناد بحق
شفیع العباد مبتلاے ایں کار است و در وقت و رقت ایں بسیار فرو رفتہ
است ازیں دریا ایں گوہر ثمین را بیروں آوردہ است اگر ترا ایں لطافت طبع
و ایں ابتلا باشد بدیں لطیفہ رسی و اگرنہ ماہران ایں کار ازیں غافل اند۔
خبر ندارند کہ ایں چہ سخن است۔ صورت ایں کار بر من تجلی کردہ است بشاہد

دیدہ ام و دانستہ ام ایں از ظنے و تخیلی نیست ایں از تحقیق و یقین است چنیں گوئیم در انسان پنج چیز است روح و دل و نفس و طبع و عقل چوں گویند بیتے و نغمہ باں یار کردہ گوید روح در نغمہ برود دل در حل بیت شود نفس در راستی و کثری شعر بیند عقل در حکمتے کہ شاعر بر بستہ است دراں نظارہ کند و طبع در راستی و کثری موسیقار آویزد ہر پنج غذائے خویش یابند ہر یکے بذوق خویش مشغول شوند مخاصمت از میان برخیزد آرامے و قرارے و اطمینانے در بنیہ انسان شود ابتلائے اہل دل بسماع موجب ہمیں است وجز ایں ہر عملے کہ ہست یا غذائے دل است یا غذائے روح است یا غذائے نفس است باقی ہمہ مخاصم اند۔ ہم سبب ایں است در ہر کارے کہ باشی ثانی حال ملال افزاید مثلاً حلوہ غذائے نفس است تا انجا کہ نفس تواند ایں را بسر برد بعد آنکہ سیر آید ملول شود۔ و کسے باشد در سماع بنیہ او ہیچ بدیں اغذیہ متعلق نشود وارد سے ازاں طرف بیاید ہم یکبارہ او را ازدے بر و ہمہ روح و یکے و ہمہ دل و انوار او باشد اینجا شیئے مائی را مدخلے نیست

(۵۰) سماع بر سہ نوع است۔ یکے را ہاجم گویند کہ بغیر حیلے و بغیر محلے ابتدائے سماع بمجرد قول قوال از دست برد و اضطرابے فاحشے پیش آید کہ مردم را بے ضبط کردہ او زان موسیقار از دست بردہ دیوانہ وار سازد۔ و دیگر سماع است وارد سے در آید آں وارد را مورود علیہ یافر و خورد تا کال گردد یا ہماں وارد را غنیمت شمرد فی الحال در پے وارد رود۔ و سماعے است کہ بموافقت اصحاب در آید و موافقت اصحاب کردن بچند مصلحت

سبب انثر نغمہ بر بیتہ یا ہے آں بر سامع

اقسام سماع سہ ساں

باشد یکے آنکہ ایشاں در وقت اند رحمت من اللہ بر ایشاں نازل است
ایں نیز رود موافقت کند تا ازاں نصیبے و نسیمے یابد ہر کہ در جمع شرابخواران باشد
کہ ہیچ نقد وقت او نیست پیالہ و جرعہ ازاں نیاشامیدہ است اما از نسیم
شراب نصیبے گرد و حرکات و سکنات کہ مستاں کنند ازاں او را نصیبے باشد
ہمبریں مثال موافقت اہل سماع را بداں و ہمچنیں موافقت کنند برائے آنرا
کہ از تواجد بوجد رود و از توافق بوفاق شود۔ و دیگر یاران در سماع باشند
او فارغ ایستادہ ماند از میان ایشاں بیگانہ نماید و بیگانگی شرط یگانگاں
نیست با ایشاں ہم موافقتے کند تا از ایشاں جداگانہ ننماید۔ و دیگر ایں چنیں
ہم باشد کہ دراں حالت بر سخت دلی و کدورت نفس خود بگرید کہ اصحاب در
ذوق درہ بکار رضا بردہ و من محروم ماندہ ایں نیز از دردمندی خالی نباشد
و از سماع محروم نماند۔ اگر مردے فریضۂ نماز میگزارد و دیگرے بہ نیت نفل
با جماعت موافقت کند ثواب آں جماعت یابد و رحمتیکہ دراں جماعت
نازل شدہ است او دراں شریک باشد سماع را ہمبریں قیاس کن۔

بعد از سماع دل خود را جمع کنند در خیال خود را المقصود قائم دارند

(۵۱) بعد از سماع باید کہ دل را گرد آرد و بخیال خود مقصود تمام دہد اینجا
فتوحے است متجربہ تواں دانست ایں چنیں نباشد ہماں زماں سماع شنید
نعرہا زد گریہا کرد رقصہا نمود ہمدراں ساخت بخوردنی و آشامیدنی و بہزلے
مشغول شود نہ ایں کار اہل سماع است ایں چنیں مرداں ازیں دایرہ بیروں
اند۔ اگرچہ بلوغ و یروح گفتہ اند آں لایحہ شد اگرچہ او صفت یرتح گرفت
اثر شستن باقی ماند۔

احکام مزامیر
حسن صوت

(۵۲) مشکک ودف میان فقہا وسعتے وفسحتے دارد اما مزامیر دیگر آنراں باتفاق فقہا محرم گویند۔ اگر شنونده اہل دل باشد فالامر مفوض الیہ او گویدان لکل ملک حمی وحمی اللہ محارمہ چوں دروں ایں حمی کہ محرم حریم اوست او بلطف دل آنجا مدخلے دارد ایچنیں فتوی ندہند اہل دل دانند وآں کار حوالہ ایشاں باشد۔ اما ایں قدر تواں دانست کہ دریں محرم تلوثے نیست باد ہوائے بہولے میرود و در تحلیل وتحریم آں متعلق شدن کارے زیادتیست چنانکہ یکے بصحرائے وسبزه وباغ روانے میرود و موانست میکند واز انجا حظے بردارد مزامیر را نیز براں قیاس کند۔ واختلاف فقہا دریں باب است۔ مزمارے حکیمے ساختہ است تمام بصورت آدمی بعد آنکہ ایں مزمار در کار میدارد آنکہ بچشم نسبت دارد تاریکہ آنجا بستہ است آوازے می خیزد کہ تمام حکایت از چشم واز غمزه وکرشمہ میکند ہمیں مناسبت سینہ ودست وپائے۔ ایں چنیں را حرام یا حلال یا مکروه گفتن بحث زیادتیست وآنکہ از درونہ او آہنگ موسیقار خیزد واو بحسب وقت خویش آنرا نوازد اینجا نیز سکوت است جائے نفی وثبوت نیست۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود زینوا القران باصواتکم اینجا فقہا گویند از قبیل قلب است ای زینوا اصواتکم بالقران فلیکن از قبیل قلب شو گو باز تزئین صوت بقران آمد۔ بمشاہده وتجربہ دانستہ شده است مقری ایں آیت بخواند لا تقنطوا من رحمۃ اللہ بآہنگے لطیفے رقیقے ہر کہ بشنود از گریہ وازآہے واز حضورے خالی نباشد۔ وچنداں امیدواری در سینہ او

افتد کہ اثر اندازہ نیست بشہفہ و نعرہ ہم کشد و بداں دستارے وخرقہ بر مقری شود نہ آنکہ ایں تزئین قراں بود بصوت و برعکس آں کسے خواند شاید نادانے باشد کہ بر ہکار شود گوشش ہم نہ نہد بگفت و شنید و بخوردن و آشامیدن مشغول ماند۔ داود علیہ السلام زبور را بالحان خواندے قصہ مشہور است کہ جہانے آنجا بدل روح کردے و اگر بغیر آہنگ خوانند ہمانچہ گفتیم ہماں است چوں حسن صوت معجزہ آمد معجزہ شئے حسن باشد بلکہ احسن او را احرام گفتن یا مکروہ گفتن از حد عقل بیروں باشد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میگذشت ابو موسیٰ اشعری درون خانہ خود کلام اللہ میخواند الحانے خوش داشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایستادہ شد زمانے خواندن او را شنید بعد آں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوے گفت تو میخواندی و من ایستادہ بیرون شدہ می شنیدم او گفت یا رسول اللہ اگر میدانستم تو میشنوی من خوشتر و خوب تر میخواندم لحبرت تحبیرا ازاں حکایت کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درباب او فرمود لقد اوتیت مزمارا من مزامیر آل داود۔ آہنگ داؤد علیہ السلام را مزمار نام کرد ازانچہ من گفتم داود صلوات اللہ علیہ بہر آہنگے حلق بزدے۔ آل داؤد گفتہ است ہر جا کہ خوش خوانے بر اوزان موسیقار تواند خواند از آل داؤد علیہ السلام باشد گفتہ اند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قراں را در پردہ حجاز خواندے۔

صوفی را در مجالس و محافل آہنگ و نغز گیندن نشاید

(۵۳) والبتہ نشاید صوفی را خصوصاً کہ باعزت و وقر باشد در مجالس و محافل شنید آہنگے کشد و نغمہ برگیرد و بر وزن موسیقار اہتمام نماید کہ ایں صورت استخفاف

وار داست چنانکہ صورت انکاری نماید و چنانکہ ایں کار کسانیست کہ در صورت مستخف و مزوری اند اما اگر اصحاب یکدگر باشند آں صورت علیحدہ است۔ و دیگر ایں قسم را پیشہ نسازد چنانچہ غزل و شعر را ایں ہر دو آں عمل دارند کہ بہ طبیعت دل را فرو میگیرد و مردم از حضور و مراقبہ محروم ماند۔ دل یک خزانہ دارد و در وجز یک چیز نگنجد و نیز صوفی را نشاید در نشیند تا جلدے و دیوانے از شعرے و غزلے نویسد و ہم ہمچنیں دریں کہ قولے و ترانہ و غزلے و صوتے پردازد۔

(۵۴) و البتہ سماع را پیشہ نسازد و ہر روز و ہر شب سماع را نشنود و بقصد احیاناً ایں کار باید کردن چنانکہ از حکایتہائے مشایخ شنیدہ۔ بزرگے گفتہ است

ولا تکثر الجلوس فی السماع فانہ ینبت النفاق نفاق آں باشد

دل را مزاحمت کند و او را بدورہ ابتلا شود خالص بحضور ذکر و مراقبہ نتواند شد و در اثنائے سماع دل بد کردہ چنانکہ از کبراویاں دیدہ باشی شنیدہ باشی در اثنائے سماع بر ضرب سماع الا اللہ الا اللہ میگویند ایں سماع نباشد ایں ذکر باشد بر وزنے خاص فتوح سماع ایں جا انظارہ نشود اگر تاثیر باشد تاثیر ذکر بود۔ اے عزیز سماع عشقبازیست کہ مردم بخیال یا بحضور با معشوق میرود و اینجا ذکرے و فکرے را مساغ نیست بازیچہ بحق و حقیقت ہست اگر آئی دانی۔

سماع را پیشہ نسازند و در سماع [illegible]

(۵۵) و در سماع چنانچہ حمل نظیر بر نظیر گفتہ اند حمل نقیض بر نقیض ہم ہست یعنی اگر از وزن موسیقار یا از گفتار بیت قایل را قربتے و وصلتے معلوم و مفہوم شد او کہ ازیں دولت محروم است اضطرابے میکند و گریہ میکند بر ینکہ قومے چنیں اند من ازیں دولت محروم و یا یکے بدولت قرب و اتصال رسیدہ است در گوش او

در سماع چنانچہ حمل نظیر بر نظیر گفتہ اند حمل نقیض بر نقیض ہم ہست

حکایت افتراق و بعد سماع می شود ہم براں قیاس حمل است اینجا شکر تے
و نعمتے و راحتے و خوشی و ذوقے دست میدہد اگرچہ مسموع براں حکایت میکند
و آں مردم کہ از حقے و حقیقتے خبرے ندارند ایشانرا بہ طبیعت ذہولے و رقتے
میباشد بداں ماند چنانچہ شتر بآواز دف و حدا مستاں می شود و چنانچہ
مار سیہ و غیر آں از حیوانات آنچنز بطبیعت در وے موثر است و آں آدمی
راکہ ایں نیست غلظت و تکیمت و قساوت بروے غالب است بیت
سعدی رحمتہ اللہ علیہ شنیدہ باشی بیت

شتر راکہ شور و طرب در سر است اگر آدمی را نباشد خر است

داؤد علیہ السلام کہ سکینہ را استقبال برقص کرد از غایت فرح بود رسول اللہ صلی اللہ
و آلہ وسلم کہ در طواف رمل کرد از بس خوشی بود غنچہ کہ میشگوفد بوے خوش
درونہ او غلبہ میکند او بطبیعت میکشاید انسان قابل را ہمبرشیان قیاس کن

درسماع آب نہ نوشند

(۵۶) ونشاید درسماع اگر تشنگی غلبہ کند جرعہ آب نوشد ونشاید دہن و لب
در جنبیدن باشد بریں مثال مگر چیزے میخورد و اصحاب میجنبند ترا اقل سرکے
باید جنبانیند۔

درسماع کسے راتنہا نگذارند۔ اہتمام کنند کہ درسماع نیفتند وآداب سماع

(۵۷) درسماع کسے راتنہا نگذارند والبتہ دیگراں با او موافقت نمانید
والبتہ درسماع اہتمام باشد کہ نیفتد و اگر کسے از سبب تیز گشتن و یا لقوت وارد
افتاد صوفیان از و ماجرا استانند و اگر افتد او را افتادہ نگذارند البتہ در آیند
باحترام برگیرند۔ و اگر او خود را بزمین زند او کسے است کہ خود بزمین زند خود
برخیزد و اگر ایں کار را پیشہ سازد او را بگیرند بمانند اینش گردن ندہند اگر

البتہ زور مکنید برائے ایں کار را و راگیرند از مجلس بیرون کنند۔ واگر کسے است
کہ او از غلبہ شوق و وارد از مجلس بیرون میفگند اصحاب موافق شدہ با او بجنبند
اما ایں تا حدّ و است و اگر از آنہم میخواہد بیرون افتد گرفتہ ستم کردہ درون آرند
و آنکہ خرق خرقہ کند یا بیرون کشد از برو دہد بقوال جامہ دگر برا و بندند تا آں پاکی
پنہاں شود و برہنگی او پوشیدہ گردد۔

(۵۸) و نشاید صوفی را در سماع خود ہم سرودے میگوید و برقصد۔ و نشاید
صوفی را کہ از گوئندہ تبعین بیتے طلبد و گوید در فلاں پردہ و یا فلاں راگ نواز
ایں کار غیب است ہرچہ از غیب آید بے عیب است و ہرچہ باخفتیار تو
باشد معلول بود۔

(۵۹) و در رقص پا بر زمین سخت نزند و خود دستک آنچناں نزند کہ آواز ش مخل
حاضرانش افتد۔ واگر بر زمین سخت زند مخل پاے بر پاے کسے آید پاے آں
مسکین از دست تو آزردہ شود و دیگر اگر سنگریزہ تیزے و یا خارے و سوزنے باشد
تو پاے سخت زنی او چناں در پاے تو خلد کہ نو د رمانی و تا کار تو بکجا کشد۔

(۶۰) واگر با تو صوفی در سماع بحضور آید خواہد کہ تو با وے موافقت کنی
و ترا ذوقے نیست ترا موافقتش باید کرد و لیکن آنچنانکہ آں یار آنچناں داند
کہ آں ذوق است و بالذت است آنچناں نرود کہ او داند ذوقے ندارد
ایستم است کہ ایں را می جنبانم و اگر تو بحضور او گرہ بردی گرمی او کم شود و اگر
در تو سرد لیست گرمی نیست ذوق ندارد تو بداں صورت بریں سوختہ گرم دل
بریں صفت شوی نہ آنکہ عکس سردی تو بروے زند گرمی آں مسکین برابر کند

ستریفتن
سماع خود سرود و
رقص کردن و
تعیین بیت یا پردہ
نشر کردن را

در حالت رقص پا بر
زمین سخت دستک زدن

(ن) بہ

در ذوق ... ذوق
... سر ...
... موافقت کردن
... ذوق را
... موافقت آیا

آداب دیگر دربارهٔ رقص

واگر تو گرم دستی نمائی شاید حرارت آں سوختنه بوهم آشنائی با تو پرتوے و
عکسے زند تو نیز بداں محظوظ گردی۔ واگر یارے دوستے بحضور میرود تو یکے از
ایشانی باید که دست وپاے چناں زنی چنانکه ایشاں زنند حرکتے دیگر پیدا
نیاری که آں مشتت و متفرق افتد۔ واگر کسے ازیں گروه بگرمی وقت خود درمیان
حلقه تیزی وگرمی رقصد معذورش دارند اصحاب بحال او تبرک کنند۔ وسماع را
نگه دود بماند وچناں نه بقصد که حاضراں ملول شوند وگویندگان مانده گردند ایں
نوع روزگار موجب نقار کبار باشد۔ واگر دربیتے ونغمهٔ ترا ذوقے هست و می
بینی اصحاب را نیست ایں را باید که فروخوری برائے اضطراب وزیادتی کار را
باید که جداگانه شوی۔ واگر ذوقے هست و دیدی که اصحاب هم ذائق اند وراحتے
ولذتے دارند۔ ایں محل آنست که جرعه چند بکام تو شوند وازیں جام ترا ستی و
ذوقی باشد۔ والبته اهتمام کرده اگر تو درسماع هستی وذوقے باوج برآمده
همدراں حالت دراثنائے آں لذت وذوق بگیر بر خود وبهیچ در دل وحال
بنشیں باهمه سوختگی وباهمه درد ولذت وشوق۔ واگر دریں میان اصحاب را
ذوقے افراطے هست وترا هم دراں تفریطے نیست ذوق بر ذوق افزاید و
راحت بر راحت درگیرد وشوق باشوق آمیزد همسریں مثال اگر صاحب ذوقی
بدانی دریں چه مزید است وچه راحت است۔ شنیده میاں هواپرستاں که
ایشاں گویند اگر فحل بر حورائے شعید وانزال کند وخیزد آں حور او ماده خرے
نماید واگر بر ماده خرے بغیر انزال جدا شود آں ماده خر در رغبت او حورائے نماید

سماع صورت عشقبازی است

(۶۱) اے عزیز گفته ام سماع صورت عشقبازی است اگر با کسے عشق داری

وترا با او اختلاف معاملات افتادہ است آنکہ سماع کار تست و آنکہ گویند بجوئے در جائے یا چہ و چہ آں وظیفہ سماع نیست آنمرد را وظیفہ بہتر و بہتر گوشہ خانہ بہتر۔ در باغ کسے شود کہ او را مطلوب نظارہ سرو و یا بوئے گلشنے باشد واصحاب را نیز ایں قدر بباید کردن کہ سماع را ایں قدر نگیرند بمانند اگرچہ ذوق ہمہ راست کہ گویندگان تنگ آیند بجاں شوند و استادگان را کمر و پا درد شود۔

سماع را ایں قدر نگیرند کہ گویندگان و دیگر اصحاب تنگ آیند

(۶۲) و در سماع بیتے نخواند و نام کسے نبرد اگر نام پیر در زبان رود شاید و باید در سماع کہ آید بے تعلق باشد آں قدر کہ او را دا و باشد کہ اول وقت را یا آخر وقت را بجا آرد و آنکہ در سماع آید کہ فارغ کند منشیند و اگر ورد بے باقی ماندہ باشد ضرورتاً برائے اتمام انرا بیروں می باید شدن ولیکن آں مراحل جمع را مخالف جمع باشد و مباین نماید و سبب تفرق و تشتیت بودہ باشد دیگرے را ہم ایں بیاید کہ نخیزم چنیں و چناں کنم علی ہٰذا مجلس بشکند و تفرقہ و انتظارگی پیش آید چوں تو الان چنیں بینندگان دوگان ایشان ہم بروں شوند در سماع اجحاف شود خصوص کسیکہ او سر است خلق را برو نظر است و اگر میز بانے است ساعتہً فساعتہً بطعامے و بمیوہ و بشیرینی و خوشبوئی پیش آیند۔ و اگر عرس است تبرک بروح کسے است کہ عرس او کردند اینجا ہمیں مقصود سماع است طعام و غیر آں بطفیل سماع۔

در سماع ادا و اورادو وظائف خود از آں گروہ بے تعلق نہ و ہیچ خیر شود و بے ضرورت شدید بیروں نرود

(۶۳) و اگر در سماع ارذل الناس راہ زنے شود و او برخیزد ہمہ را لابدی است می باید خاست پس آں او را بطریقہ بہتر دفع باید کرد کسے را باید کنارش گیرد آہستہ آہستہ با او بیاید یکجا در جمع بنشیند۔

در سماع اگر ارذل الناس برخیزد ہمہ را باید برخیزند و یکے کسے او را بیرون کنند بر طرف کند و بوقت نمود بر خیزند

برائے سماع مکانے محفوظ و محصور باید

(۶۴) و برائے سماع را مکانے محفوظے باید باد گزارے صحنے کشادہ نباشد والبتہ بالا چیزے برآوردہ باشد اگر چہ مظلہ باشد یا در صفہ شنوند صحرا ہا سماع گیر نباشد۔ آواز ہوا گیرد و در دل نیاید اگر ہوا را گرفتہ باشد آواز در کہ خورد باز گرد محل نزول او ہمیں دل است والبتہ اطراف مکان سماع بچیزے گرفتہ باشد و اگر صحرا است و اگر نہ ہماں دیوار خانہ بسندہ است۔

اگر کوے را دستار جدا شود او را بحال او گذارند

(۶۵) و اگر در سماع کوے از دستار جدا شود باید کہ خود بدست خویش باز پیچ نگذارد کہ دیگرے بیاید پیچد و نگذارد کہ پابند گلو گیر او شود و اگر جامش کشادہ است بکشاید تمام را بر زمین اندازد۔ و اگر سوے گویندگان پرتاب کند آں جامہ ہم از ایشاں باشد و اگر بر زمین امانت نہادہ بود فالامر مفوض الیہ اگر مرد باہمت و حمیت و مروت است قوالان را خواہد داد و اگر مرد بجبت خست و لیل گو یداو داند

سماع و رقص در مسجد نباشد و مستقبل قبلہ و قبلہ را پشت کردہ نہ نشیند

(۶۶) و سماع و رقص البتہ در مسجد نباشد۔ و برائے سماع را کہ شنید آنکہ متوجہ الیہم مردم ہستند ایشانرا باید مستقبل قبلہ نہ نشینند و قبلہ را پشت ہم ندہند و قبلہ در احد الطرفین باشد و مطربان را نیز باید مستقبل قبلہ نہ نشینند۔ و در مجلس با مطربان در اصطلاح مطربان سخن نہ گوید کہ موجب استخفاف حال او باشد۔ والبتہ کسے را در مجلس آرند کہ مردمان بزرگ را ذوقے و رقتے حاصل شود۔ البتہ عظمت و حشمت ایشاں مانع است تا کسے مقدم شود آنکس برخیزد تا ہر کسے

اظہار خرق عادت کسے کہ نوع در مجلس سماع مناسب نیست

بوقت خویش شود و سماع بستہ نگردد۔ والبتہ جامہ ذوقے را افراغ نکند و اگر قوۃ طیرانے باشد در مجلس ارائت آں نکند و اگر بر ضمیر کسے مطلع شود آنرا بیرون ندہد

اظہار آن نکند و آں اطلاع را از تفرقہ حال خود شمر و از بے ذوقی نقد وقت داند۔
و آنکہ او تنہا سماع شنود با او کسے نیست او ست و گوینده نکو سماع است آں
اما در شراب ذوق و قتے است کہ با حریفاں باشد تنہا خوردن چنداں لذتے
ندارد سماع کذلک و در تنہائی جز اضطراب بر خود زدن و پیچیدن دگر کارے نیست

در سماع گوینده را بطہارت بودن ضرور است
در دعوت آمدن کسے
دیگرے را بے اذن صاحب
بدعوت ہمراہ خود نبرد

(۶۷) و باید در سماع گوینده ہم با طہارت باشد و بچیزے آلودہ نبود و اگر
آلودہ باشد باستخفاف از مجلس بیروں کنند۔ و البتہ در سماع کہ آید از خانہ خود
چیزے بخورد و بیاید و براں وعده کہ کرده باشد ہماں وقت حاضر شود۔ و در
استدعا ہا کسے را برابر خود نبرد۔ اگر مردے معتبر باشد برابر او کودکے بود کہ مصلاّے
او و رومیال و پاپیزار او را گرده آرد او را با خود در مجلس نہ نشاند مگر مضیف گوید و اگر
ملازم حال او باشد و مزاحم وقت او شود کہ بباید کہ او را بروں گذارد با صاحب
ضیافت بگوید کہ یکے برابر من آمده است اگر اشارت تو باشد دروں طلبم و اگر
او نطلبد او را دروں نیارد و بدیں از صاحب ضیافت نرنجد۔ دریں چند
چیز ہست یکے دریں باب حدیث است اگر شخصے در خانہ ضیافت بغیر استدعا
در آید دخل سارقا و خرج مغیرا دزدانہ در آمده باشد و غارت کرده
بروں شود و دیگر خصم خانہ برائے چندے را معین طعامے پختہ دیگرے بیاید
مزاحمت دہد او طعام کہ او را بخوراند نہ آں کہ بر مضیف گراں افتد و او از مردم
خجل ماند۔ و دیگر مجلس است ہر کسے محرمی و آشنائے را طلبیده است و بایستہ
و خواستہ را طلبیده یکے ناباستہ و ناخواستہ در آید نہ آنکہ مخل و موحش
ایشاں افتد۔ و آنکہ بغیر استدعا در آید سخن در اباحت اکل او ست اگر چہ خصم خانہ

یا ذل بود وبدیں نہا نپردار دا ما اورا چہ میگوئی کہ او آں طعام خورد او ہم بے مروت کسے باشد وبے شرم وبے حمیت کسے باشد۔ ودر نفس مردم آں عزت باید کہ صوفیاں کردہ اند اگر طعام کسے خورند پس آں مزد وندان طلبند یعنی وندان برائے طعام ہر کسے بجنبد برائے طعام تو بجنبیدہ مزد وندان باید برائے شکرانہ را مزد وندان نام نہادہ اند۔

آداب نشستن در مجالس ومجلس طعام

(۶۸) والبتہ قصد آں نباشد کہ در مجلس درآید وصدر گیرد چنانچہ علی العموم میاں مردماں دیدہ بلکہ اہتمام دراں باشد کہ صف نعال اختیار کند واگر مردماں معذور ندارند بصدر بطلبند باآں ہم در صدر ہمچناں شنید کہ نگینہ در انگشتری چند گذارد در صدر خود فرود چندے شنید۔ اگر مردماں در صف نعال البتہ نمیگذارند بالائی طلبند دریں محل ہم نہ ہیچ نماند کہ بالا نخواہم آمد۔ الضیف کالجمل گفتہ اند مجلس حیث مجلس۔ واہتمام او دراں نباشد کہ نخست طشت پیش او آرند وپیش ہر کہ برند او بداں راضی باشد۔ واگر در مجلس بزرگ ہمو است و خلق ہمہ متوجہ ومتعلق او واگر نمیرود و در صدر نمی شنید ہر جا کہ او می شنید صدر ہماں جامی شود بہتر آں باشد کہ تکلف نہ نماید ضرورت برود در محل خود شنید۔

آداب طعام خوردن در مجالس دعوتہا

(۶۹) ودر طعام لقمۂ اول در دہن خود نکند بگذارد تا مردماں در خوردن شوند بعد آں لقمہ در دہن خود کند۔ ودر مجلس اگر چہ اندک واند کتر خواہد خوردن اما نشستن بداں وضع باشد کہ حاضران گمان برند کہ تا چہ قدر خواہد خوردن وچہ قدر لقمہ برخواہد داشتن اگر چہ لقمہ اند کتر برخواہد داشت۔ اما طریقہ استنکاف نہ نشیند کہ مردماں دانند چیزے نخواہد خورد آں ساز متکبراں ومتجبراں وخود نمایانست و

صفتے بمردمان نازنین ہم دارد آنرا کہ عروسکان نام نہند۔ و لقمہ بزرگ نستانند کہ
ایں بحرص نسبت دارد لقمہ موازنہ گیرد و خورد۔ نخاید پیش از آنکہ مرداں دست بکشند
دست نکشد تا آخر وقت دست وو ہاں در جنبش دارد تا ہر کسے قدر خود را فارغ
کند بلکہ مردمان دست گرد آوردہ باشند او ہنوز قدرے دست بدارد در طعام
شاید آنجا کسے است کہ او را طلب باقی است و حیا مانع آمدہ است او نیز مقدار
خود را فارغ کند بخیزد۔ و البتہ طعام پیش خود خورد راستا و چپا و میانہ دست
نیداز د اگرآں خورشے و طعامے از و قدرے دور باشد بقصد تمام انداز د از اں
کاسہ و ازاں صحنک لقمہ بپیچد بستا ند ایں سیرۃ مرداں با حشمت و عزت غیبت
و طعام با ترتیب خورد نخست نان و گوشت و ترشی کہ باں ضم باید کردن پس آں
برنج و ہرچہ مانند آں باشد بعد ازاں شیرینی یکدیگر را خلط نکند و آشے کہ باشد یا
نخست طعام بیا شاید یا بعد اتمام طعام نخست برائے تقویت مزاج و معدہ
پر کردن کہ بسیار طعام خوردہ نشود و آنکہ آخر خورد برائے آنرا کہ در ہضم قوتے دہد
و اگر در طعام از حصہ خود خیزد اگر حصہ نہادہ اند بدیگرے دہد لہ ذلک اما در مجلس
پیر شنید بحضور او ایں گستاخی نکند۔ در مجلس شیرینی کہ نہادہ اند و کسے ازاں حصہ
برمیگیرد و اکثر مرداں ہمیں کردہ اند نشاید ترا تعززے و تکبرے مانع آید گفت
اندیک نان بشیرینی بپیچیدن شاید چنانکہ ایشاں گویند یک نان غلاف است
دومی خلاف و از مجلس برنگیرد بکسے ندہد کہ آں حصہ او نیست مگر آنکہ مجلس مخصوص
برائے اوست متصرف اوست ہرچہ کند شاید۔ و آنکہ او را بادے میکیند
و نگسے میر انداز مجلس طعام او را نصیبہ کند۔ البتہ در مجلس بطعامے لذیذے

مخصوص نباشد مگر آنکہ او را ضرورت است کہ او را طعام پرہیزی باید خوردن و
برائے او ہماں جنس کردہ اند و باآں ہمہ ازآں ہم قسمے بکسے دہد تا از طائفہ
شر الناس من اکل وحدہ نباشد۔ باید کہ طعام صدر و نعال یک طعام
باشد و اگر انواع کردہ اند باید کہ آں انواع بمردم مختلف باشد۔ و اکلے فاحشے
نکند چنانکہ ہمہ دست و انگشتاں متخلط بطعام شوند و لب و دہان و انچہ از
حوالی او ست ازآلودگی نگاہدارد و البتہ لقمہ بسبہ انگشت بنا ند مگر طعامے آست
کہ بسبہ انگشت جمع نمی آید چنانچہ دودیہ۔ و البتہ شکم را گرسنہ دارد و بہیچ وجہ
پر نکند ایں سخن بالا گفتہ شدہ است۔ و مدح طعام بسیار نکند گوید زہے لذید چہ
خوش پختہ اند۔ و ذم ہم نکند اگر خوش آید بخورد و اگر نہ دست گرد آرد مگر آنکہ صاحب
خرچ و صاحب طعام او باشد تتبع آں ضروری است ہنر و عیب آں پیدا کردن
لابدی است تا خباز و طباخ ہمیں شیوہ نگیرند دیگر طعام را اگر بد پزند داخل
اسراف شود زیرا چہ اسراف تضیع مال است و دریں تضیع می شود و در وقت خوردن
بر پائے چپ شنید و پائے راست را بر گیرد گویند بریں ہیئت طعام خوردن سنت
است مگر پیش شیخ و مشائخ دگر ہر چند کہ سنت است اما سنت ہدی نیست
امثال آں سیرت در بعض محلہا مطروح است۔

آداب خلال و مضمضہ کردن

(۷۰) و خلال بعد طعام بدیہہ حاضرا نرا ایں قدر باید در مجلس نشستہ مبالغت
در خلال نکنند زیرا چہ در بیرون آوردن تغیرے فاحشے باید کردن ہر چہ در دندان
پیش باشد آنرا دور کند بعد آں می تواں در محلے دیگر باقی دور کند و در مجلس مضمضہ نکند
و آں مضمضہ در طشت نیند از دمگر آں کہ لابدی باشد۔ لابدی او حیثیت مردے کہ

کبر سن شدہ است در اطراف او طعام میماند آنرا مضمضہ کند فرو برد یا در
طشت اندازد و اینکہ مضمضہ کند فرو برد بہتر۔ این نوع را از اداب طعام نسبت
کردہ اند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمچنین کردے در احیاء و در قوت نیز
گفتہ است۔

آداب آب خوردن
در اثنائے طعام آب خوردن و بعد طعام خوردن

(۷۱) و بعد از طعام متصلا آب نخورد و ازین کار محترز باشد سبب آنکہ طعامے
نرمے است آلودگی کوزہ شود حاضرانرا کراہیت طبع باشد و اگر درمیان طعام آب
خورد معدہ را آب سرد کند معدہ مختبط شود و اول معدہ طعام را گیرد گرد آرد و برائے
ہضم را مزیدے مددے طلبد بعد از ساعتے تو آب دہی زود ہضم کند و زود دفع
کند و آنکہ مبالغت کنند در مجالس بعضے البتہ آب ندہند ہمچنین شاید اما تحمل
بعضے را حادثہ در گلو شدہ باشد کہ خشکی در مزاج اوست البتہ طعام را می چفسد
میدارد در حلقوم او این چنین اشخاص را آشکارا از مردم امتیاز نکنند اما بتدبیرے
دفع حاجت او کنند۔ و نشاید زلہ بہ بندد و بعد آنکہ حصہ نہادہ باشند خوش
بیاید ببرد و خوش نیاید بگذارد۔

بعد طعام شکر میزبان بجا آوردن

(۷۲) چون از مجلس خیزد مضیف را دستے گیرد و بصورتے پیش آید یا بزبان
یا بہ ہیئتیکہ او داند کہ شکر آن طعام بجا میآرد۔ و اہتمام کند در اثنائے طعام
خوردن و بعد از آن آروغہائے ناساز و از نزند چنانچہ مرداں آواز ہا برمیآرند
اگر آروغ مزاحم شود آہستہ ترے دفع کند اما آنکہ مردے معذور باشد
معذور است

در اثنائے طعام و بعد آن
پیش مردمان آروغ نیارد

صوفی اکثر الاحوال

(۷۳) باید کہ صوفی اکثر الاحوال صایم باشد۔ خوردن او جز قریب

معلوم باشد اوقات طعام خوردن

بوقت نماز خفتن نباشد یا آنکہ چاشت فراخ قریب استوا و اگر بریں عادت
گیرد خود حکیمانہ کارے کردہ باشد و اگر نہ از دو وقت طعام خوردن زیادت نکند۔
و آں ہر دو وقت آں قدر خورد کہ دیگرے میانہ روز آنقدر یکوقت خورد۔ و البتہ
در وقت خوردن قایل بذکر باشد یعنی لا الہ الا اللہ یا امثال آں اذکارے کہ
ہست اذیبوا طعامکم بالذکر برائے او درست تر باشد۔ برائے آنکہ
شب را طعام بسیار خورد تدبیر بسیار نکند انواع بسیار می نہد تا بسیار خوردہ
شود مشتہی و مرغنے بر آں استعمال میکند و اگر انواع طعام باشد از ہر یکے بخورد
بداں قدر اگر یک طعام خوردے چہ قدر خوردہ شدے چوں مجموع را جمع کند
ہماں قدر باشد۔

احتیاط در اکل حلال

(۷۴) صلحائے ما تقدم ایشاں را در باب لقمہ احتیاطے بود کہ آں احتیاط
در زمانہ ما افسانہ باشد اما ترا باید کہ سختی محضے نباشد و تاویلے را در آنجا مساغ بود
و دیگر مقابل طعامیکہ میخورد جزا از اوراد خویش وردے دیگر را گیرد و جبر نقصان
آں کدورت شود۔

آداب میزبان و مہمان بایکدیگر

(۷۵) و با ہر کہ طعام شرکت افتد باید باوے دراں طعام مشترک معاملتے
کند کہ وے راضی شود و خوشحال خیزد۔ و البتہ طعامیکہ پیش مہماں آرند سریع
الہضم باشد ثقیل در معدہ نبود و طعام بادگین و باد انگیز نباشد و آنچہ در
وسع مضیف است تقصیرے نکند و آنچہ بر نفس او دشوار است آں پیش
اضیاف نیارد۔ و ضیف را نیز باید ہر چہ پیش وے آرند راضی باشد و اما اگر
صاحب دستگہے باشد و طعامے دنیّ و قلیلے بیارد تحمّل در خاطر ضیف

چیزے گذرد۔ وآنکہ مستدعی بیاید نشاید کہ خالی دست آید ایں بباید دانست کہ نقد خیر الاشیا است ہرچہ توخواہی آوردن جز نقد اگر آں صاحب را بداں احتیاج ہست آں نقد برائے دفع حاجت او کافیست اما اگر بنقد حاجت باشد شئے بجاے او بکفایت نکند وآنکہ نقد آرند اگر خواہد تنکہ زر بُرد آنرا صرف کناند خوردہ وریزہ کردہ برد زیراچہ ریزہ ہمہ جا کار خواہد آمد تنکہ زر بجاے ریزہ کار نیاید البتہ جامدے ہست می باید شکست تا کار آید اگر یکجا خرچ کنند مصالح دیگر بماند یا کالاے برند کہ اکثر احوال مردم باں کالا کارے دارد یا چیزے برند مناسب آں حال وآں وقت وآں مقام باشد مثلا مردے ترا در باغ مہماں طلبیدہ است آنچہ مناسب آنمقام است آں برند واگر یکے کار خیر دخترے دارد زر ونقرہ وآنچہ مناسب آں باشد آں برند واگر گل برند آں خسے کہ باوے یار میکنند ازوے جدا کنند برند قبیح حسن نیامیزند مگر آنکہ اورا محافظ وغلاف او سازند ہر بار تو خواہی بکنی آں خس را گیری وگل را نزدیک بینی آری گل تری وتازگی خویش سلامت ماند واگرنہ ہر بار دست گیری وبوکنی حرارت دست تو بگل رسد پژمردہ گردد بوے کم گردد اما گلے کہ بر تربت اندازند البتہ خس ازوے جدا کنند۔

(۷۶) واگر کاردے پیش کسے برند باید کہ باآں کاردسوزن ریسمان انداختہ ہم باید زیراچہ آن آلت بریدن وایں آلت پیوند کردن ودوختن۔ یکے بایکے ضم کردن است اگر برندہ رابیش کسے خالی بری آں اوراِ فال بد باشد چوں حالت دوختن برابر باشد اشارت بدیں شود بدیں ببرو بدیں بدوز

چنانکہ خیاط جامہ را تقطیع کند و پیراہنے و ازارے بدوزد۔

آداب بردن آوندہا و اشیائے دیگر بطور تحفہ

(۷۷) واگر آوندے چنانچہ حقہ و یا طبقے و امثال ایں پیش کسے برند مجرو نبرند چیزے دراں آوند باشد چنانکہ مناسب آں آوند است مثلاً شانہ دانے برند البتہ درمیاں آں شانہ باشد یا بجاے او چیزے دگر ہم چنیں آوندہاے دیگر۔ و چیزے سیاہے و دریدہ و پارہ و خاکسترے و نشان گورے اگرچہ از گور بزرگان باشد و طعامے اگرچہ بروح بزرگے باشد پیش کسے علی الصباح مجرد آنرا نیز نبرند اگر تو کوئی تبرک بزرگان است ہم چنیں است اما از مردہ رفتہ آمدہ است۔

آداب نان خوردن

(۷۸) در طعام خوردن باید پرکالہ پرکالہ نکنند تا نیکہ خورد تمام خورد یا تا نیمے رساند۔ نیمے خورد و بنان دگر دست انداز دو پرکالہ کند ایں کار نکند مگر آں کہ بریں نسبت باشد کہ نانے درست در کند و ری نیگذارند برمیدارند و پرکالہا ہم در کند و ری میگذارند کند دری با آں می پیچند آں پرکالہا طبخی و طباخ و کودکاں بخورند آں بہتر است و مرضی است بکند۔ واگر بر کسے طعام بردہ باشد در طعام اندک نبرد آں قدر برد کہ اگر تنہا است و اگر با خلق است آں قدر بود کہ کفایت رسد۔ درویشان چنیں گفتہ اند ہر کہ خالی آید خالی رود البتہ چیزے باید بردن ایں روش میاں ایں قوم است۔ چند نانے میان چند نفر باشد نانہا را بشکنند درمیاں اندازد تا معلوم نشود کہ کسے چہ قدر خورد و آنکہ میخواہد او از کہ خورد حال او ہم کسے را معلوم نباشد مستور ماند و آنکہ بسیار میخورد حال او ہم کسے را معلوم نباشد دیگر اشارت بدیں ہم باشد

پارہ پوشانیم وٹکڑہ خوارانیم واز غایت شکستگی ووا ماندگی ایشاں ہم باشد
عجب نظارہ ازاں ابدال ست طعامیکہ ایشاں خوند دہن را بداں طعام
پر کنند وآں را در دہن بگردانند بعد ازاں بکشند بروں اندازند مضمضہ کنند
بخورند ہمانچہ در مضمضہ خوردہ شود ہماں غذاے ایشاں باشد تا ہر کسے را بعد
چند روز باشد۔ عجب دیگر میان مردم صورت مستذل ومستخف باشد شاید
ازہمہ خورد ترو پس افتادہ ترنمایند وباخود میاں خود وباکسانیکہ ایشانرا ملاقاتے
وصحبتے باشد یکے عزتے وکبریائے است کہ در گفتن نیاید چنانچہ شنیدہ شیخ
قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز در سماع بودے شیخ حمید الدین ناگوری
قدس اللہ سرہ العزیز پا افتادہ از دے ہر اد ابر ندا شتتے اشارت بخادم کردے
خواجہ ما را قدس اللہ سرہ العزیز ازیں حال کسے پرسید فرمود شیخ قطب الدین
قدس اللہ سرہ العزیز در مقام کبریا بود وآں کبریا باآں ذل چگونہ آمیزد ایں ذل را
باآں کبریا چہ اعتبار بود واگر گویند ایں اختیار برابر ذل نفس است اگر آں ذل
نفس است طرفے دیگر آں ذل عین عزت است در نفس آں می آید کہ من چنیں
کس ام کہ منم باایں ہمہ ایں چنیں نفس را ذلیل میسازم بر ضعیف بار گراں منہد
والبتہ آں چیزے نطلبد کہ او نتواند آورد یا آوردن آں برو دشوار باشد والبتہ
استدعاے کسے قبول نکنند کہ چوں مرد با شد استدعاے بخیل قبول نکنند ودر
خانۂ او نروند وطعام او نخورند البتہ بتدبیر خوشے استدعا را دفع کنند ودر
خانہ خود ما ہم نروند وآنکہ در طعام تکلف کند براے شاد باشی از دو ہم
احتراز است۔ وضیافت یاراں کردن وطعام ایشاں را خورانیدن بچند

کیفیت طعام وآب خوردن ابدالاں وچگونگی صحبت ایشاں با دیگراں

... کہ بخوردن نشاید قبول کردن نشاید

مرتبہ بہتر باشد کہ فقیران اجانب را بدہند و اگر باکسے صلہ است اورا مقدم دارد بحصہ برتر۔ و اگر باکسے کہ صلہ رحم است و او نہ از مردم محترم است زندگانی بحسب حال اوست و داون دستدن کذلک۔

صوفی را باید کہ از اخراجات خود کسے را مطلع نکند و معاملہ با خدا دارد

(۷۹) و البتہ با خود سیمے کند کہ او را خرچے باشد کہ بران ہیچ کسے مطلع نگرد و چنانکہ گفتہ اند صوفی را البتہ معاملتے باشد با خدا کہ بران معاملہ جز خدا کسے مطلع نباشد۔ و آنکہ در مجالس و محافل بذلے کند او را باید ہم ازاں جنس بذلے در سر ہم باشد و اگر کسے جامۂ معین را التماس کند فالامر مفوض الی اللہ اعلم ای مصلحۃ یطلع علیہ اما مردم را نشاید از کسے خصوص از صوفی جامۂ معین طلبد کہ ایں جامہ یا ایں دستار یا ایں کلاہ مرا بدہ

پیش پیر جامہ ہدیہ آوردن

(۸۰) و ہر جامہ کہ مرید پیش شیخ فتوح آرد مگر طاقیہ مگر آنکہ طاقیہ نو باشد کہ ملبوس کسے نباشد۔

آداب رفتن و نشستن پیش پیر و طعام خوردن پیش او

(۸۱) و مرید کہ پیش شیخ بیاید او را و ہیئت شاید یا دو چشم کشادہ بر روے پیر داشتہ چنانچہ مبتلائے سوے محبوب بیند و یا گرد آوردہ نظر بر پشت پا یا بر سینہ خود داشتہ و نیک تیز نرود و سخت آہستہ نیاید و ہر چہ بیارد پیش شیخ برزد مگر مصحفے و یا کاغذے ازاں ادعیہ و یا چیزے تبرک مشایخ باشد۔ و پیش پیر کہ در آید باید کہ روے بر زمین آرد اما آنچنانکہ از سجدہ ممتاز باشد و البتہ بینی و پیشانی را نگاہدارد خواجہ این چنین فرمودے قدس اللہ روحہ و چوں باز گردد البتہ اہتمام دریں باشد طرف پیر پشت نکند چنانچہ باطن متوجہ است صورت ظاہر ہم ہمچنیں شاید مگر خادمے و ملازمے کہ او را روزے چند بار بیباید آمد

وکارہا تعجیل میباید کردن او را میسر نیاید وکار شیخ بماند اما ایں قدر نگاہ باید داشت ہم از اول قدم کہ باز گرد و پشت ندہد بلکہ یکدو قدمے پس رود آنگہ پشت دہد و در مجلسے کہ نشستہ یا نظر بر پیر دارد یا بر سینہ خود البتہ راست و چپ ننگرد بہ آیندہ و روندہ التفات نکند۔ پیش پیر بدین کسے نخیزد مگر آنکہ پیر برخیزد آں زماں بموافقت او بخیزد و اگر پیر خیزد خود نشستہ نماند بسبب کاہلی یا آیندہ نزدیک او آنچناں نیست کہ برائے او باید خاست و باید پیش پیر نشستہ در غنودن نشود و اگر خواہش رنجاند از مجلس بیروں آید۔ و پیش پیر نشستہ وردے و تلاوتے نکند و پیر را گذارد بنفلے مشغول شود ایں نکند۔ و پیش پیر نشستہ برگ نخورد مگر پیر دہد و فرماید۔ و سخن بلند نگوید و کسے را باواز بلند نطلبد۔ و اگر طعام پیش پیر خورد گرد آوردہ خورد و باید کہ خورد ترین لقمہا باشد و باید کہ انگشتان او و کف دست او بطعام مختلط و ممتزج نباشد۔ اگر خود مرید صادق است ابتلاے او دارد و محبتے ہست باوے کاش آنچناں خشک است کہ یکدانہ فرو نمیرود لقمہ خود چہ باشد بسیار خود چہ گویم۔

(۸۲) شیخ را در امور بشری ہمچو خود می باید دانست بلکہ اغلط و افحش و در امور الٰہی ہمچو پیغامبران بلکہ ہمچو احمد خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آنکہ گفتم اغلط و افحش بنا بر آں گفتم کہ او عارف است و نفس عارف ہم عارف است و بعد آنکہ نفس درمیان عرفاں خود جولان گری کردن گیرد گرد آوردن او دشوارے باشد پس اغلط و افحش آمد بضرورت۔ شنیدہ کہ گفتہ اند کہ گنہ در مقام ولایت دلیل بر مراجعت باشد و گنہ در مقام محبت

در امور بشری ہمچو خود شیخ را ہمچو خود باید دانست در امور الہی ہمچو پیغامبران

دلیل بر نقصت محبت باشد وگرنہ در مقام معرفت دلیل بر کمال معرفت بود

از مجلس پیر بے اذن او برنخیزد و از پیر چیزے التماس نکند

(۸۳) واگر از مجلس یکے خیزد بغیر موجبے و مصلحتے میان مردم او را بچشم حقارت و برزالت نسبت کنند خصوص پیش پیر بغیر امر او۔ و ہر بار کہ پیر طرف او نظر آرد او را ہر بار روے بزمین آوردن زیادتی باشد بر پیر مشکل می شود اما غض بصر خویش کند و خود را گرد آرد و از پیر چیزے التماس نکند مگر خواندنی و گزاردنی و گرفتن سخت بر نفس خویش آں نیز اگر بدل گزارد بہتر اگر پیر را در دل افتد فرماید دریں نسبت مرید بیشتر بود و سلامتی بیشتر بود و استقامت باشد۔ واگر شخصے پنج آیت می تواند خواند و غزلے میداند خواند پیش پیر نشاید مگر آنکہ او فرماید یا آنکہ آں شخص آں کارہ باشد چنانکہ مطرب سخن در و نیست۔

مرید مجلس شیخ را مجلس حق داند

(۸۴) مجلس شیخ را مجلس حق داند شیخ در مقعد صدق عند ملیک مقتدر قدم یافتہ است ہمارہ ہمدراں مجلس است و ہماں کار وے ست موزہ اوست ہر جا کہ نشستہ است ازیں جدا گانہ نیست۔ مرید را شاید مجلس او را مجلس حق داند زیرا کہ او با حق است چنانکہ گفتیم۔ و خود را و پیر را در یک پلہ ننہد برائے فروختن بادنجان ترازو را پلہ و سنگے دگر است و از برائے خرید مروارید و گوہر شب افروز کفہ دگر دارد۔ و بسیار پیش شیخ نباشد اگر پیر بہمہ باب آراستہ است کہ او چوں کمال معرفت عیبے ندارد تو را با او تہ نجند

مرید را لابد است کہ فرمان پیر بجا آرد

(۸۵) و ہر چہ پیر فرماید بر میزان شرع سنجد ہر چہ موافق باشد اقدام و طاعت ضروری است و اگر مخالف نماید اگر امرے فاحشی است خود دراں باب تاملے و تانیی کند و اگر رہ تاویلے و وہم عذرے یابد

مباشر شود تو میدانی او بعلوم واقف است که ترا ازاں شعورے و خبرے
نیست حکایت خضر و موسیٰ علیہما السلام شنیده باشی که در ہر سلوکے ایں سخن
گفته اند و ایں سخن آورده اند جمله تصرفات پیر را تصرف خضر علیه السلام تصور کنند
خضر علیه السلام کودکے را کشته است ازیں فاحش تر کبیره نباشد و مع ذلک
وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ انبیاء میکند که چہا زاید و پیران چہا کنند و ایں ہمه
بامر باری بوده باشد وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ایں معنی میگوید که من آں قتل
ازخود نکرده ام عَنْ اَمْرِيْ ایں کار من نبود ایں کار خدا بود خود کرده است و میگوید
که من نکرده ام خدا کرده است اینجا تو بداں پیر کیست و چونه کسے است۔

(۸۶) و پیش پیر مراقبه و ذکر مشغول نشو ہمه مراقبه و ہمه ذکر ہمیں حضور
اوست تو ہمیں حضور او باش خواب پیر بداں که خفته است بیداری او بداں
که از خواب خواسته است بیدار شده است یا بیداری دارد که خواب طاری
خواہد شد بدانی از پیر غافل بودن حرمانے کلی است یک سخن او بہائے [illegible]
اگر صد سال خدا را براستی و واجبی پرستیدهٔ تا آنجا نبرد [illegible]
مہارتے دارد پیر در رہبری راه حق استادی و مہارتے دارد [illegible]
میداند و میگوید علیک بالجادة وان طالت و وروار ہا رامی [illegible] راه
راست طرفے راستائے و چپائے گشت کرده است از [illegible]
زبرے رہے پیدا آورده که ره روان مسلک حق بصد سال [illegible]
پیر بیک ساعت او را [illegible] نزول [illegible]
و ہر چیز که ترا فرماید که آں نسبتے [illegible] بکار [illegible]

دریاب من است ہمارہ بسر می باید بردو اتباع دستار و رفتار و گفتار ہمہ مریداں را باید کالشرط اہم ہست۔ والبتہ باید نام پیر بر زبان بسیار رود بہر حقیرے و کبیرے کہ او را پیش افتد۔ و برائے تصور پیر بدل محلے معین ندارد و وقتے معین نکند و حالے معین نکند بہر وقتیکہ باشد بہر حالے کہ دارد بہر جاے کہ باشد تصور پیر از دل خالی نباشد۔ پیر متجلی است عقیدہ بریں باید کہ او صاحب نفس است یعنی ہیچ نفس بے مشاہدہ غیب بروے نمیرود و چوں دل مرید متحضر دل پیر باشد گہے چنیں ہم اتفاقے افتد کہ بینہما مقابلہ شود۔ پیر متجلی انوار قدسی برو دایم متجلی است چوں عکس انوار قدس بروظاہر شدہ باشد و دل مرید مقابل آں دل افتد عکس عکس بروے ظاہر شود چنانکہ عکس آفتاب برآب افتد و دیوارے کہ محاذی آب بود عکس عکس بر آں ظاہر شود مثالش چنیں باشد شمس اکنون نظارہ شود ہر چند کہ دیوار ہیچ قابلیت انعکاس آفتاب ندارد محاذی جرمے شد کہ آں جرم قابل ظہور و انعکاس است آں ہم حظے تمام ازو گرفت کہ او بصد مشقت و زحمت دل را آنچناں ساختہ بود کہ عکس پذیر شود و ایں بے مشقت نصیبے تمام گرفت۔ معلوم شد کہ بدل توجہ بہ پیر چہ اثر دہد۔

مرید نام پیر را بر زبان بسیار راند و در ہر جا و ہر حال تصور او دارد

(۸۷) و دائم خود را در حراست پیر داند و گمان نبرد کہ از وے کارے میسر زد بتوفیق اللہ و باعانت شیخ داند۔ ہر گرا ایں حالت ملازم است و دائمی او باشد بعد از چندگاہ در ہر چہ بیند پیر را آنجا یابد۔ پیر صورتے و معنی دارد متعلق صورت او شود کہ فیض آں معنی ہم باآں صورت است چو تو متعلق بآں صورت باشی ہر آئینہ فیض او بر تو تجلی کند۔ بر امتنان فرمان

مرید خود را دائم در حراست پیر داند

می آمد پس روی نمی کنید تا آنچہ بر نمی آمد بشما ہم رسد فلذلک پیر و مرید
صوفیان متاہلہ گویند مرید در دل پیر خدا را می بیند و پیر در دل مرید خود را
می بیند۔ توجہ بصورت پیر کارے مرتب است اندک چیز ندانی۔

اعتقاد مرید با پیر
مرید را با پیر چہ سہم
اعتقاد باید داشت

(۸۸) و اقل اعتقادیکہ مرید را بر پیر باید کہ بداں لابدی است و بے
ازاں چارہ نیست آنکہ مرید داند کہ پیر ہر چہ میکند باذن من اللہ میکند
والبتہ بداند کہ ہیچ قدمے از قدم پیر او بیشتر نیست و دراں ایامیکہ
اوست بداند کہ ہیچ کسے از و بالاتر نیست و اگر بنوعے محقق شود کہ دیگرے
از پیرش بیشتر است مثلاً فرض کنیم پیر پیر است باایں ہمہ ایں قدر داند
انچہ مرا از پیر دست بدہد از پیر پیر دست ندہد و من بہ پیر پیر بہ پیر رسم
و اگر ازینجا خواہم بطرفے دیگر توجہ کنم ایں توجہ از دست برود و او البتہ
بدست نیاید و اگر ہم بر پیر متعلق متوجہ ماند پیر پیر رحمتے و لطفے نماید داند کہ
مسکین صادق است عقد عقیدہ کہ بستہ است مستحکم تر است و ہم ہواں
نیست۔ حکایت خدمت شیخ الاسلام فریدالدین و خدمت شیخ قطب الدین
و خدمت شیخ معین الدین قدس اللہ سرہم بارہا گفتہ ام شنیدہ باشی۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از معاذ رضی اللہ عنہ پرسید ہمہ شب چہ کنی گفت
ربع شب درود میگویم باقی بعبادت مشغول می باشم گفت اے معاذ
اگر توانی درود زیادت کن بعد چند گہہ ہماں سخن پرسید معاذ رضی اللہ
گفت تا نیم شب درود تو گویم باقی بعبادت خدا مشغول می باشم گفت
اے معاذ اگر توانی درود زیادت کن بار دیگر سوال را معاودت شد گفت

یارسول اللہ سہ ربع شب مشغول بدرود تو باشم یک حصہ بہ بندگی خدا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اصبت فالزہ واکنون ترا چہ گمان
رود کار خدا بہتر یا درود مصطفی کہ او آں می فرماید مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میداند کہ معاذرہ بدو بخود نتواند برد اما اگر من واسطہ می باشم عن قریب منزل
بسر میرسد۔ ہمیں گمان برمرید و پیرو پیر پیر۔

(۸۹) واگر پیر کارے فرمودہ باشد و وقت نماز در آمدہ بجائے فریضہ
جماعت شدہ و بتواں اگر آں جماعت فوت شود جماعتے دیگر بوقت تواں
رسید کار پیر را مقدم دارد کہ آں رفتنی نیست و در تاخیر آں زیانے فاحش است
ترا آں قدر باید دانست پیر بشر است بشریت باوے باقی است و خداوند
سبحانہ تعالے از جملہ نسب و اضافات منزہ است در کار او اگر تاخیرے
شود او باز در غضب نیاید چہ غضب بروے اعتبار نیست اما غضب پیر از
خاصیت بشریست بسیارے در کار او بحذر باش۔ و نخواہم کہ مقربان
و نزدیکان پیر را ہیچ چیز بر نجانی کہ او بشر است و بشریت باو نیست وایں
کساں تا چہ محل و تا چہ وقت باوے ترا ذکر کنند کار تو خراب شدہ باشد و
ترا از آں آگاہ نہ۔ اگر وقتے پیر را رنجانیدہ و او از تو رنجیدہ است با آنکہ
عفو کند اما آں گرہ در سینہ بر بستہ است تو بہوش باشی ہر بار در دلش
آید کہ ازیں شخص چنیں چیزہا زاید۔ ہر بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بر خواط الضاری رضی اللہ عنہ مزاج گرم کرے چند چیز کہ از وے بعد
از اسلام زادہ بود البتہ بزبانش آوردے و گفتے تو ایں چنیں کس ہستی

فرماں پیر را بر ہمہ مقدم دارد و در رعایت احترام ملازمان و مقربان پیر بسیار بحذر باشد

وآنکه ہر بار خطبه میکردے وگاه گاہے ایں سخن در خطبه فرمودے نه آنکه شما آنانی
که سنگ می پرستیدید و مردار میخورید و بچگان را زنده میکشتید و صله رحم
قطع میکردید عزت شما بما شد و ہدایت بما یافتید و امثال آں نه آنکه گذشته
ایشاں بزبان میراند و ایشاں را تقریع و توبیخ میکرد و دلہاے ایشاں را
بداں شکسته میگردانید ازیں تقریع و توبیخ کدام سخت تر باشد که گوید کنتم
ذلاً فاعزکم اللہ بی اگر در شما عقلے بودے و شما دانا بودے و در شما حکمتے
و فہمے بودے شما سنگے تراشیده نمی پرستیدے عاقل غیر خدا را نپرستد
دانی ایں کدام طعن است و لے طعنے عامے نه بر یکے و فعلی ہذا ترس از پیر
بیشتر از ترس خدا باشد شنیده در مذہب امام مالک اگر کسے سب باری کند
پس توبه کند توبه او مقبول است غایت ما فی الباب مرتد شده باز از ارتداد
باز گشته اما اگر سب نبی کند توبه اش مقبول نیست البته بکشند زیرا چه نبی از
عالم نسب و اضافات است دشنام میکه او را دہند وہم الحاق است مثلاً
گویند والعیاذ باللہ منہا که آں نبی کاذب است دشنامے صریح است کذب و
صدق نسبت به انسان دارد پس آں از امور نسبی است وہم آں دارد که بد الحاق
شود اگر او توبه کند توبه او قبول نکنند زیرا چه او را واں ورطه داشت اما سب
رب صورت الحاق ندارد ہیچ اعتبارے زیرا چه او از جمله نسب و اضافات
بیروں است غایت ما فی الباب کسے دلیری کرده است بے ادبی کرده
است توبه کند عفو باشد۔

(۹۰) و در ہر که معلوم شود که پیر را نوعے اہانت کند بصریحے و کنایتے

بر عقیدہ اندیسیار دوری گزینند

واشارتے ازو چناں تبرا کند کہ مرد زاہد از وجود شیطان واگر مداہنت و مدارات را بمصلحتے روا وارد آں مرد مداہن باشد و مداری بود از حالش آں معلوم شود اور احمیتے در طبیعت او از طرف پیر نیست۔ چنانچہ علوی لشنیدن نام یزید چونہ میشود ہمچنیں مرید دیدن مخالف پیر و دیدن بد معتقد پیر و آنکہ بر پیر طعنے تشنیعے کند ہمیں مثال دارد۔ شنیدہ باشی الحب للہ والحب فی اللہ من اوثق عری الایمان۔

حرمت داشتن جامۂ پیر و تبرک جستن ازاں

(۹۱) آں جامہ کہ از پیر یابد خصوص انچہ ملبوس باشد آں را حرمت دارد پائمال نکند مگر بساطے یافتہ باشد یا نہالچہ یا غیر آں کہ لابدی است قدم بروے بدارد۔ و در حالت کہ طہارت و وضو نباشد آنجامہ را بدست نگیرد و نزدیک نیارد و در استعمال ندارد۔ والبتہ در آں کوشد کہ در اوقات متبرکہ و در ایام متبرکہ چنانکہ اعیاد و غیر آں بداں تبرک گیرد و آنرا بر خود دارد و شفیع حال خود سازد

حرمت داشتن جائے نشست پیر

(۹۲) جائے نشست و بود پیر را حرمت دارد چنانچہ او را پشت نمیداد و نمی ایستاد و بتواضع و انکساری استاد ہم چناں جائے نشست پیر بایستد و بداں سمت روے بر زمیں آرد گوئی او نشستہ است و پائے پس بازگردد و روح او را دراں مقام مشاہدہ اند او از ارواح خلاصہ است

ارواح خلاصہ را طی مکان و طی زماں است

و ارواح خلاصہ را طی مکان و طی زماں است ہمدراں ساعت واحد پیر در مدفن است پیر در مجلس است پیر در مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ است اگر کسے از مریدان دل را صاف شفاف کردہ است ازو پرس کہ او گوید آرے سخن ایں است کہ او میگوید۔

ربط قلب بہ پیر

(۹۳) من دریں جملہ کہ با تو گفتم ربط قلب کہ در کتابہاے سلوک مینویسند درابتداے ذکر یا در شغل ذکر ربط قلب بر پیر مستقیم دارد من دریں عبارت تمام گفتہ ام ترا خداے تعالےٰ فہمی دادہ است دانستہ باشی۔

مرید را باید کہ پیر را از اصحاب شیخ را بنعمتے مخصوص تصور کند

(۹۴) ہر یارے از اصحاب شیخ را باید بنعمتے مخصوص تصور کنی۔ پیر آبے عمیق رواں است ہر طرفے از وے جویہا بردہ انداز ہر جوئیکے در کشتے آب رسیدہ تخمے کہ دراں زمین ریختہ اند تخم برآید ہماں بار آرد۔ جاے جو جاے گندم جاے شالی۔ ہر یکے از پیر نصیب گرفتہ است اما بحسب استعداد او فیضے بدو رسیدہ است۔

مرید را اتباع پیر در امور بشری اتقیا باید

(۹۵) و در امور بشری پیر در اتباع آں اہتمام نورزی تو بشری خود را میدانی بچسے کہ ترا زیانکار نیاید آنقدر اتباع کن مثلاً پیر اکثر النساء او اغلب تقر با ہست ایں اتباع را ہوس نبری نگر در خود ایں معنی یا ایں قوت احساس کنی و کذلک در بشریات دگر۔ اگر در پیر احساس کنی کہ ذخیرہ میکند آنجا نیز ہمیں حکم دارد در باب پیر ایں تیقن باید کرد کہ او ہر چہ ذخیرہ میکند باذن من اللہ میکند و ہر چہ خرچ میکند باذن من اللہ میکند پس در جمیع امور اتباع نباید۔ در معاملات اتباع است در الٰہیات نہ۔ من در بعض امور مبالغہ میکنم سبب آنکہ ہر مردم را در فہم نیاید۔ پیر را ہمچو شجرہ موسیٰ تصور باید کرد و کلامیکہ موسیٰ علیہ السلام از شجر می شنید کلام پیر را ہمچناں بباید دانست۔ ایں استحالتے نہ پنداری کہ در وراے شجرہ او تعالیٰ سخن گوید یا آفریند اگر وراے زبان کسے سخن گوید چہ محل انکارے ہمبریں قیاس دست و پا و چشم حدیث قدسی بی یسمع

اتباع پیر در معاملات است و در الٰہیات نہ

وبی یبصر شنیدہ باشی دراں چہ بیان زیادت کنم۔

تحقیق کلام پیر از متفقہ نکند

(۹۶) واگر پیر سخنے گوید تحقیق آں از متفقہ نباید کرد تحقیق آں ہم از پیر شود فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ہمیں بیان کردہ است اہل الذکر اہل مشاہدہ اند اہل معاینہ اند۔

مرید را پیر پرست باید بود

(۹۷) چنیں گویند کہ مرید پیر پرست باید یعنی پیر مظہر انوار لاہوتی است ورائے او تجلی رب است تعالی پرستیدن او نیست پرستیدن حق است پس فایدہ ایں صورت درمیانہ چہ باشد برائے تثبت حضور را زیرا چہ صورت پیر مشاہد و معاین تو است عین بعین تصور می شود تصور غایب باسمہ غایب است خطرات ولمات ووساوس آنجا بسیار مزاحمت دارد۔

مرید را دو کار است تخلیہ وتجلیہ

(۹۸) مارا دو کار است تخلیہ وتجلیہ۔ تخلیہ عما سوی اللہ تجلیہ التزام توجہ اللہ۔ اصل کار تجلیہ است تخلیہ برائے تثبت ایں تجلیہ است بینہما ملازمت کلی است فکلما تخلی تجلی وکلما تجلی تخلی۔ چنانکہ فنا وبقا حضور وغیبت۔

تصور پیر

(۹۹) وتصور پیر را ایں چنیں کنند کہ خود را در محضر او در مجلس او حاضر تصور کنند ویا پیر را درون دل تصور کند یا خود را عین پیر تصور کند۔ ایں نیکبختاں دانند ایں مراقبہ نیست ایں مشاہدہ نیست ایں مکاشفہ نیست ایں معاینہ الیست یعنی عین بعین۔

دوستی ومحبت پیر

ودوستی پیر آں باشد کہ ہیچ چیز او را از پیر دوست تر نباشد۔ اگرچہ زن وفرزند وہرکہ ہست واگر وقت مردن بیاد پیر میرد زہے کار۔ بسیار صوفیاں اند کہ پیر را ہمچو استادے ومعلمے دانند اما میاں ما وخواجگان ما پیر معشوق ما است وما عاشق پیریم۔ ہیچ یکے را بازاد او نہیم ونداینم کہ

جنید رضی اللہ ازو بہتر بود و یا بایزید رحمۃ اللہ علیہ یا کسے دیگر یا آں عدیل و بدیل
ایشاں است۔ ما پیر و مصطفٰے و خدا را یکے دیدہ ایم یکے دانستہ ایم من آں
دو بیت را کہ گفتار او حد کرمانی است رحمۃ اللہ علیہ از زبان خواجہ خود
شنیدہ ام

بیت

گفتم کہ پیامبری تو یا پیر ‏ گفتا کہ دوی ز راہ بر گیر
چوں نیک بدیدم ایں نکو بود ‏ او و من و پیر ہر سہ او بود

آنکہ بدانی کہ از فرمان پیر تفاوت نمی کنند بدانی کہ او نیک بخت است
پیر سفیر اللہ است ایں خزانہ الٰہیہ است ہر چہ ترا رسد ازو و از دست او رسد
(۱۰۰) بر مبتدی فریضہ باشد ہر حادثہ و واقعہ کہ او را پیش آید پیش پیر گزراند
و اگر پیر آنرا تعبیرے و تفسیرے فرماید یا نہ و ذلک مفوض برائیہ و ترا گزرانیدن
ناچارہ باشد۔ اما متوسط و منتہی را باید ہر چیزے پیش پیر نگذراند مگر چیزے
کہ بدو بر وگذر او نسبتے دارد۔ چنیں ہم باشد کہ مرد نارسیدہ راہ و کار ناتمام
کردہ را چیزے نمایند کہ مرداں انتہا را غیرت و عار از سر ایشاں بر آرد آں قدر
زیانکار ایں مرید باشد ناگہاں غیرت بکار شود نہ توانائی و آں دیدار و از
پیر سرے بتعیین نطلبد و آنچہ نقد وقت او باشد بر ہر کسے از اں حکایت
نکند۔ و ہر واقعہ و خوابے کہ بیند اگر چہ انبیا و اولیا را بیند مقابل آں فضل
نباشد کہ پیر را بیند۔ و جملہ پیراں را برہ و براصل داند و رہ پیر قریب تر و
سود مند تر بیند۔ و در نماز پیر را تصور طرفین کند یا خود او را امام خود بیند یا در
دل خویش داند و خطابات قرآنی را اگر در غلبہ وقت با پیر می شود بداں التفاتے

نکند و بداند ان متاع البیت یشبہ رب البیت پیر ہم از انجا آمدہ و کو
و پرتوے از انجا آوردہ است۔

درسماع حمل بر پیر باید کرد

(۱۰۱) و در سماع البتہ حمل بر پیر باید اگر طلبے و اگر وصلے و ہجرانے و اگر نظارۂ
جمالے و حرکتے و سکنتے ہم با پیر خوشتر آید۔ ایں حکایت از شیخ نظام الدین
قدس اللہ سرہ العزیز درست تر بشنو او گفتہ است قدس اللہ سرہ حق خرقہ شیخ
ہر بیتے کہ از گوینده شنیدم جز بر ذات پاک شیخ حمل نکردم نگر کہ حالت سماع چہ
نازک حالتے است و شیخ نظام الدین محمد بدادنی را رحمۃ اللہ علیہ دراں حالت
جز خطرہ بر پیر چیزے دگر نیست اللھم اھدنا الی سواء الصراط۔

پیر را مثال ساقی تصور کن۔

(۱۰۲) پیر بر مثال ساقی تصور کن کہ شراب محاب و معارف از دست او
تواں یافت۔ شنیدہ کہ فردا مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ساقی باشد تشنگی زود مگر آنکہ
از دست او قدح نوشند پیر راہمیں داں مرتضیٰ سرور مشائخ است پیر نائب
او است للنایب حکم المنوب می باید دانست۔

مرید را اتباع پیر واجب است اگرچہ از پیر پیشتر رود

(۱۰۳) و اگر مرید از پیر پیشتر رود باید کہ اتباع او نگذارد و در صف مشائخ
فردا آمنا و صدقنا او را پس پیر ایستانند باہمہ مرتبہ کہ او را است او را بنام پیر
خوانند مگر آنکہ روشے و ورزشے بر حسب زمانہ یا باذن من اللہ یا باجتہادے
صادق او را روی نماید ایں اقسام ازیں جملہ مستثنیٰ باشد۔ باایں ہمہ کہ مرید از
پیر پیشتر است توجہ با پیر میکند۔ ہرچند کہ شرعاً معصوم نیست و خوف عاقبت
بر ہمہ باقی است با پیر جز آں گماں نبرد کہ او مقبول و موصول است و ایں را
یقین داند و ایں اعتقاد بر یک فرد نیست کہ اکثر مومنان ہمچنیں اند و ایں چنیں

پیر را اعتقاد درست دارد کہ او مقبول و موصول است

باشد و ایں در شرع قادح نیست و اگر نه توجه درست نیاید۔

(۱۰۴) و اگر پیر را در خواب یا در واقعه و یا بنی را بحالت منکره بیند آنرا بدو نسبت نکند بحال خود کند بداند که حکایت حال من است که مرا بدیں صورت میکنند می نمایند۔ یا خود بداند که در جهاں حادثه شود که حالت خلق خدا بدیں آید۔

(۱۰۵) و البته مصاحبت و مجالست جز با معتقدان و با پیوستگان پیر نباشد۔ و هر چه در ره پیر بدل کند منت آں بر سر و چشم خود نهد و شکر بجا آرد که ایں همه برکت پیر بود که موفق بدیں شدم۔ و آں سنجتے که پیر برو نهد سبب مزید خویش داند۔

(۱۰۶) و اگر پیر جمیل باشد و مرید را عشق بر جمال ظاهر او افتد زہے سعادت آں مرید و زہے رہے نزدیکتر که بحق او را بود محمد حسینی ادام الله حیاته ابتلائے یا پیر داشت که اگر با تو گویم استماع آں در تحمل تو نباشد و اعتقاد چنیں مستحکم باید که از دیدن خارقے و غیر آں مستغنی باشد۔ و کلی و جزی خود پیش پیر عرضه دارد۔ مگر آنکه پیر صاحب قبول باشد و آینده و رونده بروے بسیار بود گفتن دشوار باشد۔ دریں باب هم بدل توجه شود و کار آں پیر گذارد و خیریت آنرا هم بدل از پیر طلبد۔ و باید که ایں مرد را در جمله امور جهانی و شادی و غم همه با متعلقان و مریداں پیر باشند و صحبت جز با ایشاں نکند اگر چه مرد عامی یا از احتراف است متشبه هم ایں چنیں مردے را گویند۔

(۱۰۷) پیر بمثال مرضعه است و مرید بمثال رضیع۔ رضیع اگر از مرضعه در ایام رضاع باز ماند ضایع شود و چوں آں ایام رسد که آں ایام را فطام گویند

ہیچ حال مرید از پیر استغنا نباشد

یعنی از شیر جدا شود ہم از تربیت دور شدن ضیاع او باشد تا آنجا رسد که او خود را
تواند شست و خود را خود از موذیات و از مہلکات باز تواند داشت ہم از
تربیت مستغنی نشود و اگر نه خراب گردد و ابتدا اکلی نباشد۔ بعد آنکه ایام رہوف
آید ہم احتیاج تربیت باقیست ورنه نجیب نشود بے ہنر آید۔ و بعد آنکه
در ایام بلوغ آید آں ایام دیوانگی و مستی است آغاز ہواہا و ابتدائے شہوتہا
است جائے افتند که غرق ہواہا شد از انجا ہم بیرون آمدن دشوار باشد
مگر صحبت دانائے حکیمے عالمے۔ و بعد آنکه ایام شباب رسد خود مراد شود
جہان را تجربه نکرده است چیزہا پیش آید خیر و شر آنرا اندحوادث و طوارق بیشتر
و بیشتر نیامده است نشنیده۔

بیت

مرد خردمند هنرمند را — عمر دو بایستے اندر شمار
تا بیکے تجربه آموختے — وال دگر تجربه بردے بکار

از ایام جوانی تا بکہولت یک عمر است۔ از کہولت تا بشیخوخت و کہنگی روزگار
دوم عمر است۔ مرد با تجربه و ہر چیز را شناخته و ہر یکے را بدیگرے داشته و
دانسته و برمحل او قرار داده۔ المقصود مبتدی که ہیچ ره روی کار نیافته است
بر مثال رضیع است اگر از پیر جدا شود ہلاک گردد ہیچ چیز از و نیاید۔ ایام فطام
بر مثال آنست که مبتدی را شئے مائی از غیبیات برو ظاہر می شود چنانکه
نورے و نارے صورتے دیدن آوازے شنیدن خوابے و واقعه مرحوئے
دیدن۔ و آں ایامیکه خود را خود تواند شستن و خود را خود از موذیات و مہلکات
نگاہداشتن رشدے و روئے نمود است و رشدے پیش آمده است

دربعض اوقات تنبیہہ می شود در واقعہ یا در خواب یا در بیداری و ایام رہوف
بداں ماند کہ اول قدم در مقام توسط نہادہ است و کمال آں پیش نیامدہ
گاہ گاہے تلوینے می شود و استتارے بداں می افتد این نیز ایام غرورو
سرور است و غرور و سرور خالی از شرور نباشد خود را چیزے داند و بداں مغتر
گردد زیانکار وقت او باشد۔ آنزمانے کہ حکایت ازاں زیاں کردن ہمیں
باشد کہ از آتیات و جائیات حرماں پیش آید صفائی واردات نباشد
و نقیہ صادرات نشود۔ اما چوں ایام بلوغ آید وقت دیوانگی و مستی است
تجلیات می شود کشوفات پیش می آید و آں تجلیات و کشوفات او را بر ہی
می برد و تحمل برنا شایستہ دارد بگوید تو ازاں من و من ازاں تو میاں ما بیگانگی
نہ از اینہا چرا باز می مانی ایں بیچارہ محروم شدہ از بسیار مزید و از شہود غیب
محروم گردد۔ جہاں آں درجہاں عارفان دریں غرقاب خلاب افتادہ اند والبتہ
سر بر آوردن نتوانستہ اند کشیدن زیرا چہ چیزے است ملذوذے
مرغوبے ہوائے با فضلے و نوالے او میگوید خدا میفرماید و مرا بدیں میدارد
و بدیں از بیگانگی دور مکیند میگویدان لکل ملک حمی وحمی اللہ محارمہ او
میگوید در حمی کسے درآید کہ در محارم باشد معاذ اللہ من ہذا المقال الواہی
آمدیم ایام شباب بداں ماند مرد چیزے تجربہ کردہ است و حقایق و
معارف را کماہو شناختہ است و لکن او تعالیٰ مکار است وَمَكَرُوا
وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ازیں جملہ حکایت کردہ است او را از آں
نماید و بداں دارد کہ او از ہمہ خود را فایق و بہمہ چیزہا ذایق بیند و در واقعہ

درکمین چیزے دارد کہ نظر ایں ازاں دقیقہ غافل است۔ اینجا نیز کسے باید کہ او پختہ کار باشد و سوختہ روزگار باشد و بسیار تقلبات و تحویلات او را نظارہ شدہ باشد و بسیار مکرہا بر دباختہ باشند و بسیار بار آئینہ را بر روے او داشتہ اند و گفتہ اند کہ ایں روے آئینہ است و در واقعہ آں پشت آئینہ است کرّات و مرّات در غلط و خطا انداختہ اند دریں بحر و دریں شطّ بسیار غطّ و غطّ و رفع و وضع دیدہ است بسیار تموجات و تمرجات بحر را تجربہ کردہ در صحبت ایں چنیں مرد شاب کہ تا بکہولت رسیدہ است از بسیار کمینہا و مکرہا خلاص یابد و اگر آں پیر را پرسی او گوید ہنوز در تقلبات و تحویلات ہستم و از مکر خالی نہ ام سخن بر تو راست میگویم اگر مرا پرسی بدبخت کیست گویم آں کہ از فرمان پیر جدا شد آنکہ صحبت پیر را ترک آورد خود را بہواے خود و مراد خود داد ہلہ ہش باش بہر حالتے کہ ہستی و تا آنجا کہ رسیدہٗ اگر صحبت پیر میسر است نگذاری۔ اینجا جزئیاتے است دقیقہٗ و لطیفہٗ است کہ ہر نظرے و ہر بصیرتے آنرا احساس نمی تواند کرد۔ و من ہفدہ سال قریب در صحبت شیخ خود بودہ ام باخود گمانہا داشتم چوں او از سر من رفت محقق شد کہ بسیار کار باستے کردن کہ آں احتیاج بحضور او داشت اما چوں باز ہم بدو بر بستم چنانچہ حق بربستن است او از من غایب نشدہ و تربیت بساعتہ فساعتہ از من دریغ نداشتہ تا آنکہ ایں کہ گفتم از فہم خود نہ بمجرد علم۔ ہیچ معلوم تو ہست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحابہ رضوان اللہ علیہم چہ تکمیل کرد و بعد از فوت او از ایشاں چہا زد ایں حدیث منع میکند اذا ذکر اصحابی

بدبخت است آنکہ از فرمان پیر جدا شدہ صحبت پیر را ترک کردہ او بہر حالتے کہ ہستی و مرد تو کہ حاصل کردہ صحبت پیر نگذار

مدت صحبت مصنف حضرت با پیر خود و اوشاں را در شوارہا در سلوک پیش آمدن بعد از رحلت پیر و امداد از روحانیت پاک اوشاں

فاسکتوا وگرنہ شمہ میگفتم۔ ہمیں قیاس پیراں و مریداں راگیر۔ وآں مریدیکہ
اوراجاہ ودرسر باشد خودرا بجائے رسیدہ بیند وقوت رسانیدن ہم درخود
احساس کند خواہد کہ البتہ از پیر جدا گانہ شود لبری وسروری پیشہ گیرد وتحقیقت
ذوق حقایق نگرفتہ است وچنیں وانم آنقدر ہم بصور واشکال غیبی اورا ابتلائے
وگرفتارے پیش نیامدہ است اگراں نوع نقد وقت او بودے او بدینہا میل
نکردے او از خود واز مقصود خود فارغ است فراغت می بیند آنکہ ایں
وہمیات وایں خویلات مزاحم وقت او می شوند وایں بیت نشنیدہ است۔

بیت

مرا بخانہ خمار بربد وبسپار   دگر مرا بغم روزگار مسپاری

(۱۰۸) ودیگر اگر ترا قوت ارشادے وہدایتے شد آنکہ خود را نصب ایں
کار کردن چہ معنی دارد نہ آنکہ نظر بظاہر کار است مگر آنکہ قہرے از پیر باشد وامرے
از مصطفےٰ شود وتہدیدے از خدا رسد اگر ایں چنیں کسے دریں رہ قدم نہد ودست
فراز دو خواص وعوام را دعوت کند شاید۔ واگر پیر را مصلحت افتد کسے را بے
آنکہ مقام ارشاد وارد اورا فرماید دست توبہ دہد بقدرے کہ او دست مرداں
را بداں دعوت کند شاید پیر بسبب عہد آخرالزماں کہ توبہ کردن ہم عزیز کار است
فرمایدنکو کاریست ایں اما اگر مرید پیر را بعد پیوند وارادت طلب درسر افتد و
پیران گفتہ اند ہر کہ پیوست پیوست بدوم جا توجہ کردن ارتداد باشد اکنوں
اینچنیں بیچارہ ضایع ماند واز و بدیگرے نتواند رفتن ودیگرے اورا دستگیری
نکند سبب آنکہ اورا متوجہ الیہ متحد نیست پس راہ او زدہ باشد۔

(۱۰۹) البتہ از پیر علمے کہ در اصول سلوک محتاج الیہ نیست مطالبہ آں

بعد حصول اجازت از پیر بعید ... در دست گرفتن چرا ... احتیاط باید کرد

مطالبہ از پیر مطالب علمی

نکتہ کہ در سلوک محتاج بود نیست و از پیر منتظر خارق عادت نباشد

علم نکند و البتہ منتظر آں نباشد کہ از پیر خارقے بیند۔ دریں باب چند احتمال دارد۔ پیر خارق دارد اما اذن باظہار خارق نمی یابد یا او خود اظہار نمیکند سبب آنکہ قصہ فاش شود مردمان وقت او را غارت کنند یا خود امتحان دارد کہ بہ بینیم میاں پیوستگان کہ بر شرط اعتقاد است و کہ متوہم و متخیل است ہر کہ برویت خارقے معتقد شد او مردے متوہم و متخیل است برا عتقاد او اعتمادے نیست و آنکہ او یقین دارد کہ پیر کشف یقین دارد معتقد او را شمرند۔

مرید را بے رہبری پیر در سماوات عروج نیست و ایں عروج بچند طریق باشد

(۱۱۰) و بہ تحقیق است مرید را بے رہبری پیر در سماوات عروج نیست واں کہ عروج شود بچند طریق است۔ یکے ہماں پیر یا کسے بجائے پیر او را در کتف خویش شاند و گوید مرا محکم بگیر بالتزامے و التصاقے سختے تا آں کہ بالا برد بقوت طیران خویش درے پیش آید پیر زود دست براں در زند در نبیان پرسند کیستی تو او بگوید فلاں بن فلاں و آں مرد از آنہا است کہ بارہا رفتہ است و کسے را بردہ است و بنام او در میکشا نید گویند کرا برآوردی گوید فلاں بن فلاں را و از ان من است و او را دریں مرتبہ رسانیدہ ام کہ تا اینجا آید بعد آں برود در بکشا نید القصہ بطولہا است ما مقصود من ہمیں قدر بود۔ و دیگر ابیارند براں دابہ سوار کنند معلوم نباشد کہ آں دابہ در رہ میرود یا میپرد اما بچند پلک زدنی او در سماوات رفتہ باشد۔ و دیگر باشیب شکلے پیش آید و یکے پیش شدہ الی اللہ الی اللہ خواند طرف خود ایں دنبال او شدہ برود۔ ایں ہمہ چیز بے رہبری پیر نتواں رفت۔

مرید را از الہیات ہرچہ

(۱۱۱) و ہرچہ از الہیات پیش آید پیش پیر گفتن لابدی باشد خصوص

اول حال پس آں کہ مرد پختہ و قوی حال شدہ باشد ہر چیز را خود تعبیرے میکند
واشارتہا فہم میکند اکنوں کار بدست اوست او داند۔

(۱۱۲) و پیر را در قالب خویش بجاے جان خود تصور کند بلکہ جان جاں
واگر در او عیہ در غلبہ حال خطاب بر پیر کند ازاں استعاذہ نکند و آں را شرے نداند
مرد مغلوب است بچیزے مخصوص و ما خوذ نیست و موجب آں سرے است
کہ با پیر است تھرآں سر بریں می آرد کہ او را از و تمام بستاند۔ و اگر در صورت پیر
جمالے نباشد تصور آں صورت بتصور پرتو نور قدسی کند تا چناں شود کہ آں پرتو نور
قدسی او را بیاراید و جمالے بکمال بخشد۔ و اگر بیند پیر در روے تصرفے میکند
تعبیر کند کہ از خلاصہ او و خواص او نصیبہ شود و اطلاع بر تمام اسرار او شود و اگر
برعکس افتد بداند کہ آں مرد جاے رسد کہ پیر را ازاں رشک و غیرت آید و پیر
خود را ازاں مرتبہ دور بیند و پیر را از و نصیبہ وافر شود و بواسطہ او مریدے بیشتر
باشد پیوستگان بجاے رسند و بواسطہ او پیر را ذکرے و نامے میان
مرداں باشد۔

(۱۱۳) و البتہ در نظر پیر خود را بصورتے آراستہ نماید آنچناں کند کہ پیر
بداند کہ او صالح و طالب و واصل است چنیں و چنیں کسے است۔ پیر مرد
کامل است و خداوند میگوید انا عند ظن عبدی بی چوں آں پیر درباب
او ایں گماں برد کہ او را از خداوند تعالیٰ ایں نصیبہ است ہر آئینہ آں بدو رسد
و اگر گماں ناشایستہ برد خوف آں باشد کہ او را آں پیش آید کہ
ظن المومن لا یخطی۔

چنیں آید پیش عرض کرد
لابدی است
مرید پیر را در قالب خویش
بجاے جان بلکہ جاں
جان خود تصور کند

مرید را پیر بیک در نظر
خود آراستہ نماید

مرید اگر با ابدال و اوتاد ہم ملاقی شود از ہمہ روگردانیدہ رو بہ پیر آورد

(۱۱۴) و با ہر کہ او را مقابلہ شود اگر با ابدال و اوتاد و یا خضر علیہ السلام و ارواح خلاصہ و غیر آں او از ہمہ روگردانیدہ رو بہ پیر آورد۔ و اگر از پیر سخنے از حقایق و معارف بشنود آنرا اصول نسازد و مسئلہ براں تفریع نکند و ہر چہ در حکایت و سخن پیر فرماید آنرا حجت نسازد و ہر چہ او را فرماید او را آں باید کرد۔ و البتہ زلت پیر را حجت نسازد مثلاً پیر در محلے غضبے افراطے کردہ است ترا نشاید پس روی آں کنی و تو ہم ہمچناں غضب رانی گفتہ اند زلت پیراں حجت ساختن بدبختی است اگر پیر سماع عورت شنید ترا نشاید عورت را پیش بنشانی و سماع او شنوی و رقصی گفتہ ام کہ پیر ہر چہ میشنود از خدا میشنود و ہر چہ میکند با خدا میکند ترا اینجا مدخلے نیست۔ و اگر پیر از آیندہ و یا از شنوندہ حکایتے گوید و آں بر خلاف افتد ترا نباید اعتقاد نوعے دگر کنی۔ ایں شعوذہ گری آلہیات است تو اینجا نرسی جملہ محققان و عارفان و اولیا و انبیا اینجا گم اند اطلاع بحقیقت کسے را میسر نیامدہ است۔

مرید اگر پیر را در خواب یا در واقعہ مقہور بارے بیند بدگمان نشود او را پلید دانست مقرباں حق را ایں چنیں معاملات بسیار افتند

(۱۱۵) اگر پیر را در خواب یا در واقعہ بینی کہ پیر مقہور بار بسیت مر ترا نمایند کہ او مردود حضرت است بدگمان نشوی او را با دوستاں خود بسیار از نہار و دو اجانب را خبر نباشد ہماں دوستاں دانند بسیار باشد کہ دوست مر دوست خویش را دشنامہا دہد و انکارہا کند و بیزاریہا ورزد و در دلش آں دوستی باشد کہ حد وصف و اندازہ گفتار نبود۔ یکے را شیخ الاسلام و سید القوم و رئیس الناس خواند و ہم ہمچنیں خطاباتے کہ مردم عظام است و باز یکے دگر باشد او را رند خواند لوندے خواند نقارو مزور گوید و عربدہ ناک خواند و دیگر دشنامہاے چندے کہ مرا گفتن خوش نمی آید۔ آنانکہ مقدم گفتم آں حکایت بزرگان و سراں

سروران است۔ دوم کہ گفتم صفت مقربان و محرمان است کہ میان و نفر بیگانگی نیست او را جز بطریقہ بے ادبان نمی خواند۔ دیدہ و شنیدہ باشی بچہ را کہ تو دوست داری بنامے ولقبے صغیر و محقر خوانی از بس دوستی و ہوا خواہی و بجز ئیاتے محرم می باشد باوے کہ دراں جزئیات جز ایں کلمات نیاید کنیزک بچہ و کودکے دگر کہ در بعض بشریت تو محرمند باوے چنیں بود و حکایتہا ئیکہ ازاں تو او داند کسے نداند آں فلاں خواجہ و فلاں شیخ و فلاں ملک ایشانرا ازینہا خبرے نباشد۔ شعورے نبود۔ حکایت ابراہیم خواص و یوسف حسین گفتہ باشم و تو بارہا از من شنیدہ باشی مکرر چہ کنم۔ مصراع

اینجا رسد زورق ہر سودائی

وحکایت شیخ فرید الدینؒ و شیخ بہاء الدینؒ ہم بارہا گفتہ ام و تو شنیدہ لئن اشرکت لیحبطن عملک آخر ہم ازیں قبیل است۔

(۱۱۶) و یکے کلّی می باید کرد سخن فقیہ را بر معاملہ و کلام وجیہ برابر کردن مصلحت نیست۔ چہ گویم با تو بعض فقہا ہم چنیں گویند ہر کہ گوید در دنیا خدا را دیدم بکفر کافر است ہر کہ ایں سخن بگوید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ واگر توفیق یابد بنوعے پیر را خدمتے تواند بچیزے بدمے و قدمے بمالے بمنال منت بر جان خود نہد و شکر پیر بجا آرد کہ مرا بدیں توفیق داد و اگر عنایت پیر نبودے مرا ایں توفیق نبودے و البتہ روزے و ساعتے خالی نباشد کہ برائے پیر را من اللہ مددے طلبد و دعائے کند و درازی عمر او خواہد و مزید قربت برائے او را خواہد ہر چند ازیں چہ زاید و چہ کشاید ابدیں چیزہا

سخن فقیہ را بر معاملہ سلام
و جیہ برابر کردن مصلحت نیست

پیر را خدمتے کہ میسر آید
بر بنال منت بر جان نہد
از منت پیر بحال خود آرد
مرید را باید کہ برائے دراز
عمر و سلامتی پیر از خدا
طلبیدہ باشد

اخلاص و ہوا خواہی ورونہ معلوم شود ہر چہ بدست اوست آں میکند و اگر پیر
از جہاں رفتہ است بروح او چیزے دادن و چیزے خواندن۔ و ہمہ روز
و ہمہ ساعت خفتن و خوردن و نشستن و خواستن باید پیر پیر بر زبان او باشد

اعتقاد مرید با پیر

و مرید اپر سند پیر را با انبیا چہ نسبت می نہی گوید عقیدہ ما ہمانچہ ہست ہست
اما میاں بزرگان سخن تفرقہ نتوانم کرد و فیہ اشارۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ و جائے دیگر گفتہ و ما
من نبی الا ولہ نظیر فی امتی و جائے دیگر گفت علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل و بعضے افضل ہم گویند۔ ایں فضل ابتدائی نیست۔ اگر پس وی
محمدؐ گویند شاید۔ در دیباچہ ہا خواندہ باشی والصلوۃ علی محمد والہ صلوۃ
بر آں نگویند اما تبع نبی میگویند۔ بجائے بزرگے و سروریرا مہمان طلبند چند کسے
خادمے و غلامے کسے نعلین گرفتہ کسے چہ و کسے چہ برابر آں مرد باشند و
بجملہ طعامے و آبے و بخورے و مجلسے کہ برائے او را باشد ایشاں ہمہ دراں
شریک باشند۔ و بزرگے دگر باشد کہ ہمسنگ آں بزرگوار است اما دریں مجلس
او را استدعائے نیست آں ملازمان او و آں خادمان و غلامان او و اگر
ہمچنیں گویند کہ ما آں چشیدیم و آں دیدیم و آں خوردیم کہ آں بزرگوار ازاں
چیزے ندارد و اگر بداں مباہی و تفاضلی کند شاید ایں فضل آں بزرگوار است
نہ فضل ایشاں۔ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود الا و قد صبت فی
قلب ابی بکر پس در دل ابی بکر رضی اللہ عنہ آں ریختند کہ در دل مصطفےٰ
ریختند و مصطفےٰ بچیزہا مخصوص است اگر دریں محل گوید چیزے کہ مرادادہ اند

کسے راندادہ اند شاید۔ وگفتند انفسنا وانفسکم علیؓ نفس محمدؐ واثبت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ عنہ پس انچہ در محمد باشد در علیؓ رضی اللہ عنہ باشد مقابلہ ومحاذات میرود این ہم فضل تبعیت است نہ فضل اصالت۔ اکنون بر حسب بیان ما بر پیر اعتقادے کن اگر مرد نیک بختی۔

شرائط مرید طالب اند
معظمات سلوک این است
نخست مرشد و ہادی را پیدا کند

(۱۱۷) مرید طالب را چند شرط است۔ از معظمات سلوک اینست کہ نخست مرشد وہادی را پیدا کند۔ میان مرشد وناصح تفرقہ تواند کرد و تفرقہ کردن مشکل باشد۔ ہر یکے علی العموم زبان نصح کشادہ و متضمن نصح وانذار است

پیدا کند

چوں تفرقہ می شود کہ میان ایشاں منذر کیست وہادی کیست مرشد از دوزخ انذار میکند وبہ بہشت ارجا۔ کذلک قرب حق وابعاد از وے۔ این انذار آمد ہادی ہمیں میکند تفرقہ کردن بران طالب بیچارہ مشکل است تنکبختے او رجماً بالغیب وست بروست یکے نہاد و خودرا ازاں او کرد جان وجہاں خود را بداماں او بہ بست و در واقع او مرشد وہادی است بے آنکہ او بتمیز خویش اختیار کردہ باشد واگر بمنذر رسد و او ازیں جہاں خبر ندارد و شاید در وے انکار ہم باشد و من بسیارے شنندگان را دیدہ ام کہ ایشاں دعوت میکردند و از عالم ہدایت وارشاد ایشاں را شعورے نہ بلکہ تکلاً وانکاراً۔ اگر چنیں باشد کہ شخصے دعوت میکند والبتہ از گفتار او معلوم می شود کہ بمطلوب ومقصود قوم اشارتے می نماید معاملہ او بر حسب این

شرط دیگر اینکہ طالب

بایدکہ جوانمرد باشد

طائفہ است نوزوہ سہم گماں برند کہ مرد مرشد وہادی است۔ وشرط دیگر طالب را باید جوانمرد باشد ہمہ چیز خود را تواند باخت مال ومنال وجاہ و رسم وعادت واہل وولد ومسکن وبلد ہر چہ جز مقصود است از ہمہ چیز

شرط دیگر پاکی نفس

تواند خواستن۔ وشرط دیگر پاکی نفس وپاکی نفس حدے ندارد تا آنکہ میتواں تزکیہ کن نخست از مکارہ شرعی دیگر از اخلاق ذمیمہ چنانچہ حرص وحسد وغضب وشہوت

شرط دیگر ہرچہ کند آنرا از زنے نہ نہد

ودور بند چیزے ماندن محسوسے وملذوذے عقلی وحسی وشرط دیگر ہرچہ کند کند آنرا وزنے ننہد نداند کہ چیزے کردم۔ وشرط دیگر تنہا باشد اگر بادیہ وسرابہ میسر آید

وشرط دیگر عزلت وتنہائی وازصحبت زن دور ماندن

نکوتر باشد۔ شرط دیگر البتہ از صحبت زن دور باشد واگر مرد متاہل است جز بقدر احتیاج نزدیک نشود۔ وشرط دیگر اہتمام در حلال خوردن باشد۔ اگرزنا چنیں افتد حلال مشتبہ شود از طرف خویش احتیاطے کند۔ وغذا جز بقدر قوام

شرط دیگر اہتمام در اکل حلال

بنیہ نباشد تا چیزے طرف مخمصہ نگہ داشتہ شود۔ وبعضے صوم دوام راہم شایبہ از مخمصہ داشتہ اند۔ ابویوسف رضی اللہ عنہ میگوید الثلث یحکی حکایت الکل بل الربع ورونہ سیوم حصہ ایام مخمصہ است پس خالی از اثر او

شرایط دیگر

نباشد۔ ودر تقلیل آب بیشتر جہد نماید وایں سخن گفتہ ام وملازمت پیر برکاریکہ او فرمودہ است ودیگر ہرچہ اورا پیش آید بداں سرفرو نیارد واگر اورا چیزے پیش آید از اعیان وآثار آنرا چیزے نداند ودر پے آں وقت خویش بغارت نبرد۔ واندک خوابے کہ مرید کند باید کہ بغفلت نباشد خواب او میان خواب وبیداری بود۔ ودوکارے کہ اورا پیش آید خیر الخیرین را اختیار کند ونزدیک فہم طالب ہرچہ اصعب واشق باشد ہماں خیر الخیرین است۔ والبتہ مہوی نفس بنفس ندہد واگر بغلبہ شرہ وحظ نفسانی گرفتہ باشد کفارت شرط است برنفس سخت تر نہد۔ وفخر بشرف آبا واجداد بسیادت وشیخوخت ودانشمندی نباشد خود را از ہمہ شکستہ تر وخوار تر بیند وبداند ہرکہ خوار تر وشکستہ تر او بخدا

نزدیکتر۔ در ترجیح ملت و دین و مذہب آں کوشش کنند کہ ہماں مقصودش نماید و در توضی و طہارت آنقدر مبالغت نکنند کہ از وظایف و اوراد باز مانند و وقت بیشتر ہمدریں منصرم شود۔

(۱۱۸) بارہا سخنے علی العموم گفتہ ام دو کار لابدی طالب سالک است یکے تزکیہ نفس دوم توجہ تام۔ آں قدر کہ انبیا مبعوث بودند خبر ایں دو چیز نیاورده اند

(۱۱۹) و باید ترتیبے وہیئتے مخصوص خود را ندارد و در بند آں ہم نباشد و البتہ در فراغت وقت کوشد۔ فرض کنیم کہ اگر حالتے است تو طہارت نداری دل از مراقبہ و حضور خالی نداری دل را ہمیداں گرفتار دار۔

(۱۲۰) و برائے تزکیہ نفس را ہیچ شرط نیست جز مخالفت نفس و برائے توجہ را ہیچ شرط نیست جز دفع خطرات۔ مرتاضاں اجانب ہم ایں دو چیز با خود دارند و بے ایں دو چیز میسر نباشد ہرگز۔ اجماع جملہ ادیاں بر ایں است۔ ایں جامعے کلی است اغتنم۔ صحابہ را رضوان اللہ علیہم باہمہ جہادہا و باہمہ مسافرتہا و مشقتہا کہ می دیدند ایں دو چیز ایشانرا ملازم بود۔ و مرتبہ و درجہ ہم از ایں دو چیز بود۔

(۱۲۱) و طالب را سلامتی ایماں خواستن نیست او را بجائے کہ شود مطلوب مقصود است پس آں ہرچہ شود گو شود کہ جائے رباعی گفتہ اند

رباعی

در ہر دو جہاں ہرچہ شود گو شو گو   وز دور زماں ہرچہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش و سراز دو کوں   وز سود و زیاں ہرچہ شود گو شو گو

طالب را ہرچہ دہند او وراے آں طلبد

(۱۲۲) یکے کلّی طالب دگر انیست ہرچہ اورا بدہند و بدامن او بر بندند او وراے آں طلبد۔ و دیگر مرد طالب را باید درد و درماں بروے یکساں باشد درعین درماں دردے دارد کہ درحالت ہجراں نبود و درعین ہجراں درمانے دارد کہ در وصال نبود۔ و گفتہ اند جملہ طالبان تمناے مقام واصلان دارند و جملہ واصلان تمناے مقام طالبان دارند۔ ابو الحسن رضی اللہ ہم ازیں گفتہ است درد ما ابدی است۔

محبت بے رویت و معرفت وجود ندارد

(۱۲۳) محبت بے رویت و معرفت وجود ندارد گروہے ہمے و تصورے بحقیقت محبت بعد رویت و معرفت است۔ پیران گفتہ اند کہ جہد مکن کہ البتہ طالب از تقلید و از طلب بیروں آید کہ طلب و تقلید چیزے با برکتے است و چیزے با دردے و درمانے است و چیزے با سوزے و راحتے است۔ بسیاراں از تقلید بیروں آمدند و البتہ ایں گفتند اے کاش آں تقلید ابدی بودے۔ نعرہ و گریہ و سوز کہ در ذکر و سماع و غیر آنست ہم از جملہ تقلید است و طالب از ہر شش مطلوب بجویدتا از کدام رہ درے بروکشاید لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ یوسف را از ہر درے بجویدتا از کدام دریابد جملہ ابواب بر در عمل طالب باشد۔ بعضے طالبان دیوانگی کردہ اند مولہ شدہ اند قلندر شدہ اند برہمن و جوگی و بہرہ شدہ اند

بجز منا بعت پیر دیگر راہ بمطلوب نتواں برد

مگر جائے یابندہ مطلوب در حجب غیرت و در تتق عزت محتجب است بدینہا کسے نیافتہ است مگر دراں رہ کہ پیر فرمود پیشا مرید۔

طالب نباید کہ بر...

(۱۲۴) و البتہ در طلب آں نباشد کہ خارے مراد دست دہد بر سر کشتن

ضمایر و کشف غیوب شود۔ ہر چہ وراے حجب و استتار می شود من بدانم کہ بلاے است آنرا کہ پیش آمدہ است ہمو اند۔ و مردماں جز ایں کار بہتر ندانند پیغامبر را ایمان بدیں آرند کہ خارق دلیل بر صدق نبوت اوست و اولیا را معتقد باشند بریں کہ ایں صدق ولایت اوست شنیدہ باشی بارہا ابوسعید ابوالخیر بر در کلیسا آمدے و ازاں قوم پرسیدے کہ امروز در دین ما چیزے نیست و در دین شما چیزے ہست۔ اکنوں رہ طالب ہمیں است قبلہ او مقصود اوست ہر چہ جز اوست او را کفر است او را دوزخ است او را بلاے است۔ گفتہ اند طالب مرید است او تعالیٰ مراد۔ و چون بحقیقت نظر کنند ہر یکے مرید و مراد است اگر ایں مرید مراد او نبودے ہرگز مرید نبودے۔ امور نسبی است ہر یکے طرف خویش میکشد نسبتے تامے می یابد۔

(۱۲۵) حاصل یعنی ایں آمد ہر مرید و چیز فریضہ شد یکے تحصیل مرشد دوم التزام و التیام امراو۔ و اگر پیر گوید فلاں مرید من نیست ایں مرید ازاں گفتار پیر از ارادت او بیرون نیاید و اگر یکبار مرید گوید کہ من مرید او نہ ام یا در اطلاعات او در آمدنی نہ ام او از ارادت بیرون آید اگر چہ صد ہزار اظہار اعتقاد کند ارادت صفت مرید است صفت پیر نیست ہم ازینجا معلوم می شود زیرا چہ پیر مراد است نہ مرید۔

(۱۲۶) مرید پیش پیر سخن بسیار نگوید خصوصاً آنچہ مالا ینفع فی الدین والدنیا باشد۔ پیش پیر [illegible] مرید [illegible]
[illegible] اگر چہ [illegible]

او در غضب شود یا در اندوہے و غمے افتد و ہیچ از عیوب خویش پیش پیر عرضہ ندارد
و برائے دفع آں را بدل استمداد سے کند و اگر در محل ناشایستہ تصور صورت پیر در خاطر
آید از پس عملیہ احضار صورت متخیلہ در خزانہ خیال بدان التفات نکند و دلرا جہد
نکند کہ ازاں باز آید۔

(۱۴۷) و باید تحقیق عقیدہ کند کہ حقیقت و طریقت خلاف وضد شریعت
نہ اند بلکہ ہر یکے خلاصہ دیگرے است چنانچہ جوز و مغز با آنکہ پوست جوز از
مغز بصورت و ہیئت چیزے دیگر نمود اما جزئی مغز بجسد و تسمت در پوست
جوز ہست تا آنکہ از روغن ہمے مشارکت شد ہمچنیں ہر سہ باہم آمیختہ اند و یکے از دیگر
خلاصہ تر است۔

(۱۴۸) و مرید را نباید پیرے دیگر را بیند تا آنکہ پیر در صدد حیات باشد
و نباید مرید را بمولودہ پیر کہ نکاح نہند زیرا چہ او با در طریقت شدہ است
زوجات مطہرات نبی امہات المؤمنین اند و الشیخ فی قومہ کالنبی فی
امتہ ہمیں حکم دارد و مرید از پیر معصومی نطلبد و اگر چیزے در نظرش آید
حل آں دو چیز است یکے در خود اندیشہ کند کہ ارادتے بود کہ او را نمود و حضرات
الشیخ مقدسۃ عنہا پس ایں بقصد عیسے علیہ السلام نماید چیزے
نماید و مرید را آں چیز نباشد۔ و حل دوم با خود اندیشہ کند کہ انبیا را زلتے افتاد
با آں ہمہ [illegible] خدمت فرو نشناد [illegible] ہم چنیں ولی اگر از و زلتے زاید با ایں ہمہ
از [illegible] فرو نشند ہر دو توبہ کنند ایں چنیں باشد چنانچہ گناہگارے
توبہ کند تا آں کہ [illegible] کدورتے و زاں ولایت زاید

در تحقیق عقیدہ دارد کہ حقیقت و طریقت خلاف شریعت نیست

در بیان آنکہ مرید پیر دیگر نہ بیند [illegible]

بسبب فعلے کہ از وزادہ است توبہ کرد و او خود در قدم ولایت ثابت است

کذلک النبوت۔

(۱۲۹) و مرید البتہ در تذلیل نفس خویش کوشد و تعزز را دشمن دارد و درین
ہمہ فرمان پیر غالب است اگر پیر عزت فرماید عزت گزیند و اگر خواری فرماید خواری
گزیند۔ و اگر مرید را شہرتے شود و ذکر خیر فاش شود و خود را بداں ندید [illegible]
این خود را و را بعد او سے نیارد و در خفیہ معاملتے دیگر ورزد [illegible] با خدا است [illegible]
و آنرا بسر برد تا آں موجب کفارت شہرت گردد با خود داند شومی است و در حصول
او کہ این بلا پیش می آید و گرفتاری است از خدا [illegible] شود امتحان
من اللہ داند کہ اگر این طرف سکونے و قرارے نفس را باشد حرمانے عظیم و فضیحت
فاحش پیش آید۔ و ہم رزق مقسوم و اجل معلوم گفتہ اند شاید رزق و نصیب [illegible]
نیست و دیگرے فراخی و وسعتی دارد۔ ملاقات و دست دادن [illegible] نسبت
است۔ و ترسے دیگر ہم ہست شاید کہ مطلوب چنین گوید [illegible] مشتغل [illegible]
دیدی و تعجبے کہ کردی بندگان خود را [illegible] فتوحات [illegible]
اعتقاد و تعظیم کردند و گرشما [illegible] و ہم وہذا خسران عظیم و غبن
جسیم و آنکہ گویند اذا احب اللہ عبداً اول البلاء الخلق [illegible]
اول بلائے کہ آید و اول [illegible] [illegible]

سوے او شود۔

(۱۳۰) و مرید را نشاید کہ تمنی منزلت [illegible] البتہ بجائے [illegible]
شیخوخت مجتنب باشد۔ و از صحبت اہل دنیا اگرچہ [illegible]

روش مرید با غنیا

وفقرے کہ اختیار کند باید بعزت باشد والبتہ بواسطہ فقر علو ہمت را فرو ونہ نہد و سر بکسے فرو دنیارد نہ بتکبر اما بعزت فقر شاعر بہتے گفتہ است ۔ شعر

ومالنت بنظار الی جانب الغنا اذا کانت العلیا فی جانب الفقر

ومقابلہ فقر شکر خداے تعالیٰ بجا آرد ۔ واگر غنی صاحب حقے باشد یا از آنہا کہ مردمان او را حرمت میدارند تواضعے کہ باوے کند بموافقت مسلمانان و برائے رعایت حق او کند و نشاید کہ نظر بر غناے او کند و ایں نیز نشاید بسبب غناے او را ترک آرد و رعایت حق او نگاہ ندارد ۔

روش مرید با معتقد خود

(۱۳۱) واگر بر مرید آئندہ بیاید و باعتقاد آید و انتظار نصحے دارد اگر احتراز میسر آید بصنعتیکہ آئندہ شکستہ دل نشود بہتر واگر نہ بضرورت یک دو سخنے کہ جامع نصائح باشد دریغ ندارد ۔

اگر پیر مرید را بکارے نامشروع دعوت کند او را باید کہ بطریق احسن از آں پیر جدا شود

(۱۳۲) واگر مرید را پیر بکارے نامشروعے دعوت میکند اگر میسر آید بطریقے از پیر جدا شود کہ پیر نداند بہ بد اعتقادی جدا شدہ است نیکو باشد واگر نہ الفراق حیا لا یطاق من سنن المرسلین ۔ واگر ہمہ آں کار پیر را می بیند و را بدو گذارد والبتہ درکار او درنہ شیند و مبالغت در تغیر و اہانت ننماید و را اسم بد و گذارد چنیں ہم ہست کہ شخصے باشد در خمارہ رود و آنچہ می نوشان و اسباب کہ در کار ایشاں است ہمہ را بحضور آرد و بحسب آں مباشر بود مردم دانند بعینہ فلانے آمدہ رسمے چنیں داد شرابے بہ بہا خرید و حریفاں فلاں و فلاں بودہ اند و ریشہ دامنے و جلوسں سادہ خالی نبود و میوہ و جگرے و دلے ہم نقلے و کبابے شدہ و آں مرد ہمہ چیز ہا مباشرہ و در واقع بحقیقت ایں

حکایت یکے از پیرا حضرت سید گیسو دراز

صورت است آں مرد آنجا نیست او سیم نداده است او می بہ بہا نخریدہ است او بچیزے مباشر نشده است او حریف فلاں فلاں را حاضر نکرده است۔ اگر اینچنیں گماں در باب پیر رود بر شرط اعتقاد مریداں باشد۔ یارے حکایت میکرد وقتے من بیروں شہر گشتے میکردم زمینے حضیضے دیدم اطراف او بلند بود دیدم مردے بیستے نشستہ کہ انگشتاں دست و پاے او در گداز اند و بینی و گوش نیز و آں پرکالہا جامہ آلوده خون نیز گرد برگرد او افتاده نشستہ دیگے در نشانده کھچری می پزد و آں حضرات نزدیک داشتہ ایں استاده از حالت او تجربہ میکرد و از ابتلا و گرفتاری او می دید آں مجذوم با ایں مرد صوفی مخاطبہ کرد گفت دیر باز است چند سال شده است کہ من طعام با آدمی نخورده ام و آرزو آں میبرم کسے با من خورد و کسے با من نمی خورد تو مرد صوفی درویشے عارف می نمائی توانی با من بنشینی ایں حضرات و کھچری و روغن آں تو بنشینیم یکجا بکنیم بخوریم آں مرد میگوید از ہیبت ایں دعوت گریختم بفریاد گفت اے مرد صوفی درویش سرپس کن نظاره بسوے ما کن میگوید سرپس کردم دیدم جوانے خوب صورتے ریش تنک بر می آید و سبلت سبز می شود و جامہا بغایت حسن و لطافت پوشیده ایں صوفی برغبت بر طرف او میل کرد آں مجذوم گفت اے مرد ظاہر بینے لایق چیزے نہ۔ ایں مرد تا از وے سخن پرسد چیزے دیگر پرسد یا باوے چیزے گوید نظر کند ہیچ چیزے نیست آنجا نہ آں جواں است نہ آں جامہا نہ آں بیت ہیچ چیزے نیست۔ اکنوں ایں چنیں ہم ہست و لیکن نادره کاریست قوله تعالیٰ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِن

شُبِّہَ لَہُمْ گواہ گفتار ما است۔ اما ایں چنیں شیخ لایق شیخی نباشد۔ اما اگر با ایں قدرت شیخ باشد باز بہا از و نزاید انچہ اصلح و انفع باشد خلق را دعوت ایشاں آں طرف است و افعال ایشاں ازاں جنس است اگر کسے را حریاں خواہند شعوذہ گری با وے باز ند و آنرا کہ نصیبے و وجدانے مطلوب دارند او را بدرہ اَهْدِي اِلَيْهِ سَبِيْلًا پیشوا شوند۔

(۱۴۳) مرید در تعلم بسیار نکوشد تعلم او قدر ما یکفیہ فی دینہ و دنیاہ حملا بہ منہ کالصوم والصلوٰۃ و بعض المعاملات و اگر تا اینجا تعلم کند کہ سخن عربیت را فہم کند و از کتب عربیہ معنی درست بیروں آرد خالی از نفعے نباشد بلکہ مرشد را بیشتر مطلوب باشد۔ البتہ مرید را روزے چند سخن سلوک مطالعہ باید کرد و ایں دو چیز است یکے مسلک و انچہ لوازم و لواحق اوست و دوم حکایات و سیر سلف و انچہ مجاہدہ و مشقتے کہ ایشاں دریں باب دیدہ اند۔ در قسم اول مرد بینا شدہ رہ دانستہ در رہ رود و در قسم دوم ہمّتہا ئے ایشاں بد فُوادک ہمّتے عالی آموزد و البتہ داندیے ایں مجاہدات و بے ایں شاق کارے بسر نمیرود۔

(۱۴۴) در عادت بریک لباس نکند باید کہ بحسب وقت معیشت باشد گہے باشد در اے و دستارے فرجینے و مرقعے چنانچہ صوفیا نرا می باشد وقت باشد ایں ہمہ ایثار فقیرے کند بغلبہ وقت سماع طرف مغنی بروں انداز تا ثانی حال لفوتہ و پرکالہ گلیمے بر دوش کند و طاقیہ بر سر باشد ہم بدیں قناعت کند۔ و اگر زمانے تنگ آستینے و یکتائی کسے آرد یا او را دست دہد آں پوشد

مرید را باید بقدر ضرورت دینی و دنیاوی علم حاصل کردن باید

مرید را عادت نباید کرد بر یک لباس بلکہ بحسب وقت باشد

البتہ مقید بلباسے معین نباشد کہ مرد بدیں قسم رسم شو بتحمیل صفت گردد. و
آنکہ گویند مطلوب رعایت لباس صورت پیر است نیکو سخنے است اما حاشے
کہ ما گفتیم معاملہ شاہبازاں است و ایں معاملہ رسم پرستان است۔ پرستیدن
رسم پیر اگرچہ کارے دارد بسیار مزید ہا است و روا اما بہ اسم رسم است اگر از ادنی
بہ اعلی رود علیش نکنند۔ دیک کلئے است در داد و ستد و در خوردن و پوشیدن
درستی اتباع چنداں میسر نیست ایں بشریات است ہر کسے با قتضائے بشریت
خویش معاملتے کردہ است۔ آں بشریتے کہ خدمت شیخ فرید الدین را قدس اللہ
سرہ میسر بود خدمت شیخ نظام الدین را قدس اللہ سرہ میسر نشد معاملتے و نیتے
جز آں بود ہمچنیں با شیخ نصیر الدین قدس اللہ سرہ و کذالک بعضے مریداں شیخ
نصیر الدین قدس اللہ سرہ و بعض از اں اشق پیش گرفتند و بعض از آں اہل
بحسب زمانہ یا بحسب اقتضائے بشری۔

(۱۳۵) در عوارف گفتہ است الشیخ صورۃ تستنفع منہا
المطالبات الالھیۃ ایں سخن دو معنی دارد۔ آنچہ از خدا مطلوب داری از ایں
صورت طلب کن و دیگر مراد آنست کہ خواہی از اں صورت یابی۔ و دیگر ...
از خدا مطالبہ باشد موقوف و منتظر باشد از پیر ہر کار خدا لطف کند پیر کند
غضب کند قہر کند جلال نماید جمال فرماید ... کند و لی از خدا ...
از یں یک لفظ شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ بسیار ... مفہوم شدہ است
اگر منویسم بسیار گنجی میشود۔

(۱۳۶) مرید پیر را گذاشتہ در خانہ کعبہ رود و دیگر آنکہ پیر معاملت خویش ...

آنسو فرستند۔ بدانی اگر پیر تو مرشد محقق عارف ہست تو پیش او بروی زیارت خانہ کعبۃ الناس کنی او رضا و بدا او در دل بداند ایں احمق بار انشاخت۔

مرید اگر در مرتبہ ابدال رسد پیش پیر حکایت از آں طایفہ نکند

(۱۳۷) اگر مرید در مرتبہ ابدال رسد پیش پیر حکایت از آں طایفہ نکند وخود بصفت آں طایفہ ظاہر نشود و اگر ملاقات کند کاحد من الناس ملاقات کند۔ و اگر پیر عارف و محقق است خود احتیاج او دا ایم باقی است ازیں طیر و سیر و عروج و لوح چہ کشاید۔ و اگر ابدالے برائے پیوند آید مرید شود پیر را باوے ایں نصیحت باشد کہ بر کسے بصورت مستارہ ظاہر نشود و اگر شود مرحسب آں باوے معاملتے کنند مقابلہ آں انتقامے کنند۔

کیفیت توکل مرید در حصول رزق

(۱۳۸) و اگر مرید خواہد کہ خرقہ و لقمہ از غیب گیرد نہ بدیں امید شنید کہ او ضامن رزق است البتہ رزق خواہد داد چنانچہ در بعض سلوک افتادہ است و انچہ نصیب من است بمن رسد۔ اما من ایں میگویم اگر توکل شنید باید نفس را بدیں قرار دادہ بود کہ خدا او ند سبحانہ و تعالی مرا آب و نان و جامہ دادنی نیست من بگرسنگی و تشنگی و برہنگی خواہم مرد از کسے نخواہم خواست و نظر بر بارے نخواہم داشت سپس آں تا چہ پیش آید۔ ۱۱ از من ایں قدر گوش داری کسے ایں چنیں نکردہ است کہ او ضایع رفتہ است اما شرط کار است کہ گفتیم استقامت بریں است۔

(۱۳۹) اگر مرید را مطلوبے باشد کہ پیر را ازاں آگاہی نیست او از مطلوب خویش درنگذرد و ہر چہ پیر فرماید ہمراں رود ہماں مطلوب ہاکہ در فہم پیر نسیگنجد ہم دراں کار طلید امید دارم کہ نوز مقصود باشد۔

(۱۴۰) ومرید بیشتر اوقات خویش در یک عمل نگذارد مثلاً بیشتر روز و شب نماز میگذارد یا تلاوت میکند او را در هر دو سے سرمی باید زد تا از کدام سو فتح بابے شود دریافت دل مسکینے ورعایت حقے وسیرت حسنہ ہمہ لحقات این کار اند ابو الحسن نوری قدس اللہ سرہ گوید سی سال بیدار بودم یک شب بخفتیدم ہمدراں خواب بمقصود رسیدم والقصۃ علی الشہرۃ۔

(۱۴۱) مرید بہ تصنیف کتابے و بہ التقاطے و بشعرے و غزلے مشغول نشود و با ایں ہمہ استعداد وقت خویش را مصروف بمقصود خود گرداند یا بکارے کہ موصل بمقصود باشد۔ و بدانی کہ موصل بمقصود جز بکسب دل باشد و اعظم امورے کہ بداں کسب دل است حضور تام است۔ ابواب بر را نگذارند اما در ہر کارے کہ باشند حضور را بکار دارند اگرچہ در ہر کارے حضور آن بحسب آں کار است اگر براں اجتناب قادر نباشد یا تلقین نیافتہ است ہمیں تصور شہود وجود بندہ اش بود فافہموا واغتنموا فلتدخر ولتصف۔

(۱۴۲) مرید را بر رہگذر نباید نشست و مردمے کہ البتہ سخن ایشاں بجد دین نباشد احتراز واجب داند و اگر مرید در پیر احساس انحراف مذہب کند شرط نباشد کہ ایں مرید ہم منحرف شود اما در حق پیر بد اعتقاد نباشد و انحراف او را بدو گذارد۔ عاقل ایں قدر داند مرجع مذاہب بر اہم رود و حق حقیقت ورائے نسب و اضافات است گفتہ ام و را استقصار و تعصب مذہب نباید بود تو در پس حق رو واللہ یھدی الی الصراط المستقیم وآنکہ گویند عاشق را مذہب عشق است اکنوں ایں سخن دیوانگان

مرید را توجہ تام بر پیر باید داشت

دیگر است مارا بایشان کارے نیست۔ و دیگر تا مرید را توجہ تام بر پیر نباشد از مشرب او بحق تشرب نباشد۔ مریدے است کہ با صوم و صلوٰۃ و دیگر اوراد و اذکار بیشتر و دومی است کہ ایں قدر ندارد بیک اتفاق گفتہ اند ایں دومی بہتر از اول نخستین است۔ اگر درین شخص اعتقاد و حضور و توجہ بپیر تام تر از اول است ایں مخ کار دارد۔

مرید را جد و جہد در اخفائے اعمال خود باید کرد

(۱۴۳) اگر مرید در بند دباید کہ شغل ظاہر و باطن وے بیشتر بود از آنکہ گاہ کشادگی در بود۔ و در باغ و صحرا رفتن ہمیں حکم دارد خصوص کہ تنہا باشد۔ و جد و جہد در اخفائے اعمال باشد بقدر الوسع والامکان۔ و آنچہ از ظاہر یہا است کہ میان صوفیاں اصطلاح یافتہ است از اں چارہ نیست مثلاً اشراقی و چاشتے و غیر آں۔

مرید را غافل نباید خفت۔ خواب او بین النوم والیقظہ باشد

(۱۴۴) عیبے تمام است مرید را اگر شب یا روز غافل خسپد ہمارہ خواب او بین النوم والیقظہ باشد والبتہ اجتہاد کند کہ وقت خفتن کہ چشم بندد دل مراقبہ در بندد و تا ہر چہ پیش آید از وہم و خیال امیدواری باشد و از عین خلل و خطرہ جدا بود۔ خواب او نباشد مگر برائے دفع ملال را یا استعداد بیداری شب باشد یا خواہد چیزے حکمے یا کارے درست تر بیند خود را بخواب دہد چنانچہ گفتہ ام۔ و دیگر برائے آں خسپد تا اخذ بلذتی باشد فایدہ حقیقتی تو در بیداری چیزے است کہ در خواب نیست و در خواب چیزے است کہ در بیداری نیست۔ در پردہ بیداری زینتے و جمالے و حسنے است کہ ہماں بینندہ داند و در پردہ خواب و در آئینہ خیال لطافتے و شکلے است و خنکی

و موانستے است من ذاق عرف۔ در بیداری ہر لذتے کہ داری وہم منغص باقی است اما در حالت خواب ذہول محض است تو با مقصود خود بتمام خویش وہم و خیال غیرے نیست ہم ازانجا است کہ سلف صالح خدا یرا بخواب دیدہ اند۔

(۱۴۵) مرید برائے حضور را از حالتے بحالتے تفرقہ نکند خود را بتمام بدو دہد ہر حالتے کہ ہست گو باشد کو غرض دارم میخواہم کہ آنرا تفرقہ باشد البتہ میخواہم بجمع باشد بہر حالتے کہ ہست بال وہال دل را فارغ نداری۔ و مرید را نباید کہ در روش آید کہ من یک ساعتے دیگر خواہم زیست ہموارہ باید بر دہ نیم مرگ شستہ باشد تا ساعتہ فساعتہ بکاریکہ بہترین کارہا است بداں کار مشغول باشد۔

(۱۴۶) و مرید را مقامے مخصوص باید برائے شب بودن را کہ آنجا شخص مائی مزاحم وقت او نبود اگرچہ ہر جنس کہ باشد باشد باید آدمی زاد نباشد اگرچہ پسر و دختر و مادر او ست یا خادمیکہ یاری میدہد برائے وضو و غیرہ آں تنہای بخاصیت خود اثرے دارد پیر رسول اللہ صلی اللہ والہ وسلم نخست وحی در خلا بود و در ملا نبود تواز مرداں پرس در ہر وقتے برائے تسخیر کواکب را برائے تسخیر شیاطین را خلوتے ملازمے اختیار کردہ اند باشرائطے مشکل آنکہ آں دست دادہ است۔ در کار ما ہم تنہای شرط است با پاکی نفس و ذکر و مراقبہ۔ دریں صفت امید ظہور ملک و ارواح خلاصہ داید ال داوتاد و غیر آں ملاقات ارواح انبیا و دریافت دولت وصول مقصود نتیج کسے بدولتے جز بدیں عمل نرسیدہ است۔ شخصے نماز بسیار میگزارد و تلاوت

بسیار میکند با امید دریافت مقصودے که طالبان را باشد۔ خداوند سبحانه و تعالیٰ
ایں صلوٰة و تلاوت و روزه او را قبول فرماید تا او را از غیب بغیر واسطه کسے او را
تلقین ذکر و مراقبه شود و بدانچه دفع خطرات میسر آید دل مصفی شود شفاف صاف
عکس پذیر گردد همچو آئینه باشد عکس انوار قدسیات بر دل لائح شود یا ابدال و اوتاد
یا ولی و مرشدے الله تعالیٰ بر و گمارد تا بروے آید و ایں ره او را تلقین کند
و نماید مقصود و ما دریں باب ایں است که بے کسب دل هیچ شدنی نیست
هرچه کنی بکنی۔

بے کسب دل هیچ شدنی نیست

(۱۴۷) و مرید را باید تخلیه بهتر از تجلیه داند۔ تخلیه اصل کار است و مجمع علیه
است بزرگان هم بدیں سخن آشنائی دارند طایفه جوگیه هم بریں میروند
اما اگر تجلیه را بجائے تخلیه داد ایں نیز کارے است۔ ابتدا تخلیه دهد و اگر
تخلیه و تجلیه هم یکجا شوند زهے کار و ایں عمل خواجگان هست رضوان الله
علیهم اجمعین۔

مرید را تخلیه بهتر از تجلیه است

(۱۴۸) و نشاید مرید را پیش از کشوفات و تجلیات و حصول مقصود
خود مطالعه کتب اهل تحقیق کند و علمے از آں حاصل کند زیرا چه ایں آں علم است
که صوفیان ایں را حجاب اعظم نامند۔ اینکه گویند العلم حجاب الله الاکبر
ایں علم سلوک محققان است جز ایں علم را ایشان علم دنیا و علم مجازی میگویند
بسیارے دیدیم که هم یاران من بودند هم مطالعه علم بسیار [illegible] تحقیق ایشان
شد ایشان [illegible] الکل [illegible] است که
[illegible] نیست [illegible] پیدا آمد نعوذ بالله منه

مرید را نشاید که پیش از کشوفات و تجلیات و حصول مقصود خود مطالعه کتب اهل تحقیق کند

(۱۴۹) واگر مرید معیل است ورا با عیال این تدبیر است اگر بلغت
من العیش دارد و تدبیر ایشان بغیر سعی و قصد این ہست ایشان زاہد پیشان کلاً
وجملةً گذارد و خود بفراغت وقت خویش باشد و از ایشان خصیبے و رفقے نگیرد
مگر آنکہ بصفتے آیند و آرند چنانکہ بیگانگان باشند بحکم مروت و اشفاق بقدر
حصہ ایشان با ایشان مدارتے کند بلکہ اگر چیزے از غیب آید ایشان را از آن ہم
قسمتے کند۔ و اگر قوت ایشان بفراغت نیست تا مرد خود کسبے و کارے و احترافے
نمیکند غرضے بکفایت نیست۔ و اگر چاکرے پیش آید اگر آن چاکرے از آنہا
است کہ در اوراد و وظایف خلل کند و وقت را بغارت برد آن چاکری و آن
کار بر وے حرام باشد۔ اکنون این مرد را کمر ارادت کشود و غاشیہ خدمت
بر دوش بود این را بہ ارادت و مریدی چہ کار۔ و اگر ترصے میکند اول وقت
چاشت بکار شود تا آخر وقت پیشین باقی وقت بہ وظیفہ و صحبت اصحاب
گذراند و کسبے کہ کند ہم بدیشان بدہد خود بلقمہ گدای یا از غیب فراگیرد
یا تعینے از بیت المال برای ایشان را کنانند بشرط آنکہ اوراد در کار و در وقت
مشوش نگفتند مثلاً در رکابی لکھے نرود بر در نویسندہ نرود و خواری برای
این کار نکشد۔ و تدبیر دیگر این است خود را مردہ بیند بصفت مردگان سازد
چیزے از صفت موتوا قبل ان تموتوا نقد وقت خویش [illegible]
اگر تو میری زن چہ کند یا عیال از حسن غیب [illegible]
[illegible]
من [illegible] اکنون [illegible]
[illegible]

فرزندان یا گرسنگی میرند و یا بہ پرورش کسے آیند بر ایشاں بر آمدیا چنانچہ خداوند تعالیٰ بریں صفت گوشہ گیرد۔ چوں بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقر غلبہ کرد فرمان آمد ایشانرا بطلب اختیار ایشاں بدایشاں بدہ والقصۃ علی الشہرۃ چنیں ہم کردہ اند چند ے بگزرند و چند بکالہ حاصل کنند قوت اہل و دل سازند و ہمہ روز و ہمہ وقت بخدا مستغرق باشند۔ ازیں جملہ ایں معلوم شد کہ ایں کار بے فراغت دست دادنی نیست تا از ہمہ چیز فارغ نشوی ازیں رہ نصیبہ نبری۔

(۱۵۰) مرید را ہزل نباشد مرید قہقہہ نخندد و مرید مطایبہ بسیار نکند بر زبان مرید فحش نرود و سخناں شنیع نگوید و بر امرد و بر عورت صورت خوب نظر تیز نکند و اگر افتد در نخفد باستغفار و توبہ گراید و ایں نظر بازی را قسمت اہل دل نشمرند و بتحقیق دانند بدیں قدر سخن بر من تقلید کنند کہ نظر برامرد و بر عورت جمیل کہ در پیچیدہ دارند خالی از شہوت خفیہ نیست ہر کہ دارد و ہر کہ داشت حکایت صوفیان زمانہ خود و ہر چہ اند کہ من قبل بودہ اند با ایشاں نمیگویم سخن با ماسراں طائفہ است کہ دریں کار علم اند خالی از شہوت خفیہ نبودند۔

(۱۵۱) و اگر مریدے جائیے ا پیرا ز سر رفتہ اگر یارے است کہ ہم مرید پیر ... است آں را یا ہمہ ارشاد است بر و بشرط اطاعت و انقیاد و خدمت در آید اگر او توجہ خویش فرماید قبول کند او از پیر و گردانید و نیست غایت باب از او دل صنف ید دہم گرداندہ است۔ و او متوجہ ہم بدان پیر است و اگر نمیر ہر چہ پیر یا شید ا خلیفہ ... است ... و ... ارشاد ے کند اگر او ہم

نشوی ازیں رہ نصیبہ نبری۔

مرید در ہزل و قہقہہ و مطایبہ ... فحش بر زبان ... نظر تیز نکند

اگر پیر از سر رفتہ بود او را چہ باید کرد

پرورش پیر دارد وہم از آں رہ او راہ نمائی کند اطاعت کردن واجب باشد و اگر غیر آں کار فرماید ولیکن مخالف کار پیر نیست ہم اقدام نماید و اگر مخالف روش و معاملہ پیر افتد اینجا تاملے باید کرد۔ طالب بیچارہ را اینجا مشکل حالتے است نہ دست آویز است نہ پائے گریز۔

(۱۵۲) مرید باید کہ از رسم و عادت کہ مرداں بر رسوم پیروند بیزار باشد و آنکہ گویند مرید مرید نباشد تا فرشتۂ دست چپ او سی سال بیکار نماند راست میگویند مرید غرق دریائے ارادت است او را کجا پروائے آں کہ صاحب شمال بنویسد تا دل مرید از تصور حضور مقصود کار معنی مقصود نگشد لذتے بکمال نگیرد رہ روی پیش آمدنی نیست چناں بداں لذت مشغول شود کہ شعور از وے برود دراں حالت اور انقدے باشد۔ خود بسیارے از معتقداں مشاہدہ ہمیں قوت غلبہ حضور گفتہ اند و ایں تصور چناں بکمال گیرد کانہ ہو شود ہمچنیں گفتہ اند۔ صاحب تعرف در کتاب خویش ہمیں سخن میگوید۔

(۱۵۳) و مرید آخذ بعزائم باشد و عزیمت او ہر چہ بر نفس اشق تر است و اگر ایں مرید را رہ ذکر و مراقبہ کشادہ است و ازیں در فتح بابے شدہ عزیمت او ایں است ہر چہ حضور و قوت ذکر دست دہد ہماں عزیمت او ست ... مرید او غدغہ شہوانی شد شہوت امر عرف نرساند کہ آں ... کند۔ و آنکہ او را جمال حضور و حسن ذکر جلوہ کردہ است او را ہر چہ ایں دست دہد عزیمت ہمانست۔

(۱۵۴) و مرید در خواب بہر صفتے کہ بیند پیر را داند آنچہ او دست او را بداں

در خواب بیند و اند که برائے تنبیه حالت او ست

تنبیه میکند۔ و آنکه برائے تدبیر استقامت خیال را استعمال مخدرے کند مرید را
نشاید اینچنیں او را باید تدبیر او ہم بدل او باشد تا بفراغت تواند بخود مشغول شدن
آں خارجی تا آید و تا باشد و تا پاید۔ و مرید پیر را در دل خویش بیند اما تصورًا و اما
تحققًا و ایں را تمثل قدوسی دانند۔

پیر را اگر ابتلا شود مرید را بد عقیده نباید شد و لیکن دریں باب اتباع او نکند

(۱۵۵) اگر پیر را بصورتے و امردے ابتلا شود مریداں بداعتقاد نگردد
با خود دانند که پیر سرے را در مظہر ایں شخص مشاہده کرده است نظر بریں ندارد نظر بر
متمثل وی میکند چنیں باشد صورتے در عالم قدس نظاره شود مثال آں در
دنیا بیند بیننده مبتلا شود۔ ابتلاے او بریں صورت نیست ابتلاے او برانچه
گفتیم۔ اما من باآں پیر میگویم اگر دریں موقف وقفه نکردے از قدس باقدس رسیدے

بیت

ہر چه از آں نام و نشانت دہند گر نستانی بہ از انت دہند

مرید را دریں باب اتباع پیر نشاید کرد و اگر نه در حلقهٔ شہوت و دام ہوا
گرفتار گردد نعوذ بالله من هذا الحرمان۔ و اگر مرید را مثل ایں ابتلا
پیش آید پیر نشاید که امتحان نماید و آنرا کارے و بارے داند چنانچه در بعض
مردم شنیده ام۔ ہر مرید را از صحبت امارد احترازے بجد است خصوص
از مطرب امرد مگر میان طایفه باشد عقب شده و محاوره با وے شرط نیست
خصوص امرد ملیح باشد و اگر در مجلس چنیں اتفاق افتد احتراز بہتر باشد و اگر احتراز
میسر نیاید غض بصر بریں صفت که نظر بر سینهٔ خویش میدارد۔ و اگر شخص چنیں
کسے است که دیوار و عورت و امرد و شیخ پیش او منظور نیست و ایں از نظر او

ساقط است با وے سخن نیست۔

(۱۵۶) مرید بلہو و طرب مشغول نشود چنانکہ اسپ دوانیدن تیر فرستادن حکایت کردن گشت و تماشائے باغ کردن بہوا و طبیعت۔ و اگر نفس را ملالے باشد خواہد دفع ملال بدیں کند تا در وقت مزاحمتے نہ نماید شاید و اگر او را آنجا حضورے و کارے دست میدہد خود بہتر۔

(۱۵۷) و مرید در سفر و حضر بے مسواک و تسبیح و مصلا و رومال نباشد و بعضے ابریق را برابر برداشتہ اند۔ اگر سفر است یا بصحرائے بروں آمدہ است خود لابد است چنانچہ شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہٗ در عوارف آوردہ ہر صوفی کہ با وے آوند آبے نیست بدانکہ او قصد کردہ است کہ ترک صلوٰۃ کند و عورت خود را برہنہ کند خواہ ایں قصد کردہ یا نکردہ باشد ورا ایں پیش آید و اگر مشی ہم در شہر بکارے و مصلحتے زیادتی نیست۔

(۱۵۸) مرید را در ایام ارادت خطرہ از دواج شود مزاحمت شہوت پیش آید اگر برائے دفع آں محلے حلالے پیدا کند موجب باز ماندن و باز افتادن او باشد و او را جز ایں نیست کہ بمجاہدہ و مشقت آں قوت را بشکند و آں آبے کہ پیدا کردہ بود برائے خروج راہم در صلب او قرار گیرد مرد قوی شود و بسیار مجاہدہ را بر تواند برد۔ مرید ناصبور باشد ہر ساعتے کہ بر وگذرد بے مقصود او بلاست است بر جان او مردن ہزار بار بہتر از آں حیات باشد۔

(۱۵۹) مرید در تزئین ظاہر خود کوشد تا آنکہ میخواہد البتہ دستار بستہ جامہ خوبے پوشیدہ ہم چنیں باشد ایں کار مریداں نیست۔ مرید در نیز طعام

مرید در لہو و طرب مشغول نشود

مرید را باید کہ در سفر و حضر بے مسواک و تسبیح و مصلا و رومال نباشد

مرید را اگر شہوت از دواج پیش آید نکاح نکند و در مجاہدہ کوشد

مرید در تزئین ظاہر نکوشد

نباشد. و مرید از زن و کنیزک بسیار نباشد و ایں کار بسیار نکند مثل ایں سخن
گفتند مرید باید کہ از مراد و جدال دور باشد و از محافل و مجالس گریزاں بود و در
قبالہ و خطے نشان و گواہی خویش نکند و برائے دادن گواہی را و برائے اثبات
دعوی را بدر حاکم نرود. و از برائے مال و منال را خصومت نکند۔ و برائے
میراث نقود و عقار را مطالبہ نہ پیوندد۔ و مرید در دل عہد با خدا کند کہ دریں جہاں
و دراں جہاں خصومت باکسے نکند و اگر کسے از مال او و از ملک او چیزے بستاند
اگر ابظاہر باشد و ہوئے کند و لے بباطن بخشیدہ باشد۔

(۱۶۰) مرید چوں قدم در ارادت کند بخلوت بنشیند با خدائے خویش عقد
عہدے کند کہ ہر کجا کہ حق مائی از آں من بر کسے متوجہ شدہ است من از آں
بگذاشتہ ام و بوے بخشیدہ ام کہ او تصرف کردہ است یا بروے ہست۔ ازیں
[illegible] ہر جا کہ کسے بروے حقے وارد خدا از جہت او رضائے خصوم
کند. در راہ ارادت نخستیں رد مظالم است ایں معاملتے کہ گفتیم آں شخص
امیدوار باشد کہ رد مظالم او شود۔

(۱۶۱) و اگر از مریدے در ستر زمینہ آید باید بہیچ یکے ازاں حکایت
نکند مگر پیش وارد و ساعت بساعت ملامت پیش آید و خالی از احداد
نگذارد پیش و مرید ان شاید اگر مریدے دیگر یا یارے و شیخ دگر در چہار شود
سلام علیک گوید اشارتے بسلام کند زیرا چہ چوں آں صوفی بہ پیشینہ مرید است
یا بظاہر یا بباطن او شغل بجا دارد تو او را سلام کنی او را در سلام باید کرد ہر
آئینہ تفرقہ در جمعیت او شود۔ اگر چیزے میخواند آں سررشتہ گم گردد اما اگر تو

اشارتے بسلام کردی کہ خلف از سلام است بسبب کاریکہ بہترین کارہا است
این را خلف او کردہ او نیز اشارتے بعلیک خواہد کرد از طرفین تفرقہ نمی شود و
چو ایں مرید است زبان و دل ایں ہم بکار است ایں اہم شاید عادت تسلیم
باشارت کنند۔

(۱۶۲) واگر مرید از موسیقار چیزے مید اند و میگوید نشاید در حق ایشاں
گماشت کہ کار را بغارت خواہد برد و ہمہ ضروب و نوای و نغمات مردود
در دل خواہد نشست اما اگر برائے تطئیب وقت خویش را یا برائے توجہ کردن
بر روزگار خود یا اصحابے کہ ہر روا اند و ہیچ یکے میان ایشاں از دیگرے
دعوے تفوقے و تعففے ندارد و اگر مریں مصالح گاہ گاہے دہاں تحسین آورد
زیانکار وقت او نباشد بلکہ مزید کار او گردد۔

(۱۶۳) مرید نشاید لباس پیراں کند چنانچہ او حدی فرجی جہلناک
مرقع صدق اینست کہ ظاہر باطن برابر باشد تو مریدی ہرجا کہ تخشفے
و تخشفے کہ ہست بر خود نہ ترا ایں کارہا چہ کار۔ و مرید نشاید بجائے باخود گیرد
مصلا و ابریق و نعلین دست گرفتہ برد ایں شیوہ مشائخ است ...
متبختر و مترفع نرود و منکسر و منخفض رود۔

(۱۶۴) و کاریکہ مرید پیش گیرد جملہ ...
بسر برد مثلاً خواہست طی کند ضعف قوت آرد بسبب ...
تا بسر برد۔ ایں نفس است اگر ست گذاری عقت گیرد۔ و اگر مرید در خواب
یا در بیداری حال کسے را مشاہدہ کند اظہار آں بر کسے و بر آں شخص مصلحت نباشد

ورنہ ایں مرید را شیخی پیش آید و از مقصود باز ماند۔ و مرید را نشاید مرد مجلسی شود هرجا کہ بنشیند ہم با وے یار شود و را بر یک جاے استادن و ہم بداں جا ں دادن شرط است۔ و مرید را بدیں وہم کہ نفس را ذلیل و مستذل سازم در محال غیر شایستہ ایستادن نشاید نفس خوار گردد چوں خوار شود جا مد گردد صحبت گنجا آں محل نصیبہ ازاں کدورت گیرد

مرید را باید کہ مقصود خود را قریب الحصول دانستہ باشد

(۱۶۵) مرید و طالب را باید مقصود و مطلوب خود را قریب الحصول داند ایام مرجوہ و حسنات و مبرات دیگر چنانچہ ذکر مراقبہ و نماز ہر بار کہ بدیشاں مشغول شود ہمچنیں یقین کند ایں بار آں بار است ایں وقت آں وقت است کہ در فتح مقصود می شود و چوں ازاں کار باز آید چوں آں مرام بکام نباشد گریہ و نعرہ و شکستگی دل دم سرد و سینہ گرم نقد وقت او باشد ایں نیز کارے دارد۔ دو کار داریم یکے بر دو جداں مقصود دوم گرمی طلب و درد نایافت با سوز و تاپاک دل بافراط۔

مرید را سوی الخلق و قوی الترکیب باید بود

(۱۶۶) مرید طالب سوی الخلق قوی الترکیب باید تا مشاق را لبستر تواند بردو احمال شدائد را بمنزل رساند۔ و اگر ضعیف باشد از بسیار کارہا محروم ماند کہ ہر مشقتے در رہ کار و بر در مطلوب راحتے و لذتے دارد کہ ہماں واجد داند و آنکہ بمقصود رسد آں خود فوزے و ظفرے دیگر است اور ا ہیچ کارے بہ ازیں نیست زاویہ را ملازم گیرد چشمے و لبے بستہ بخیال دستے ملازمت نماید عظیم کاریست ایں اگر بریں ملازمت میسر آید محسود جملہ طالباں باشد

مرید را دلاور باید بود

(۱۶۷) مرید را باید کہ دلاور باشد از شبہاے تاریک و در بادیہا ماندن

وتنہائی بسر بردن و در زمین مسبع بیتوت کردن وہمچناں موذیات دیگر بے تشویش بے تعلق بے التفات ماند۔ ومرید را باید ہراسے از جنے و شیطانے نباشد۔ ہم ہمچنیں مار و کژدم وشیر وغیر آں او خود را نجداد داده است در درد طلب چناں گرفته است که از جمله درد ہا دل فارغ آمده است۔ مرید را باید قلندر صفت باشد یعنی از جمله رسمہا و عادتہا و از ننگہا و عارہا بروں آمده بود۔ نمی بینی که ایں مردکان چه بے شرمانند کسے کرده است سر وریش را تبرا شده و خر سوار شود یکے خود خود را تعزیر کند او را چه گوئی۔ اشارت ازیں صورت اینست که ما ہمه چیز را فرو انداخته ایم و جمله رسوم شرعی و عادتی را طرح داده ایم کار ایشاں چیست اللبان اللبان مرید طالب را ہم ازیں بے التفاتیہا نصیبه باید۔

حبس نفس

(۱۶۸) ومرید را اعتیاد کردن بر حبس نفس لابدی است چنانچه میاں جوگیاں است اگرچه آں قدر که ایشاں امی توانند کرد نتواند ہم ازیں قسم خالی نباشد وہر گرا ایں نوع مطلوب افتد صحبت از عورت قطع کند کلا وجملتهٔ و آب بیشتر کم کند و طعام را آنقدر کم کردن لابدی است که ہمیں قدر قوت ماند که نماز فرائض و نوافل استاده تواند گزارد۔ اگر مقیم است و اگر مسافر است آنقدر که در ره تواند رفت۔ وسخن فضول و امثال ایں بجد رباشد اگر حبس نفس میسر آید خطرات خود دفع می شود خطره تابع نفس است

امر بالمعروف

(۱۶۹) مرید را بر خیر و شر کسے کارے نیست۔ امر بمعروف ونہی از منکر

کارے ندارد

وظیفہ مرداں دیگر است و او کار با خود افتادہ است۔

مرید با ضیافت دیگراں وغم و شادی ایشاں کارے ندارد

(۱۷۰) و مرید در ضیافت نشاید البتہ خواہد ہر کہ برو بیاید بر دو او را طعامے بخوراند او را کارے نیست با خود کہ ایں ابواب بر سد آں راہ می شود۔ ایشاں مستغنیاں آں کار اند۔ مرید در غم و شادی کسے یار نباشد و اگر در ولایمے و ولایمے حاضر شود جز برائے حفظ سنت و رعایت دل پیشینہ نباشد و باید الضرورت بقدر الضرورۃ بقدر رفع بکار ماند۔

مرید از ہمہ تن ہوس خود را دور دارد

(۱۷۱) مرید را ہوسے حسے در سینہ نباشد و اگر ایں نوع سر بر کند قدم در اتمام آں حسے نکند و ست در مجاہدہ و ریاضت کند تا آں آرزو در دلش محو شود۔ و اگر البتہ نمیرود و اگر از قبیل مباحات است و تسے یسیر است پیش سگ استخوانے اندازد تا او بداں متعلق شود و از حفیدن باز ماند و ترا رہ فرق بغیر تشویش میسر آید و اگر العیاذ باللہ از قبیل نا شروعات است ایں مرد را دانید کہ مرید طالب نیست و اگر ہمت کارش ایں باشد کہ جاں باز د و بداں کار نسپارد۔

مرید خواب نکند و خواب بر وے غلبہ نکند

(۱۷۲) و مرید استقبال خواب نکند چنانچہ مثلاً کسے بساطے فراز میکند و سادہ می نہد و بخوشی و خرمی پا میفراز د و چشم می بندد و انتظار خواب میکند استغفر اللہ ایں خواب خدا ترساں و خدا پرستاں نیست ایں کار اہل ہوا است مرید را خواب با غلبہ است ایں چنیں غلبہ کہ در وے بجا آوردن نمی تواند و باید بغیر و ضع خسپید تا خواب بغلبہ خویش آید و مرد زود ترے از اں اتفاقات باز گردد۔

(۱۷۳) و مرید را استعمال دسومات نباشد و احتراز کلی هم نه و اگر
چند درمے روغن زیادتی خورد و مقابله غذائے معهود خود را بسیارے ترک آرد بد نباشد
معده سبک بود و قوت مرد باقی و مزاحمتهائے هر ساعت وضو چندان نه و برائے
قوت مزاج را و رطوبت دماغ را هم اثرے دارد۔ اما دسومات و حلوا و اطعمه
پر خوردن کار مرید نیست۔ آنچه ایں کبراویاں سه الیعین امیدانه دوران عایتها
امام میر اعلی الدوام ایں کار می باید کرد۔ او مرید است که ایں کار بارها کند و که
وقتے تعین دارند برائے ایں کار را ایشاں مهوسانند۔ اما چنیں شاید که همه روز
و شب بکار چد هست در سال یکدو بارے چندگاں روزه شق و اضعب گیرد و
الزم و اوجب دارد۔ مرید را که طعام بخار انگیز و دو نطبی الهضم باشد از ان احتراز
بواجبی باید کرد۔ و شرم باشد مرید را که گویند مبیضه افتاده است ۔

(۱۷۴) اگر مرید را صاحب حقے برائے کار مزاحمت کند میگذارد که او کار
اهل ارادت کند بداں التفات نماند از قدم ارادت نباید چنانچه او نیز با
نیخواهد که جوال او چندگان طی کند و همه شب بیدار باشد و از التماسات تجارت
دست باز دارد و خواهد از دولت و معامله تے شود تا نفس زیاده گرد و چشم را
بنظارۂ جمال پسر روشن گرداں انواع را التفات نکند و سرمایه نیاز [illegible]
خود مستقیم ماند۔ الغرض اجبار از قبیل اضداد است۔ جبر [illegible]
اگر طالب را در ره طلب وقت گری کار رعایت حقے فوت شود [illegible]
و تعالیٰ جبر کرا او کند چنداں همت خویش بداں شخص نثار کند [illegible]
بخشد و منت بر خود نهد [illegible] صادق باشد اول حال [illegible]

مزاحمتے میکرد آخر وقت ہمو معتقد شود و خواہد کہ بندہ و مرید گردد مقصود من ایں است
تو ہیچ وجہے قدم ارادت راستر مبر پیشتر بر البتہ پس نیائی ہیچ غرضے۔

اگر در حیات پیر یا بعد وفات او از بزرگے دیگر مرید را چیزے رسد او را عقیدہ باید داشت کہ ایں ہم دادۂ پیر است

(۱۷۵) اگر کسے در حیات پیر یا بعد وفات پیر ملاقات با پیرے دیگر شود
اگر از و آں بیند کہ از پیر احساس نمیکرد از موارد ے و معارفے و حقایقے
بد اعتقادی بدل نمی باید داد شاید پیر را روزگارے است کہ ایں ہمہ کار ہا و
ایں ہمہ چیز ہا در جنبہ او است و در خفیہ کنیف او است اما اظہار شرط نیست
و اگر ازیں پیر نصیبہ گیرد داند و اعتقاد کند کہ ایں دادۂ پیر است کہ بدیں رہ
مقید بود و بدیں شرط مشروط۔ اما بہتر ایں باشد مرید ہر پیرے را صحبت نکند و
اگر مرید در تربیت پیرے دگر افتد و از و نصیبہ گیرد ہمیں عقیدہ کند کہ گفتیم چنانچہ
شخصے در خانہ کعبہ رود و آنجا فتحے و فتوحے شود آں تحقیق داند از دولت ارشاد

مرید را باید کہ خانہ پیر را و تبرکات او را بسیار احترام کند

دعوت و صحبت و دست بیعت پیر است۔ ہم چنیں از ہر درے کہ بر و چیزے
رسد ہمیں عقیدہ کند۔ سمت خانہ پیر را حرمت دارد اگر تواند خوے آں سوے
نیدازد و پا آنسوے فراز نکند۔ و ہم ہمچنیں کفش پیر را و دیگر چنانچہ مصلا و دستار
و طاقیہ و دراع و ہر چہ ہست بے وضو دست نگیرد و در محلے با حرمت دارد و گاہ
گاہے بکشد بر رو و بر چشم و بر سینہ مالد و از پیر خواہد آنچہ تبرع ایں بر من ارزان
کردہ ہمں ارزانی دار۔

مرید وصیت کردہ بمیرد کہ چیزے از تبرکات پیر در گور او بنہند

(۱۷۶) و البتہ وصیت باشد چیزے جامہ شیخ با وے در گور باشد خصوص
طاقیہ و اگر گرد تربت شیخ چند کرتے گردد شاید کہ حرمت آں قالبے است
کہ در دل آں قالب مقعد عرش باری و مقعد رحمان است و در کتب فقہ

ادب حاضر شدن بتربت پیر

ہم روایتے است۔ وزیر پائے شیخ البتہ بپرے بدارد۔ والبتہ گل بر در تربت اندازد۔ ارواح را از بوے خوش نصیبے تمامی است۔ و پیش تربت پیر بسیار نہ نشیند زیادہ از سورہ یٰس خواندن نمی شاید۔ ہر چہ بیشتر خواہی بود خوف آں باشد راستا و چپا نظر شود و آں بے حرمتی آں قبر باشد۔ ترا باشد دو چشم ہم بر تربت بداری یا چشم بستہ ہم در خیال صورت پیر باشد۔ واگر چیزے نزدیک تربت گذارد می شاید شک کہ رضائے آں مقبور بریں است و او را بیان مریدے و فضیلتے می شود۔ واگر در حیات پیر یا بعد وفات او بحضور او نشستہ است اگر آیندہ در آں حالت بیاید برائے احترام آں آیندہ نخیزد مگر آنکہ پیر خیزد آں خاستن موافقت پیر باشد۔

مرید را باید سر بپیش پیر نہد بار خود بر پیر نہ نہد

(۱۷۷) و مرید البتہ کوشد کہ بار خویش بر پیر ننداز د و البتہ اہتمامش در آں باشد تعلقے از پیش او برگیرد۔ و مرید بداند چنانچہ پیر را در دین احتیاجے بمرید نیست فکذلک در دنیا۔ واگر مرید را وسعتے ہست در رزق و پیر را نہ آں سعت از ہمہ پیر داند آں ضیق عیشے کہ پیر با خویش گرفتہ است آں را باختیار او گذارد و اگر چہ بیند کہ گاہ گاہے از ضیق معیشت شکایتے می باشد آں شکایت ہم بمصلحتے حمل کند۔

مرید را نشاید تسخیر کواکب و جن مشغول شود رجعت باید و زید

(۱۷۸) و مرید را نشاید در تسخیر کوکبے و جنے مشغول شود یا ایں کار را معتقد باشد ایں ہمہ کار دنیا و یست و او دنیا را آباخرت وداع کردہ است حالت سیر و اسبق المفردون نقد وقت او شدہ است

ادب مرید و پیر تبعیت و تفرق

(۱۷۹) مرید پیشوائی کسے نکند۔ مرید خدمت پیر را اختیار نکند واگر پیر

دراں کار۔

فرمایا آں کارے دیگر است۔ مرید بر سر خرچے و بر رہ وادے و سندے نہ ایستد مرید ہر روز گوشت نخورد و کلی ترک نیارد۔ حلاوا و مالحات و غیر آں ہم بریں قیاس است۔ و مرید در محافل و مجالس برائے نشست خویش امن عند نفسہ محل تعین نکند۔ مرید در رہ راست تا و چپا نگراں نرود۔ مرید اگر مباشر خلاف شرعی را بیند انکارش بدل سپندہ بود و ذلک اضعف الایمان ہمیں معنی دارد یعنی ذلک الایمان ایمان اضعف عباد اللہ از مرید ضعیفہ و سکین ترکیبت۔

مرید را از سماع شنیدن چارہ نباشد

طالبان برانواع اند یک گروہ بحکمت روند گروہے دیگر برہ عشق و محبت

(۱۰۰) مرید را از سماع شنیدن چارہ نباشد اگر طالب و مرید محبت است طالبان برانواع اند۔ طالبے باشد بعقل و فہم خویش اختیار طلب خدا کردہ باشد زیرا چہ اعلیٰ واجل است و اوجب و اثبت است و اعظم و اقدم است۔ اکنوں آں مرد طالبے برہ حکمت است عاشق نیست۔ عاشق و محب دیگر است آں حالتے است کہ جز القاء من اللہ نیست در مضیق گفت و شنید نمیگنجد ہما واجبہ مبتلا واند از آں قضیہ کہ گفتیم۔ یکے اختیار اولی و اقدم کردہ است۔ سنائی رحمۃ اللہ علیہ اشارتے می نماید۔ بیت

ہر آں جائے کہ اندر راہ ہمت و حکمت بسوزد خطۂ وحدت برد عقل از خطۂ اشیا

اگر عاشق را پرسند کہ فلاں را بچہ دل دادی او اگر عاشق است و او را عشق ربودہ است او ہیچ بیانے نتواند کرد و اگر گوید ہمیں قدر گوید می دانم کہ چہ بود در ربود چیزے بود کہ بروں است از گفت و شنود۔ اینجا تحقیق وانی ہر اعتبارے در انگیزند دور تر روند۔

(۱۸۱) مرید سعت وقت را و ضیق وقت را طالب نباشد۔ اما اگر سعت پیش آید شاید موجب تشتت وقت او باشد اما اگر ضیقے تشتے دارد در ارادت او نقصان است۔ و ان ارادت از اول بلوغ تا گذشت چہل اگر دریں ایام قصدے پیوست با شرط آں کار یرجی منہ الفوز بدولت وصول الحصول و اگرچہ دریں ایامے که ریاضت و مجاہدہ می بیند مقدور بدام او ند ہند نزاع نباشد که در پیران سال باید در وقت مرگ یا بیا بعد آں عن قریب من الموت او خود بسوال آید۔ تو بداں مقصود را چه خود باشد دولت او را دست داده بود و اگر نه وقت بعث گاه حساب باد ر بہشت پیش از آنکه آنجا وعده عموم شود۔ و اگر آں درد او را و آں احتراق او را تا آنجا دارند که بر ہمه مومنان مشاہده دیدار شود او را مخصوص باشد بیقین مخصوص که یغبطہ الانبیاء والاولیاء والشہداء والعہد بیجوز۔

غرض ما اینست دریں ایام طلب باید ایام طلب ہمیں است پیران کار نسزد گفتیم مگر پیرے که جوانی بدیں کار بسر برده باشد۔

(۱۸۲) و مرید را نشاید که ہوس بلوغ مطلوعے کند و اول ہول را بسر برد۔ استغفر اللہ برائے ایں خطرہ خیطے بنفس بہ مشقت ... مشقت پیش آید که نفس را کار بجاں افتد۔

(۱۸۳) مرید را ایں قدر بباید دانست اگر یکے را در صورت جاں نشینے اقتدا او را برائے رہ بردن بدو چند کار است۔ اعتکاف بر در او یا ملازمت برآمد و شد کوچه او در ساختن با کساں او بدانچه تواند مبدل کردن ہر زہے

بدست اوست وسحرے وجادوئے وتعویذے کردن وبرعاملان این رہ و
برساحران ماہر ملازمتے والتماسے کردن۔ ہمہ برین منوال مرید را الابدی است بود
او ورمسجدے باشد درحظیرہ باشد درکنج وخرابہ یا کہ گہے برون مسجد وگہے بمصلحت
بامردم وبازہا دوعباد ومردم صلحا آمیختن ضرورت است وره از ایشان آموزد و
وجدان مقصود از ایشان یابد وہرچہ باشد بدل این راہ کند۔ نمازے وروزہ
وورودے ودعاے از ضروریات کار مرید است مقصود ہیچ دریرا کہ آن از
ابواب برّاست فرو داشت نکند ہر رہے وہر درے می پوید تا از کدام رہ روے
مقصود بیند۔ وبعضے مریدان صوم دوام اختیار کردہ اند ایشان را بیشتر این صفت
بود کہ چیزے رسد نقدے جنسے طعامے این برائے افطار دارند۔ ومریدے دیگر
روزہ اختیار کند ہرچہ بنقد رسد ہم بدان سازند اگرچہ ہمہ روزگذرد وچیزے مشروبے
دما کولے نرسد او را امساک باشد۔ اما التقلیل شرط است ہم ازین گفتہ اند من صام
صوم الدھر فافھمہ انہ قد اجتمع عندہ لاشئ من الدنیا اما ما چنین
می گوئیم صوم دوام بہتر باشد واگر اختیار مرد آن بود کہ البتہ چیزے را بمصلحتے ردّ ندارد
اگر بہمان وقت رسد افطار کند نیکو معاملتے است این واگر نہ فاقہ را قوت وقت
سازد واگر چیزے دارد برائے دفع تشویش وقت را یاد وسہ دیگر صایم اند برائے
موافقت ایشان را از معاملہ محققان دور نباشد۔

(۱۸۴) مرید را ہرچہ بدست باشد باید کہ از ان خاستن نتواند اگرچہ بادشاہی
باشد۔ حکایت سلطان ابراہیم شنیدہ قدس اللہ روحہ۔

(۱۸۵) مرید اگر وقت اضطرار سوالے کند بخورد شاید واگر جائے میزبانی ا

نشاید کہ ہرچہ در دست
او باشد ازان برخیزد
وقت اضطرار مرید را

خبر مستدعی را دخل ہست و خصم خانہ بر آں کارہ نیست شاید کہ برود در آں مجلس دفع تشویش خویش کند۔

(۱۸۶) و مرید بیچارہ در دہلیز مرگ نشستہ باشد گمان نبرد با خود کہ دو دم ساعت زندہ ماند تا کارے کند۔

(۱۸۷) و مرید را نشاید کار و شغلے کہ از پیر گرفتہ باشد و پیر را در آں باب اسرارے و ضنتے باشد کہ آنرا آشکارا کند۔ و مرید از پیر سرے طلب نکند و اگر کند پر خطر باشد اگر بر مزاج افتد زہے کار و اگر بر خلاف افتد زہے بلا و اگر مرید در زیارت بزرگے یا پیرے رود التماس نہ پیوندد اگر التماس نکند صورت ضرورت آں باشد کہ از پیران بزرگ صالح طلب کند کہ خاطرے بدارند کہ پیر او بر و نظر شفقت کند۔ و اگر از گور بزرگے یا پیر پیر استمداد کند بگوید اللہ علیک کہ پیر مرا اشارتے فرمائید و مرا پیش او بہ نیکی ذکر کنید و او را بریں آرید کہ بر من نظر شفقت کند۔

(۱۸۸) مرید پیر را ہمچو شیشہ صافے شفافے تصور کند و انوار قدس را ورا آں شیشہ آنچنانکہ آں انوار درون شیشہ نماید ہر بار کہ مرید پیر را ببیند داند کہ نور قدسی برو تجلی کردہ است و ایں منعکس اوست و من در نظارہ آنم۔

(۱۸۹) مرید را باید ہر چہ پیر فرماید در حال صورت امتثال پیش آید و اگر چہ امرے محال نماید۔ مثلاً اگر فرماید شتر را دست و پا بربندید بر کن بالائے بام بیار اگر چہ ایں امرے متعسر است و ایں را محال عادی گویند اما مرید اقدام کند

(۱۹۰) و مرید ہر چہ در خواب و مراقبہ و واقعہ بیند پیش پیر گذراند تا پیر تعبیر آں کند و بحسب آں معاملتے فرماید۔ مثلاً در واقعہ یا در خواب بزغالہ بیند کہ تعطش

اومیل کرده یا برو غالب آمده یا همیں صورت او دید پس پیر ایں را تعبیر به شهوت
کند و حجب دیدار او برائے دفع آں کارے فرماید۔ ہم چنیں ہر حیوانے و
ہر پرندہ کہ بفعلے و صفتے مختص است چنانچہ سگ و مورچہ بشح نسبت اند
ستور بخر یا کل و شرب مار و کژدم و امثال آں باید و شیر و گرگ و پلنگ
ہمیں حکم دارند بغضب نسبت کنند و پیر را دریں باب برائے دفع آں تدبیرے
ہست و آنکہ انوار را ہر جنسے بیند او را نیز تعبیرے خاصے است و پیر را آنجا
فرمایشے و کارے۔

(۱۹۱) اگر مرید را اتفاق افتد در مجلس چند بزرگے حاضر شود مثلاً آنجا
خضر است و ابدال و اوتاد دیگر اند و پیر است باید از ہمہ گذشتہ روے
بہ پیر آرد۔ اگر چیزے جوید و طلبد ہم از وے و اگر پیغامبر را بر صورت پیر بیند
اشارت بریں باشد اتباع او اتباع پیغامبر است۔ و اشارت بریں باشد کہ
پیر موفق باتباع نبی است۔ و اشارت بریں باشد کہ ایں پیر بجاے من ست
میان من و او بیگانگی نیست حکایت ما بدیں ماند کہ نحن روحان حللنا
بدنا۔ و اگر ہمچنیں اتفاق افتد ایں را خواب و واقعہ گویند ایں کار بدست
من و تو نیست تا از غیب چہ آید در پیش

(۱۹۲) اگر ہمچنیں اتفاق افتد مرید را واقعہ پیر را ببیند و داند کہ ایں
خدا است تعبیر کنند ایں مظاہر او است و متقلب بانواع تقلبات او و خدا
جل جلالہ و سپردہ است کہ افعل ماشئت و معنی افعل ماشئت ایں است
کہ متخلق باخلاق باری باشد و اگو نیز چنانچہ او تعالی آنچہ خواہد کند تو

نیز آنچناں کن فانک معفوای فانک موضوع عنک وزرک وثقل
وجودک ومحو عنک وهم انیتک دبسیار مردم اینجا ایں گفته افعل
ما شئت یعنی هرچه خوشش آید کن از نیک وبد۔ استغفر الله ایں گفته
محققان نیست۔

(۱۹۳) مرید اگر چیزے را در خواب یا در واقعه بیند وآں چیز هم چناں
شود مثلاً آمدنی بودنی شدنی را دید ایں را از قبیل کرامت نشمرد وایں را از خوارق
نداند جمله عوام دریں قسمت مشترک اند بل الکلام فی الاجانب مرید را خطره
در دل آید همان زمان اثر آں ظاهر شود ایں نیز هم ازیں باب هست۔

(۱۹۴) ومرید را امروز که عمر دنیا به شصت وهفت سال رسید [illegible]
احتیاط باید کرد که فاش اسرار معلوم حق کسے نخورد واگر در احتیاط کوشد [illegible]
گرسنگی میر یا طعام غیب آید اگر تاثیر وتقلیل کند بجائے مخصوص باشد۔

(۱۹۵) ومرید را آں کوشد که دریں دو وقت سخن با کسے نگوید بعد ادا
سنت بامداد تا ادائے صلوة اشراق وبعد صلوة عصر تا فراغ از اداے [illegible]
اورا ضرورت باشد وآں ضرورت بلاے باشد براں مکین۔ اما مشائخ ومرشد
ازیں قسمت مستغنی اند۔

(۱۹۶) اگر مرید عمل کیمیا داند وسیمیا داند البته اظهار آں برکسے نکند
نیاموزد وخود آں کار نکند نه برائے خود ونه برائے خدا [illegible]
بهبه ایں رنگ آمیزی کند واگر در اثنائے ارادت وثنائے ایں [illegible]
آوند الله علیک ایها المرید ان تلحظ الیه بدانی [illegible]

آمدہ است وبلاے قوی متوجہ شدہ است ترا از در خود چناں خواہد راند کہ تو لایق شاگردی ابلیس ہم نخواہی ماند۔ والبتہ صادقا نرا ازیں جنس پیش آمدہ آید اما صادق کجا بدینہا پردازد۔ چگوئی کسے را کہ اضطرار شد واو دراں اضطرار اصطبار ورزید بداں سوختگی قرار گرفت من اللہ براے او فتح بابے از غیب شد واگر نشد براں جان عزیز را تسلیم یار کرد و دیگرے عملے کرد آں وقت را گذرانید کہ بہتر یکے جان خود را بذیل الٰہیت بربستہ است ویکے بدنیا بربستہ است فشتان شتان بین المنزلتین۔ وآنکہ عملے بذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نسبت کنند آں کیمیا وسیمیا وتعلل ودار ونسبتے ندارد او متعلق باخلاق اللہ است واللہ یفعل ما یشاء ایں را قسمتے از نسبت روح اللہ تصور باید کرد۔

حصول نعمت از طلب درست

(۱۹۷) مرید را طلب آنکہ درست افتد یا از عالم غیب بر وشاہدے شدہ بود آں جمال وامکاں حصول آں جمال او را در طلب وارادت آرد یا القاء من اللہ در دلش افتد کہ بدولت دیدار ہم دریں جہاں کیا را بود وباشد

مامون العاقبت بودن پیراں

(۱۹۸) مرید را باید بداند کہ از معاملہ پیران سلف وخلف ایں محقق شد کہ پیر بجاے میرسد کہ مامون العاقبت می شود۔ ایں شجرہ نبشتن وہر یکے را سندے بندے داشتن ودوام توجہ مرید با پیر در حیات وممات دلیل کرد کہ اجماع ایشاں بریں است کہ ایشاں مامون العاقبت بودہ اند واگر درمیان ایشاں بہ شخصے مائی وہم خلل افتد مرید را توجہ درست نیاید وہیچ فیضے از ایشاں نتواں گرفت۔ قول ذوالنون رحمۃ اللہ ہم بریں سخن گواہ است

ما رجع من رجع الا عن الطریق ومن وصل لا یرجع چنیں دانم بعد
کشف حقیقت از طرف الٰہیت بندہ را حفظے درستے است او بجائے
رسیدہ است فرو افتادن را امتناع نماندہ است زیرا چہ او شخصے است فرود و
بالا او را یکساں گشتہ است۔ یک سخنے کہ میاں صوفیان و متفقہ اختلافی
مبینے دارد ایں است کہ گفتیم۔

(۱۹۹) و مرید را لہوے و ہزلے و طربے کہ حلال امدہ است بر خود حرام
گرداند او را جز یک طلب و جز یک کار ہمہ گذاشتنی است۔ پیر را شد کو کہ
باشد کہ مطایبہ با وے مباح است بر مرید حرام باشد کہ با وے مطایبہ کند
ہم ہمچنیں مباحے دیگر کسے رباعی گفتہ است نیکو رباعی است۔

رباعی

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گو شو گو　　وز دو زیاں ہر چہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش مپرداز دوکوں　　وز سود و زیاں ہر چہ شود گو شو گو

(۲۰۰) مرید را ہر حدیثے و اثرے و حکایتے کہ در باب عبادات و طاعات
و مجاہدات رسد برائے صحت تحقیق او را تتبع حاجت نباشد زیرا چہ محض
خیر است برائے محض خیر را سند چہ مطلبی کہ اتفاق است حمد وح فی الادنیا
کلھا۔ واگر سخنے در ترغیبے و تسہیلے باشد برائے تصحیح او را تتبع باید کرد کہ جہلا از
زنادقہ است

(۲۰۱) مرید اگر کا نمدے در رہ گذرے افتادہ یابد و دراں سخنے نوشتہ
باشند بداں سخن مردم را رہ سلوکے دست دہد عمل کردن براں واجب است

نوخستہ شدہ است باید کہ بداں عمل کند

مرید عاشق ایں است بے ورہ کارے باشد کہ بداں روے مقصود تواں دید۔ دریں قضیہ مرید ہذیان گوی باشد چنانچہ عاشق و معشوق را گاہے بہ سرو نسبت کند گاہے بگل نسبت کند گاہے ببہارے و کثرہ مے نہ آنکہ ایں ہمہ ہذیان گوی عشاق است۔

مرید ہر مالے کہ در ابتدائے ارادت دارد باید کہ آنرا صرف کند

(۲۰۲) مرید را اگر در ابتدائے ارادت مالے در ملک باشد خرچ آں مال ضروری بود البتہ آنچناں شود کہ بروز کوۃ واجب نیاید۔ و اگر آنچناں شود کہ ابو بکر کرد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسید ما خلفت لعیالک فقال اللہ ورسولہ و اگر نہ معاملہ عمر کند رضی اللہ عنہ بلغت تکفیھم اگر عیال باشد ورنہ شبانہ بر خود ندارد۔

مرید کار امروز را بفردا نگذارد

(۲۰۳) مرید را نشاید در دل ایں گمان برد شب افتد چنیں کنم و شب گذرد روز را چنیں کنم و مرید را ہر چہ پیش آید ہم بنقد وقت سازد تسویف و اہمال را از حرماں شمرد

مرید را اگر جائے نظر بر جمیلے افتد بالقصد بر دو نظر نکند

(۲۰۴) اگر مرید را نظرے بر جمیلے مستحسنے افتد بازش بعد از نہ بیند و آرزوے دیگر از وے نبرد سرے فرو افگند چشمے بندد و بخیال او بدل مشغول شود نکو کار باشد ہست اینجا رہ روی اگر از ہوا بکلی برات باشد ایں معاملہ آں مرید است کہ او را با صورت خیالی پیر کارے نیست۔

مرید از اعمال جوگیہ احتراز ورزد الا حبس نفس

(۲۰۵) مرید را آنچہ اعمال جوگیہ است از ہر جنسے کہ ایشاں دارند خیر حبس نفس و نسبتے مخصوص کہ ایشاں دارند و مکانے کہ با ایشاں باشد احتراز واجب داند وایں دو سہ چیز کہ از آں جوگیہ گرفتہ ایم لابدی صوفی است۔

(۲۰۶) واگر مرید را آرزوے خوردنی تو آشامیدنی شود میاں ایں سہ معاملہ یکے کند نخست دراں کوشد کہ آں خطرہ و آں ہوس از دل بکلی رود و اگر بازمی نجاید استخوانے پیش سگے اندازد و خود بفراغت مشغول شود یا بماند آں قدر ماندنی ہست ہوس او بدوند ہد یا بمقابلہ آں مجاہدتے سختے برو نہد او آنرا قبول کند بدیں ماجرا دفع کدورت آں ہوس میشود۔ واگر مرید را اعیال باشد و ہر بار خاطرش براے تقرب میکشد بناید ہر بار بداں تراتخانی مشغول شود بدارد تا حالت توقان رسد کو رشدہ آں تشویش از خود دفع سازد و اگر نہ ایں جنس سبب حرمانے عظیم است و اگر بدارد البتہ البتہ مزید یابند و شوق و ذوق غالب تر و قوی تر گردد و طلب قوت گیرد عشق موج باوج رساند و اگر مرد صاحب تجلیات است تجلی باجمال ترباشد و باشیوہ و شکل بیشتر بود و ربابندہ تر آید۔ اے عزیز حکایت از تجربہ میرود۔

(۲۰۷) و مرید را باید بادیہ و زاویہ حجرہ و گشت کوچہ و بازار و خلوت یکرہ باشد یعنی البتہ دلش از تصور حضور مقصود و یا ذکر خفی بر تخیل او زاں او خالی نبود۔ ازیں عاشقان مجاز پرس بست الیتاں را دلے خالی از خیالی معشوق۔ مرید را ایں صورت است۔

(۲۰۸) اگر مرید بندہ کسے باشد او را تدبیرے نیست جز پاکی نفس دل متوجہ تام۔ ایچنیں بندہ آزاد و قت خویش باشد ایں بسیار آسانی است بروے جز پنجوقت نماز فریضہ بدنیات دیگر بر و متوجہ نیست زکوٰۃ را مال باید حج را سفر باید او بخدمت مولی مشغول است۔ جہاد اگر فریضہ افتد

اجازت و فرصت باید۔ اگر بر نفس او چیزے رو و حدا و نصف حدا حرار است روزه ہمال سی روزه ماه رمضان پس اگر خوند کارے ظالمے آں کار فرماید که اقامت روزه نتواند کرد شرعاً معذور باشد۔ الغرض مقصود آں دارم که مرید طالب را اہمال دو چیز که گفتیم خمیر مایہ جملہ سعادتہا است و جملہ طاعتہا و عبادتہا بے ایں دو چیز به خسے و به پوست جوے نه خرند۔

مرید را بر پستی نسب خود نظر نباید کرد و ہمت بلند باید داشت

(۲۰۹) مرید را بر خست نسبت و نسب خویش نظر نباید کرد طلب کند شود و شوق کم گردد و ہم حرماں و خذلاں افتد بدانند۔

بیت

اینجا ہمه ترنده و دل پاره خرند　　بازار چه قصب فروشاں دگر است

مرید را ایں عمل مبارک است که ولش از ہمه طالباں مشتاق تر و از ہمه سوختگان افروخته تر و از ہمه روندگان شتاب تر و تیز تر و از ہمه بلند ہمتاں بالا تر و بیشتر و بلند تر و از روے ظاہر نظر بر خست نسب و شکستگی نفس خسیس خبیث و از ہمه کمتر و پستر دانستن۔ ایں چنیں مریدے بادیه ہا قطع کند کوہہا را پامال سازد و دریاہاے آتش را شنا ورشود کارہا سر دازوے که رشک گاه جملہ طالباں و محباں بود۔ مرید باید دریں سخن اندیشه کند که سرور فقہا چه میفرماید و پیشواے علما چه گوید رحمۃ اللہ علیہ عِلْمُنَا ھٰذا لا یصلح الا لمن ضرب دکانه وفرق اخوانه و طلق نسوانه ایں حال علم ظاہر است باطن را چه پرسی و چه گوئی۔

مرید را در خانقاہ

(۲۱۰) مرید در خانقاہے و لنگرے براے قوت را قرار نگیرد و ننگ صاحب

خرچ آنجا و خادم نکشد و اگر بضرورت برائے دفع تشویش در خانقاہے در باطے سکونت اختیار کند این ضعیف حال را باید کہ ہمہ روز و ہمہ شب برائے غذا و برائے برکالہ نان را حاضر و شاہد میان آں ساکنان نباشد۔ البتہ تنہای گزیند یا ہمہ دران خانقاہ زاویہ گزیند کہ جز برائے فریضہ بیروں نیاید یا کہ روز شدہ در گورستانہا و بادیہ ہا رود و شب شدہ درآید۔

(۲۱۱) و مرید را از دو خفتنی و ستنی چارہ نباشد زیرا چہ بود او در تنہای است۔

(۲۱۲) مرید ترشی بسیار نخورد کذالک شیرینی۔

(۲۱۳) مرید را اگر احتلام بر حرام افتد باید بر توبہ خود اعتماد نکند و آنکہ گویند احتلام عارفان از النعمت اللہ است آں سخنے دیگر است۔

(۲۱۴) مرید برائے آنرا کہ این کاریست کہ معاونت است مر مسلمانان را و تفریح قلب مسلمانان است و کفایت مؤنت مومنے است وقت را غارت کند و برائے فوز درجہ و ثواب را اقدام نماید تا شاید این ہمہ حسنات است تا بواب تراست کسے نگوید کہ بد است۔ اما مرید طالب راہے عاید حمدہ است کہ آں رہ بدینہا مغشوش میشود و نگذارید دگوی خارے و کلوخے در رہ افتادہ ہا می ماند۔ و اگر گویند خداوند تعالیٰ از برکت آں او را فتح بابے روزی کند این سخنے است این کہ از برکت این فتح بابے شود انشاء اللہ تعالیٰ کہ مرید طالب دار و بداں ماند کہ کلیدے بدست کردہ و قفلے کلید را در عمل داشتہ میگرداند و می جنباند تا صورت فتح ظاہر گردد۔ میان این کار و آں کار چند تفاوت است

اندیشہ کن بہ بین آرے فتح امکان ہست چو امر ممکن است شاید در بعض مواضع واقع ہم باشد کہ بہ رعایت مبرات و حسنات امید رجاے مثوبات ہست ولیکن بنقد تشتت است جمع ہم نیست و دراں کار یاد محبوب و دل کار محبوب و دل در رہ محبوب نزدیکترین راہ ہا است از دویدن و پوئیدن و تا در محبوب رسیدن و سر براں در کوفتن است فتستان بینہما شنیدہ دو رہ است یکے رہ طالبان و دوم رہ نیکمرداں۔ ہرچہ ثواب دراں بیشتر و امید بہشت و نجات از دوزخ بسیار تر آں کار نیکمرداں موافق تر۔ و دوم رہ طالبان است با ایں ہمہ عبادات کہ نیکمرد دارد اورا دل متعلق بخدا و متوجہ بحق و جز او چیزے دیگر در دل نہ و ازیں ہمہ عبادات جز دریافت مقصود چیزے دیگر مطلوب نہ و کاریکہ طالب دارد ہیچ کارے وزنے و قدرے ندارد۔ اگر حضوری کہ طالب را است باوے نیست مردماں سالہا نماز گذاردہ اند و شبہا بیدار ماندہ اند و روزے و شبے ختم قرآن کردہ اند اما بوے از رہ طلب نیافتہ اند چوں ... او خبرے نداشتہ اند۔ اینجا سخنے بسیار است اگر نویسیم مختصرے دراز گردد ایں محل سخن نیست۔

(٢١٥) و مرید را باید کہ بداند کسے را کہ کشف غیوب و اطلاع بر ضمایر شد بلاے مبتلا گشت کہ مبادا ہیچ مسلمانے بداں مبتلا گردد۔ غیب باہمہ غیب است لہٰذا اعلم فردا چہ زاید۔ مرد بارے بہ نقد وقت خویش خوش است۔ و آنکہ او امروز داند کہ فردا چنیں مصیبتے پیش آید ایں مرد صاحب کرامت بہ نقد غمگین ماند و گمیں باشد۔ آنچہ شدنی است خواہد شد اما ایں غمے زیادتے

راہ دو است یکے راہ طالبان نماز دیگر راہ نیکمرداں

مرید را باید دانست کہ کشف غیوب و اطلاع بر ضمایر بلاے عظیم است ... الخ بہ رضا باید بود

است کہ بروے افتاد۔ دیگہا سر پوشیدہ میجوشند تا در ہر دیگے چہ چیز است

ہم چنیں دلہا است خدا در دلہا چیزے نہادہ است در دلے مکرے و غدرے

و نفاقے ہست ایں صاحب کرامت را اطلاع بر ضمیر او شد کہ در ضمیر او چنیں

و چنیں است آنکہ چہ شود بروی گویدا و آنچہ ہست ازاں باز آمدنی نیست

مرداں بسیار ایں کار کردہ اند و ایم اللہ کہ بسیار جا شوخی و دلیری ایشاں

شدہ است۔ و اگر نمیگوید بدل می داند ایں آیندہ باآں ندارد و در دل او

چنیں و چنیں است نہ آنکہ بہ نقد وقت ناخوش است والا لغیب میگذشت

میدانست کہ مرا محب است و چنیں و چنیں است و بوہم و خیال خویش بوقتے

خوش می بود ایں مرد صاحب کرامت را کہ بر و کشف غیب است و آنچہ

ورائے استار و حجب است او میداند مرداں میگویند ہیچ دولتے کہ او

دارد۔ او زنے دارد او کنیزکے دارد او مادرے و خواہرے و پسرے دارد

کارہا در کارخانہ خدا است کارے در غیب و در ستر میرود و ایں مرد براں

مطلع اکنوں آنکہ چہ میگوی خاموش باند ہا تا گردد ہر چہ کسے میکند گوئی

گوشتہ می بیند یا بر حسب آں معاملتے با ایشاں کند آنکہ چہ گویند دیوانہ

شدہ است عقل بر باد دادہ است سخرہ و مضحکہ گردد و تو چہ گوی او را چہ

گویند و ایم اللہ ایں بلائے است کہ ایں قوم بسیارے از خدا استعاذہ

کردہ اند کہ میسر نیامدہ است۔

(۲۱۶) و مرید را نشاید البتہ خود را بنامے شہرہ کند چنانچہ کہ گفتہ اند کہ بشر حافی و فلانرا گویند دہنکرہ پوش و دیگر یرا خوانند چرم پوش

مرید را نشاید کہ خود را بنامے شہرہ کند

کار او خلوت است و کار او نیستی است و کمی است - پائے برہنہ گشتن بضرورت احتیاج باشد و دہنکرہ و چرم پوشیدن برائے قطع مونت باشد البتہ آنچناں کردے در تراحافی نامند و چرم پوشش و دہنکرہ پوشش گویند نہ بجاں و سر خود کہ بکنی اینچنیں کارے -

مرید چوں چشم از خواب باز کند او را باید کہ خیال کند کہ وقت بیداری در دل او چہ گذشتہ است

(۲۱۷) مرید را باید نخست چشم از خواب باز کند در خیال دل خود رود کہ خاست از خواب در دل چہ گذشتہ است از آنجا بداند کہ او طالب آں چیز است و اگر خبر مقصود و کار مقصود در دل گذشتہ است او بداند کہ او مرید خدا و طالب خدا و طالب حق نیست ہوسے است کہ می پیر و از مرداں شنیدہ کہ بہتر ازیں راہ راہے دگر نیست و خوشتر ازاں نام نامے دگر نہ خود را مرید طالب نام نہادہ است -

مرید را در نماز مراقبہ پیر باید کرد -

(۲۱۸) و مرید در نماز مراقبہ پیر کند تصور او در راستا او چپا باشد بداند کہ پیر یکے از دو طرف او حاضر است یا او را امام تصور کند یا خود را بین یدیہ داند - و اگر موضع سجدہ گاہ پیر را تصور کند یا او را حاضر و شاہد یابد کارے باشد ایں قدر امیدواری بسیار بود - و در وقت تصور پیر بر بہترین صورے و شکلے کہ او را دیدہ باشد ہمداں صورت تصور کند و تخیل آں بندد -

(۲۱۹) و مرید ہر جا کہ باشد اگر در بادیہ و اگر در شہر باید کہ نماز فریضہ از جماعت فوت نشود - و آں بزرگانرا کہ شنیدہ عمر در بادیہ گذرانیدہ اند ایشاں را جماعتے از غیب بودے ارواح خلاصہ یا فرشتگان یا مرداں غیب با ایشاں می آمدند نماز میگذارند جماعت فوت نشدے - و دیگر اگر یکے تنہا ماند و آنجا

قابل نیست کہ دومی پیدا شود آنجا بضرورت سنت بد و متوجہ نیست و آنکہ گویند اگر تنہا باشد حفظہ را تصور کند کہ با وے میگذارند خیال است این تحقیقے ندارد واگر این مراد از آنہا است کہ فرشتگان با وے شاہد شوند وامامت کنند و ایشان اقتدا کنند این فضلے دیگر است این ہمہ گفتیم بدینہا سنت جماعت بجا آوردہ نمیشود برائے آنرا نا سے باید و باقیات در راہ و تنہاسی ساقط اند اما مردمان غیب وصلحاے دیگر یاری کنند آن جماعت است ارواح خلاصہ و فرشتگان اینجا دخل ندارند۔

(۲۲۰) مرید ہرگز گمان نبرد کہ جنید و شبلی و بایزید از پیر او بہتر اند یا کسے درعصر او ہمچو پیر اوست واگر نوعے اگر تحقیق شد یکے ازو فایق است مرید را دست از دامن پیر فرو نباید ہلید۔ پدر پسر را پرورد نہ مرد اجنبی اگرچہ رحیم کریم باشد او را با تو چہ لطفے و رحمتے۔ اما پرورش پسر بر گردن پدر فریضہ است او دست دادہ است و تو متولد از سر اوئی۔

(۲۲۱) مرید بعمل دیو و پری و کفتار اگرچہ داند مشغول نشود و این کار نکند۔

(۲۲۲) مرید را آوند آبے دایم برابر باید خصوص کہ از شہر بیرون شود بزیارتے یا بجاے۔

(۲۲۳) مرید بر دریا ورنہ شنید کہ تشتت وقت و تشویش حال آنجا حاضر است مرید بسمتے کہ کعبہ و حرم مدینہ و زیارت بزرگے نیست مسافری نکند لہ بغیر این مقاصد جز ہوا پرستی نباشد۔

مرید ہرگز گمان نبرد کہ دیگرے از پیر او بہتر است اگرچہ کسے باشد

مرید بعمل دیو و پری مشغول نباید شد

مرید را آوند آب ہمراہ باخود دارد

مرید سفر دریا و سفر دیگر جز برای مقاصد دینی نباید کرد

(۲۲۴) مرید ہر جا کہ استدعا کنند برائے طعامے وسماعے را اجابت نکند واگر نہ ترسم کہ نفاق و برخوردن وخوشاں ماندن نقد وقت او باشند مرد مجلسی گردد چنانچہ ندیماں وشاعراں در مجلس می باشند۔ ومرید بذلہ گو ولطیفہ ساز نباشد۔

مرید در بازار ہا نرود الا بضرورت شدید

(۲۲۵) مرید برائے خرید و فروخت را خود نیاید مگر بضرورتے کہ افتادہ باشد کہ کسے ندارد چوں ایں چنیں اتفاق افتد باید کہ طریقہ عوام خلق کہ بس ملح می باشند ومکیس میکنند نکند ہرچہ پیش آید ہمیراں سازد واگر گوئی مکیس آمدہ است نمیگویم نہ آمدہ است میگویم کہ مرید او ست کہ او را پروائے ایں چنیں ہا نباشد واگر کسے را در بازار بسودا فرستد برائے محاسبہ را مناقشتے نکند و آنکہ گویند تنبیہیں حق را تا از آں ایں برا و چیزے نماند و از آں او بریں چیزے نرسد ہر آئینہ ہم برائے ایں را باشد واگر نہ چہ معنی دارد اما ایں میگویم کہ حق مرید برا و ماند بخشد و باستقضائے پیرامون حق پیشینہ نگردد با ایں ہمہ استرضا را درکار میدارد۔

مرید در طہارت و نظافت ہماں قدر کوشد کہ فقہا فرمودہ اند۔

(۲۲۶) ومرید را در طہارت ونظافت آں قدر کوشش نباید کرد کہ لا بدیات درخلل افتد۔ تطہیر وتنظیف ہماں قدر کہ فقیہہ فرمودہ است باقی دگر زیادتی است۔ مرد احمق برخود میگیرد امر تعبدی است پس منحصر باید بود ہمبراں اختصار باید کردن کہ از خدا بر تو وارد است وعلما را آنجا اجتہادے است عارف گوید اصل در اشیا طہارت است اما در تشخیص وتعیین امر تعبدی است از حد مطالبہ تجاوز نکند۔

(۲۲۷) مرید را نشاید در صحبت قلندراں یک نفسے نشیند و نشاید در مجلس مستاں حاضر آید اقل مداہنت نقد او باشد۔ و از صوفیان نظر باز اغماز کند لحظ بدیشاں کردن مصلحت اہل ارادت نیست ترسم ترا بندے در پا افتد و از حقیقت محروم گردی من جہانے را چنیں دیدہ ام و بسیاراں ہستند چنیں۔ و اگر مرید را الصورتے و ہیئتے تجلی کرد مثال آنرا دریں حاضر و مرید نشاید طرف او تیز نگریستن و پیش او رفتن و دامن او دست گرفتن و اگر نہ از شواہد غیوبات دیگر محروم گردد۔

(۲۲۸) و اگر بر مرید دو سہ جامہ برائے تطہیر و تنظیف را باشد و با ایں ہمہ وقت و ادن کیسے نال نمی باشد شاید۔ مرید را نباید زمستانی نگاہدارد تا سال آئندہ پوشد مگر آنکہ در محلے است کہ کسے از جیبے تدبیر خرقہ و لقمہ او میکند تا او بفراغت سجدا مشغول باشد اگر نگاہدارد برائے آنرا کہ تشویش آں شخص را نشود و تعلق زیادتی بر و نیفتد واجب آید۔ و آنکہ درویشاں خرقہ میدوزند و دہم زہم سوزن میزنند و خشنے و سخنے و درشتے میسازند برائے دفع تشویش زمستان و تابستان ایں خرقہ را سالہا بدارند مستحسن باشد و اگر میراث گذارند زہے کار۔

(۲۲۹) مرید کہ گہے گدائی ہم کند و لیکن شبے روپیچیدہ بچندے گرد آں مقدار کہ قوام بنیہ شود سد جوع او گردد ایں نوع را ازیں زیادتی نباشد و جمعے نبود یا آنکہ از کسے خواہد اما بطریق تعفف و تعزز مثلاً گوید وقت بر درویش تنگ است سعادت تو باشد اگر ایں وقت را دریابی و مثال ایں

(۲۳۰) مرید را نشاید کسے را لقبے مکروہے و مقبوحے کند

(۲۳۱) مرید را مراقبہ و ذکر بیشتر باید مراقبہ وقتے معین ندارد اگرچہ

زیادہ باید کرد

ذکر ہم ہمچنیں است براں نمطے کہ گفتیم اما رعایت ضرورت او خالی از تعلقے نیست اما مراقبہ یکی دریکی است۔

مرید را سہ چیز یعنی گرسنگی و تشنگی و تنہائی و شب بیداری را دوست می باید داشت

(۲۳۲) مرید سہ چیز را دوست دارد گرسنگی و تشنگی و تنہائی و شب بیداری۔

مرید را نباید کہ انچہ خاصۂ پیر است ہوس آں کند۔

(۲۳۳) مرید را نشاید انچہ خاصۂ پیر باشد کہ خصوصیتے خاص با وے دارد کہ آں طرف لحظہ کند و قصد آں چیز کند کہ آں چیز او را باشد۔ حرمت زن و کنیزک پیر را از احترام زوجات مطہرات و جویرات او آموزد کہ صحابہ را دراں باب چہ فرمان بود ایں را ہم ہماں باید بلکہ ازاں زاید زیرا چہ نبی صاحب شرع است اکثر معاملات او بر رخص است تعلیماً للامت و ترخیصاً لہم۔ اما مرید از رہ رخصت بقدم عزیمت آمدہ است۔ تا مرید را از احوال پیر و لمحۂ از حقایق معلوم نشدہ باشد نشاید از صحبت پیر بدور ماند تا خللے در عقیدہ او رہ نیابد و مرید را اگر ہوس تعلم باشد یا پیر فرمودہ است یا خود او بے آں کار نمی تواند ماندن باید شغلے بعلوم دینی باشد از مثل علم نجوم و طب و معقولات و حفظ اخبار از مثل ایں مجتنب باشد۔ و بحدیثے و تفسیرے یا بمسایل فقہی و سلوک ہم داخل حدیث و تفسیر است مرید را بدیں ہم مشغول شدن تضیع وقت است اما ہم شغلے بقال اللہ و قال رسول اللہ است۔

مرید را تا کہ حقایق بروے منکشف نشدہ است نباید کہ از پیر دور شود

مرید را اگر تعلم ناگزیر باشد باید کہ تعلم بعلوم دینی کند

مرید را از نمامی و غیبت احتراز کلی می باید داشت و بر غلامان و کنیزکان غضب نباید نمود

(۲۳۴) مرید نمام نباشد مرید معتاب نباشد۔ مرید و عیب کسے نہ بیند و تعیب کسے نکند۔ مرید بر غلامان و کنیزگان آں غضب کند کہ دست بر ضربے و شدتے بنہد۔ و مرید در جہاز در نہ نشیند۔ و مرید بقصد خود در مخاوف

وجہالک نرود۔ مرید گراں بار برکسے نباشد یعنی بر ہمسایہ یا بر آشنائے وقرابتے ویارے۔ ومرید سبکبار باشد۔ ومرید را روانباشد کہ صفت کاہلی چیزے درو ے باشد۔ مرید باعورات بسیار نہ شیند اگرچہ مادر وخواہر او باشد۔ ومرید را اگر اتفاق افتد با کسے شستن باید کہ آں شخص از و مجتہد تر ومتشقق تر باشد ومرید را سوزنے وریسمانے برابر باید۔

(۲۳۵) واگر مرید را آمد وشد خلق شود گفت مرداں در حق خود خطبہ نسازد وخود را بداں خطاب نہانی نکند کہ قبول خلق علامت قبول حق است ایں را بلاے ومحنتے داند کہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ بروے گماشتہ است۔ وآنکہ گویند وآنرا خبر نامند اذا احب اللہ عبدا مال الیہ الخلق معنی سخن ایں است کہ چوں خداوند سبحانہ وتعالیٰ بندہ را دوست دارد البتہ برو بلاے نامزد کند۔

(۲۳۶) مرید ترس دوزخ نکند۔ مرید آرزوے بہشت نکند۔ مرید درجہ ومقامے نہ طلبد۔ مرید چوں در مسجد یا خانقاہ پا نہد باید دل را بیدار کند ودر روے بگوید واز خدا مزیدے طلبد وپاے راست نہد واگر پاے چپ نہد درویشاں از وے ماجراے طلبند وتکرائہ۔ وماجراے کہ میان صوفیاں آمدہ است مرید آنرا بدل وجاں مباشر ومعتقد باشد۔ ومرید در مجلس ہر جا کہ جاے یابد بہ نشیند۔

(۲۳۷) از آغاز بلوغ چہاردہ پانزدہ سالگی تا بہ چہل چند ایام سلوک ہست بعد ازیں اگر دریں ایام سلوک نکردہ باشد وعمر ہمدریں رہ صرف نکردہ باشد

مرید را اگر آمد وشد خلق شود ... بر خود بلاے داند

مرید را از ترس دوزخ و آرزوے بہشت نباید

مرید در مسجد چوں پا نہد ... و در مجلس ہر جا نشیند

عمر از ابتداے بلوغ تا چہل سال است

اگر ہوس سلوک کند زیادتی باشد آں موارد ے کہ ایں طائفہ راست آں البتہ بست ندہد دریں ایام سرجوشش عمر رفتہ است و دُردے ماندہ است در و رد صفا بکمال نباشد۔

مرید حقوق خود کہ بر دیگراں باشد بحل کند و با جملہ جہاں بصلح باشد

(۲۳۸) مرید را با ہمہ جہاں صلح باشد۔ مرید را با خداے تعالیٰ عہدے باشد کہ ہر جا کہ حقے ازان اوست بحل باشد و بحلالے وادہ شدہ است چنانچہ حق کسے بر تو متعلق است پابند است ہمچناں حق تو بر کسے کہ ہست پابند است از جملہ حقوق بیزار شود۔

مرید را سماع باید شنید و اگر ذوق آں در دل خود نیابد او را باید دانست کہ شاید تخم محبت در دل او نکاشتہ اند

(۲۳۹) مرید را باید البتہ سماع بشنود و او را ازاں چارہ نیست و اگر در خود احساس ذوقے نمیکند او را مصیبت بر روزگار خود باید داشت خوف آں باشد کہ مگر تخم محبت در زمین دلش نہ کاشتہ اند۔

مرید را نشاید کہ در نظارہ ملاہی بہ ایستد

(۲۴۰) مرید بہ نظارہ ہنگامہ نہ ایستد شعوذہ گراں را نظارہ نکند در تماشاے سواری بادشاہ و غیر آں چشم نکشاید۔ ایں ہمہ ملہیات اند و با اصحاب کہ ہم خرقہ او اند کہ اگر بکشادگی وقت بحسن مطایبہ بیکدیگر نشینند موافقتے کنند و اگر ایشاں ہمیں شیوہ سازند کہ با ایشاں ایں بسیار میباشد فالاجتناب والاجتناب۔

مرید کہ پیش نہادن قدم در ارادت صاحب مال و جاہ بود بہتر بود از غیر آں۔

(۲۴۱) مرید را اگر در اول حال پیش از آنکہ قدم در ارادت نہد و رہ سلوک را سپرد جاہے و مالے بودہ باشد نکو بود زیرا چہ بواسطہ تنہا بودن و عبادت کردن مردمانے براو چشم دارند و پیش او از یں در یہات و تنعیکات ایثار کنند او ایں را قبول حق نداند زیرا چہ دیدہ و چشیدہ آمدہ است

مردانے کہ ایشاں خسیس وخسیس زادہ باشند بسبب آنکہ اورا معاملہ نواص بینند اعتقاد کنند و دست و پایش گیرند و چیزے بر اایثار او کنند آں مرد چو خسیس وخسیس زادہ است ہر آئینہ گماں برد کہ ایں قبول آلہی شد۔ چوں نداند او ایں را قبول الہٰی پدر و ما در وجد را دیدہ است کہ سرہنگ و رئیس وشحنہ شہر را تیملی خوار بودہ است امروز رئیس وشحنۂ شہر الملک وزیر شہر را می بینند قدم بوس اومی کنند نہ آنکہ او داند کہ ایں قبول آلہی است۔ آنکہ او با حرمت وعزت بودہ باشد کا براعن کابر اگر او را ازیں نواع پیش آید نفسش بدیں لحظہ نکند بلکہ بلاے داند باخود گوید من ایں جنس را گذاشتہ آمدہ ام برائے اختیار ذل وفقر را پس ایں چہ روز بد پیش آمدہ۔

(۲۴۲) مرید را با اغنیا صحبت نشاید تحمل بش میل کند و شاید نفس خود را شکستہ وخوار بیند بسبب تنگدستی کہ او را پیش آمدہ است وکشادہ آنچہ لہ کہ دیگرے دارد وتحمل کہ در نفس طمعے ہم خیزد۔ ودیگر فقر اختیا کردہ صحبت با غنی باشد وغنی بر افتقار واحتیاج او مطلع شود ومعاونتے وبہ منظار ہر آنکہ کشد محبت اغنیا شو متہاے واگر ہم دارد اما بدیں قدر کہ گفتیم کفایت باشد۔

(۲۴۳) و مرید را ایں صفت لابدی است کہ ہر چہ بود وہست او بداں سرفرو نیارد چنانچہ خواجۂ من می فرمود قدس اللہ سرہ العزیز اول ارادت من میفرمود کہ اگر تو بہ صفوت آدمؑ وخلت خلیل وکلام موسیٰ ومعرفت عیسیٰؑ وقربت محمدؐ سر فرو آری صادق نباشی۔ واگر مریدے را ایں صفت پیش آید کہ ہر چہ بدو دہند او بداں سرفرو نیارد او کسے باشد کہ چنداں اقتباس

بہ پیر نماند زیرا چہ پیر ہمیں میکند کہ مرید را در بند چیزے شدن نمی دہد و ہر چہ پیش آید ازاں پیشتر می نماید و ازاں پیشتر می برد میگویندش ان اللہ یحب معالی الھمم و یکرہ سفسا فہا۔

مرید صورت ملامتیاں اختیار کردن نباید

(۲۴۴) و مرید صورت ملامت اختیار نکند ملامت او ہمیں باشد کہ در اظہار کارے نکوشد و اگر بغیر اختیار او ظاہر شود بداں ہم چنداں التفاتے ننماند۔

مرید کہ تمام شب بیدار بودہ است شاید کہ پیش از طلوع آفتاب قدرے چشم گرم کند۔

(۲۴۵) و مرید اگر ہمہ شب بیدار بود البتہ بغلطیدہ است و شستہ ہم نخفیدہ است اگر بعد اداے بامداد پیش از طلوع آفتاب قدرے چشم گرم کند شاید بلکہ البتہ بباید کرد تا در وظایف دگر نفس گرانی ننماید۔ مرید را اگر از اوراد و وظائف خویش وقت فارغ ماند بمراقبہ مشغول شود کہ بہترین ہمہ کارہا است و اگر مراقبہ دست نمیدہد نباید بہ سبب ایں تکلا نفس سآمت افزاید و ازاں سر بر کند و بحکایت و گذاردن و خواندن و بکارہاے دگر مشغول شود

مرید را شاید کہ یک کار خود را ناتمام گذاشتہ بکار دیگر مشغول شود

ہم در خیال حضور و رحفیدہ ماند می افتد و می خیزد وقتے چنیں ہم باشد یک نفسے استوار ہم خیزد ایں کار گذاشتن و بکارے دیگر مشغول شدن حسنے ندارد غبنے فاحش باشد و حرمانے نقدے بود ازیں جا پس آمدن و پس افتادن است زینہار ہزار زینہار ازیں ورطہ بیروں نیای و اگر نوعے دست دہد بخ بخ وان یزید فتوحًا علی الفتوح ورنہ جزاے مجاہدہ و ثواب مقاسات مشقت نقد وقت است باز تاکید میکنم ازیں کار نگذری۔

اداب مرید در راہ رفتن۔

(۲۴۶) مرید در رہ رود باید کہ جامہ بر سر باشد تا اطراف لحظات را مانع گردد۔ ہر چہ در رہ رفتن پیش آید ہماں منظورش بود و صور و اشکال جوانب

موجب مزید خیال او باشد و اگر جامۂ نبود دستار پیل گوش نیابت جامہ
نگہدارد۔ و از صوفیان شنیدہ ام کہ مرید یار فروش باشد و دستارش پیل
گوش و اگر آں چناں اتفاق افتد کہ البتہ دلش از مراقبہ نفرت دارد و امکان
صورت حضور نمی نماید بغزلے و حکایت محبتے و عشق آمیزے تعلق کند و اگر انجام
ذوق نیاید روے بصحرا نہد تازہ وضوے کند می افتد و می خیزد رکعتے چندے
گذارد نماز ست حسنۃ" بعینہا است از جزاے و ثواب تعالی نخواہد بود و دراں
صحرا کہ رود و نماز کہ گذارد خواہش از خدا جزایں نباشد کہ دلش بحضور آید العزیز
حضور دل خمیرمائیہ ہمہ سعادتہاست۔

(۲۴۷) و اگر مرید افسونے داند کہ در عملہا اثرے دارد باید بکار بندد اگر
از اہل دل است و اگر براے نفع پیشینہ چند لفظے کہ دراں اسامی شیاطین
نیست و از اں خواص حروف اثرے میدہد دریغ ندارد نفع مسلمانے است
چنانچہ افسون مار و کژدم و چنگیہاے دیگر۔

(۲۴۸) و اگر مرید بجذاے و برصے مبتلا شود آں وقت را غنیمت شمرد
بداند خداے سبحانہ و تعالی ہمہ را از من بطبیعت نفرت داد و مرا فارغ
و بے تعلق کرد و دل ہمہ را از من گسست و دل مرا از ہمہ گسست اکنوں ہاں دہاں وقت
ایں است کہ من تمام خود را بدو دہم و ہمہ از آں او باشم۔ حکایت کلیب
و اصحاب جنید رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی۔

(۲۴۹) و اگر مرید را در آواں ارادت بلیتے پیش افتادہ است باید
از ارادت پس نیاید تا بدبختی بہم دست از دامن نکشد بازنیارد ہماں

ارادت او را کشالہ کند کہ طرف خود بردو اگر قنوط و یاس آرد لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ دامن گیر ہمت او شود۔ در گہہ است شرمندہ ہم باشد و خواہندہ ہم بود و چیدہ و گزیدہ و رسیدہ ہم اگرچہ ہر یکے منزلے و مقامے خود دارد اما نظر بحضرت در استعمال یکجا اند۔ میگویم باتو پس آمدن رہ نیست ہرچہ آمد آمد ہمدراں در رود درگہہ او آمد۔

مرید را در حکایت کردن اسرار و واقعات بخل باید بود و در ادراک معانی حریص

(۲۵۰) مرید بخیل باشد ہرچہ او را از اسرار و انوار و واقعات و حالات پیش آید البتہ ازاں حکایت نکند ہمہ را در جنبۂ بخل طبیعت نہاں دارد۔ و مرید حریص باشد البتہ از ادراک معانی سیر نگردد ہرچہ پیشتر دہند او پیشتر طلبد مرید باذل باید بذل نفس و روح خود کند در رہ طلب ہیچش پابند نشود ہمہ را بذل و ایثار کند۔

مرید را ہرچہ آید آید در راہ نہ ایستد

مرید در رہ سلوک ایں چنیں باید کہ اگر روندہ را در اثناے رفتن ذیل خرقۂ او بخارے در خلید اینجا دو تدبیر است یا بہ ایستد تا دامن خرقہ را از دست خار وارہاند و یا آں قدر کہ خار خلیدہ ماند گو ماند و خرقہ نقصان پذیرد پارہ شود فلیکن ہرچہ شود گو شود او از رفتن خویش واپس نہ بیند و نہ ایستد آنکہ بتدبیر خرقہ را از قبضۂ خار رہا کردہ ہر آئینہ وقفہ یابد و اندکے مہلے باید تا ایں کار بسر شود تا آں زماں رفیقان چندگامے پیشتر کردہ باشند ایں مرد از ایشاں پس ماند ہرچند کہ ایں ہم بگام میرود و ایشاں ہم بگام خویش میروند پس افتاد ضروری آمد و آنکہ بدوذ بہ رفقا رسد ہر آئینہ آزردہ شود مفاصل درد کند و مرد را دم گیرد با ایشاں رود و لے نہ بوقتے خوش۔ و آنکہ غم خرقہ نخورد و پارہ شدن و نقصان و سوراخ او را در حساب نیارد از یاراں پس نیفتاد و از روندگاں

بدور نشد۔ مرید را دریں مثال اندیشہ باید کرد ہر چہ آید آید او از قدم ارادت پس ننشیند۔

(۲۵۱) مرید صاحب توقان باید شہوتش بداں قوت بود کہ یک زمانے از ہوائے خویش باز ماندن تواند و اگر باز ماند بضرورت حادثہ ملول و رنجور و ناخوش و ناسودہ در ماند از ہمہ جہاں رستہ و جستہ با ہیچ چیزے قرار نگرفتہ ضیق نفس دم سرد وحشت وقت نقد حال اوست۔ مرید گدائے نیکو ملح باشد یک ساعتے و یک زمانے سر از در خوند کار بخشندگار گدا پرور صدقہ دہ بر نکند با ہمہ الحاح و زاری سر از آن آستاں بر نکند اگر چہ خوارش و زارش بافراط کنند۔ اما او در کار خود استوار باشد۔ چنیں ہم می باشد کہ مخدومے توانگرے صدقہ دہے از الحاح گدائے تنگ می آید میگوید بر کسان و ملازمان خود کہ ایں گدائے ملح بے شرم را مرادش بدا ا نش بدہید کہ مراد تعب میدارد۔ ایں معاملت مرید را بر در پیر لابدی است و جفائے و قفائے کسان پیر کشیدن ضروری است و ایں معاملت در حضرت تعالی و تقدس نیز اثرے تامے دارد و شاید خداوند سبحانہ و تعالی بر بعضے مقربان خویش گوید آں فلانے بے شرم گناہ ہا میکند و مع ہذا چیزے میطلبد کہ لائق حال او نیست اما چہ کنیم او ملازم حضرت ما شدہ است سرکش بہ حسب مراد او از آستانہ ما بر دارید کہ او رہ بر آیندگان ما تنگ کردہ است۔

(۲۵۲) مرید حسود باید۔ ایں حسد عبارت از آں غبطہ است کہ محدثان و مفسران گویند ایشاں ہمچنیں گویند۔ غبطہ ایں است کہ یکے را منعم بیند خود ہم

خواہند کہ منوت بہ نعمت او شوند ایں آرزو دارند کہ ہمچو او باشند و حسود آنست کہ زوال نعمت محسود خواہد مرید ایں نخواہد ایں خواہد کہ ازیں پیشتر رود و اگر غیرت مردان در کار شود دراں باب سخن گفتن دشوار باشد۔

مفہوم و معنی الکسل ام السعادت

(۲۵۳) مرید را از کاہلی ہم نصیبہ باشد گوشہ کہ شیند و سرے کہ آنجا فرو افگند و چشمے کہ بر بندد و حبس نفسے کہ کند نخواہد کہ از آنجا برخیزد ایں آں کاہلی است بر عکس مذموم اگر گوی الکسل ام السعادت روا باشد۔

کبھا و حرفہا کہ مناسب حال مرید طالب اند

(۲۵۴) مرید را چند کسبے موافق طالب است بمزدوری بارے بردن آبِ بر آوردن بہ سرِ چشمہ بہ اندکے کہ از کرو ہے زیادت نباشد۔ برائے آں میگویم تا در سینہ اش آزارے نرسد از نفس کارے دگر نسزد۔ و دیگر خیاطی و پارہ دوزی۔ ایں کار راست کہ ممکن است کہ تو دریں کار باشی و دل و زبان را در یاد خدا داری۔ حیاکت ہم نزدیک بہ خیاطت است اما در حیاکت اسباب بسیار باید و بے یاری دہ نشود۔ و دیگر راندن ستور خراساں و دیگر چرانیدن گوسفنداں۔ ایں خود کارے لطیفے مبارکے کہ انبیا کردند۔ گویند ہیچ پیغامبرے نبود کہ گوسپنداں نہ چرانید مگر کہ چہ خوش کارے است ہمہ روز در صحرا و بادیہ تنہا ماندن۔ نماز شام برائے دفع ملال و انس بشریت را در خانہ آمدن۔ عارفانہ حیا تیست تا آنکہ انبیا را بدیں صفت کنند۔ ہمبریں مثال ہر کسبے و کارے کہ در اثنائے مباشرت آں کار یادِ خدا تواں کردن آں کار لائق حال مرید است۔

مرید را از رسوم مردم دور باید بود۔

(۲۵۵) مرید از رسوم و عاداتے کہ میان مردم در ولائیم و ضائیم دراں مباشرت نباشد۔ مرید و ہیچ مصیبتے بر رسم عوام نہ شیند۔ مرید در رعایت

صلہ رحم بداں اندازہ مبالغ نہ باشد کہ از کار مقصود باز ماند۔ مرید را غربت نیک
موافق است بدیں شرط کہ ذل غربت متحمل او باشد و خود را با ترفہے
و توجہے متثبت مرفع نکند۔ چنانچہ رسم غریباں است ہمچناں منکسر و
متواضع ماند۔

(۲۵۶) مرید را در حیات پیر نشاید کہ بر سجادہ شیند خصوص نہالچہ و تنک
زند یا تنخ کند و خادمے را در پیش دارد و در داد و ستد روش پیر را نگاہ دارد کہ
ایں محل رشک و غیرت پیر است و در سماع سری نشود و ہر بار کہ در سماع بجنبد و باز
بیاید بر مصلاے خویش ایستد ایں وضع مشائخ است۔ مرید را ادب باید
نگاہداشت۔ اگر مرید در خانقاہ و یا در مجمع صوفیاں می باشد البتہ کنج و گوشہ
اختیار کند براے فراغت ذکر و مراقبہ را۔ مرید کہ در پیش پیر آید جامہ کہ در بر او
باشد باید بہ صفت اسدال ہنوز زیرا چہ آں ہئیت بے التفاتی است چنانچہ
در صلوۃ منع کردہ اند و مسایل ظاہر را بر معاملت پیر باز نیارد۔ اگر پیر پیر است
بہ تحقیق او کسے است کہ در شان او ایں تواں گفت الشیخ فی قومہ کالنبی
فی امتہ بتواں دانست چنانچہ نبی ملہم من اللہ است ہرچہ او کند از خود نکند
کذلک پیر فعلی ہذا پیر را من اللہ فرمایشے باشد در چیزے مخصوص کہ نبی آں
وضع نہ کردہ است۔ مرید را بر اہل بیت پیر خادم و سقا و کناس و جز آں کہ
با خانقاہ نسبتے دارند رعایت بواجبی داند۔ مرید نخواہد کہ ہیچ جاے او را
ذکر خیر کنند مگر پیش پیر و نترسد کہ کسے او را بد گوید مگر پیش پیر

(۲۵۷) اگر مرید را صورت زیبا ملیح دل و نفس فریب بنا شد موافق حال

اوست مناسب روزگار اوست ورنہ البتہ از تشویشے خالی نباشد۔ قصۂ یوسف وزلیخا نیکوتر شنیدۂ۔ مرید طالب اگر رنجور شود باید شکایت و نالہ نکند وخود را از زحمت عاجز کردہ دادن و بدان سخت مضطر و مضطرب بودن وغم اہل وولد خوردن نباشد۔ واگر نالد نہ از الم زحمت۔ نالش او برائے این بود کہ نباید اجل در رسد ومن بغیر فوز بمقصود خویش ازیں جہاں روم۔ و دیگر نالد کہ عمرے در کار طلب بسر شد مقصود بدام نیامد و شکایت او نہ از سختی مرض باشد واگر شکایت بود موجب آں خلل در اوراد و وظائف باشد اگرچہ بجا آرد اما در زحمت از تشویش خالی نیست و شاید مرض باشد کہ بسبب مطلوب تطہیر وست ندہد۔ مرید طالب از خدا عمر خواہد نہ برائے نظارۂ دنیا نہ برائے بقائے ہوا اگر بشے بائی فائز شدہ است خواہد از اں برخورد و بیشتر رہ بردو اگر فائز نیست لذت عبادت و درد و سوز و طلب کم از لذت وصال نبود عاشقاں چنیں ہم گفتہ اند

مرید را نشاید کہ در حالت رنجوری سخت مضطر و مضطرب بود

مرید را باید کہ از خدای تعالیٰ درازی عمر خود خواستہ باشد برائے ترقی درجات خود

ہجراں خواہم صنما وصل نخواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجراں خوشتر

گفتا عطار رحمۃ اللہ علیہ ہم بوئے ایں سخن دارد ؎

کفر کافر را و دیں دیندار را ذرۂ دردت دل عطار را

آرے ہجراں بحقیقت است و وصال وہم و خیال

ہجراں بحقیقت است و وصل وہم و خیال

(۲۵۸) مرید در زحمت ہیچ وردے از اوراد خود فوت نکند وقت کار ہماں است مرید را و زحمت بہانہ بود برائے ترک طعام و آب و برائے ملاقات و صحبت خلق را واگر تپ باشد تپ بہ طبیعت ذہول دارد چشم بہ بندد دل بہ مراقبہ دہد خالی از ذوقے و فتحے و فتوحے نباشد

مرید را در حالت مرض چہ باید کرد و چگونہ باید بود۔

تا آنکہ بعضے ایں مرض تپ را دوست داشتہ اند۔ و آنکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گفت حمی لیلۃٍ کفارت سنۃٍ تپ یک شب کہ با فکر و اندیشہ باشد ہر آئینہ کفارت او زار یک سالہ شود۔ ہر کدورتے و ظلمتے کہ بر دل افتادہ باشد تپ یک شب کہ بتفکر و محاضرہ باشد ہر جا کہ تاریکی و غبارے بود ناشویدہ برد۔ و مرید را در زحمت یک اندیشۂ دیگر ہم باید نظر در قدرت قادر کند و خاطر دارد سبحان خالق با ہمہ چندیں قوت و قدرت کہ داشتم و سرے و سرفرازی و خود نمائی باآں بود مگر کہ یک ساعت چگونہ ہمہ مذہوب و نا مول شد عجز و بیچارگی ضعف و درماندگی پیش آورد و یقین با خود داند کہ البتہ مقابلۂ ایں خالی از لطفے و رحمتے من اللہ نخواہد بود۔ و مرید در زحمت اختیار خلوت کند البتہ دراں بے مردم نباشد یک دوے ملازم او بوند کہ او را در حکایت و سخن دارند بداں دل بر زحمت تمام نرود اما اگر خلوت باشد او باشد و دل بحضور خدائے تعالیٰ و رابطۂ مطلوب در میان زہے کار و مرید را باید در زحمت طرف شکرت گراید نہ سوے شکایت با خود گوید الحمد للہ مرا لیہ نگذاشتہ است البتہ بہ بخشش و روے یاد آوردہ است۔ ایں حکایت طالبان و عاشقان است۔ اگر صحت است شکرت عافیت و اگر زحمت است شکرت مذاکرت است و دیگر با خود گوید خداوند سبحانہ و تعالیٰ ما را بدیں نعمت مخصوص کرد کہ ما را بہ چیزے مبتلا گردانید کہ دل و نفس ما بضرورت طبیعت التجا و التفات نکند مگر بکنف حمایت باری تعالیٰ۔ مریض را چنیں ہم باشد کہ بغیر اختیار او از زبان او اللہ اللہ رود عظیم دولتے است ایں چنانکہ یکے را ہمہ راہ ہا و درہا بروے ببندند ہماں یک رہ گزارند و آں رہ وصول بدوست باشد

دانی چہ نعمتے است ایں کہ از ہمہ پریشانی ہا باز آورند و جز یاد خود و تصور خود ہنمونی نکردن و ہر واہمہ و غلبہ وجے شود رجوع او جز بہ تسلی یاد کردن دوست نباشد و ودا بغیر واسطہ او ایں فعل بر تزکیت او میکند بغیر واسطہ کسے در مجاز شنیدہ باشی اگر معشوق عاشق را بغیر بے و شتمے و ایذاے و المے مخصوص کند او میان اقران خود سرفرازی و خودنمائی نماید کہ منم کہ بدیں مخصوص ام۔ دل مرید رنجور از ہمہ ہوا ہا دور باشد مطلوب خود را در تصور خود در محضر داند و از ہمہ غافل و فارغ بود۔ مرید را در زحمت غم زن و فرزندان و اہل و ولد نباشد و از خدا عاقبت خیر طلبد و عاقبت خیر او بحسب روزگار و حال او ایں باشد کہ وقت انزہاق تجلی او تعالیٰ بر صفت رضا و ظہور جمال و حسن بود۔ خوف عاقبت عرفا جز ایں نیست یعنی ترسم کہ آخر الامر تجلی بہ صفت قہر و جلال باشد کہ او گفتہ است کما تموتون تبعثون پس بعث ہم بداں صفت شود چوں بعث بداں صفت شود ہر آئینہ مقر و مستقر ہم ازاں جنس شود۔ شنیدہ بہشت کہ دار الامان است اہل آں را نیز خوفے باشد نہ خوف احتراق خوف تجلی جلال باشد۔ چہ میگوئی شخصے کہ در محضر بادشاہ بود و بادشاہ بعزت و جلالت خویش نماید تو میدانی بر جان تو چہ بلاہا باشد اگر ایں رہ وقتے دیدہ باشی دانی تلخی زقوم و حنظل چشندہ شناسد۔ مرید طالب اگر در زحمت نالد از بس لذت بود نہ از وجع الم۔ حکایت لیلی و شکستن کاسہ مجنوں شنیدہ باشی مرید طالب را در زحمت تجلد باید و اگر عجز و مسکینی اظہار کند نہ بانکسار و انزجار طبیعت بلکہ مطلوب اظہار عبودیت و مسکنت خویش باشد چنیں ہم باشد اگر خوند کارے بر مسکینے و بندہ صورت ضربے و شتمے پیش آوردہ است و او تجلد میکند

خیریت خاتمہ بحسب روزگار و حال مرید باشد و خیریت خاتمہ دریں است کہ وقت انزہاق روح تجلی او تعالےٰ بر صفت رضا و ظہور جمال و حسن بود

مفہوم خوف خاتمت کہ عرفا دارند

در بہشت کہ دار الامان است اہل انرا نیز خوف باشد نہ خوف احتراق بلکہ خوف تجلی جلال۔

واظہار عجزے و مسکنتے نمیکند ہمہ را شکوارے میخورد شاید از دیاد فوران غضب او باشد و ہمیں بدیہہ اظہار عجز دور ماندگی کردن تحمل موجب از دیاد لطف و مرحمت گردد صبر ممدوح است زیرا چہ در و اظہار شکایت نیست تذلل و تواضع ممدوح است زیرا چہ خود را نہادن بر مرتبہ خود است۔ بندہ بندہ است عجز و مسکنت و ذل لازمہ بندگیست۔ جلالت و کبریا و عظمت و مدح و ثنا خاصہ خداوند است اِنَّ اللّٰہَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا۔ مرید در مرض دل بحضور حق و ہمہ متمنائے او در اں حالت جز ایں نباشد۔ خداوند تعالےٰ را سنتے است کہ در حالت اضطرار بندہ رحمتے کند و رحمت ہر کسے بہ حسب مطلوب اوست۔ طالب مرید خواہندہ کشف و تجلی است رحمت در حق او بحسب خواست او باشد و چنیں ہم باشد کہ مرید طالب مریض باشد بچند مصلحت یکے ایں باشد کہ بواسطہ وجعے والمے کہ در مرض است کدورات نفسانی شستہ شود و دیگر امید از ہمہ چیز منقطع گردد دل در دہلیز مرگ نشیند و البتہ خوف بروز و ظہور امارات او باشد دریں ورطہ امید کشفے و ظہورے ہست زیرا چہ دل را ست بر خدا نشستہ است۔ طالب حضور چنیں ہم کردہ اند کسے رفتہ است در بیشہ شیر نشستہ است غرض دارد کہ شیر برائے در آمد بیشہ خویش طالع شود دل راست بر خدا نشیند و دریں محض امید حضوری مطلوب ہست۔ بعضے خود را دفن کردہ اند زیر زمیں ہم برائے ایں غرض را کہ وقت آخر شود و امیدے نماند دل راست بر خدا نشیند ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ ایں تدبیر کردہ بود و کذلک حریری رحمۃ اللہ علیہ۔ و میان طالبان کسے اشتیاق مرگ ہم کند امید آں کہ وقت انزہاق روح امیدش بدامن او دہند۔ و کذلک وقت فرود آوردن

در گور و کذلک وقت سوال و جواب بعضے چنیں ہم باشند گویند درد رد و غم اندوہ سوختیم رہ کارے نشد بمیریم ازیں بلا برہیم برائے ایں کار راو زمین مسبع و آنجا کہ شیر درندہ و مارے عقورے باشد رفتہ اند۔ ناظم مقالی ازیں حال خبر دادہ است۔ ؎

اجل کجا است بیا کو چو یار با ما نیست　　کہ در فراق ازیں بیش زندہ نتواں بود

و طالب را در مرض فسوس و دریغ بسیار باشد اندیشہ بر دو غم خورد کہ قدر حیات ندانستم وقت با و را و اذکار خوش میگذشت ایں دم بگرانی و بدشواری بجا آوردہ شود آں ذوق و آں لذت نمی باشد۔ و طالب باید در مرض صامت و ساکت باشد بسیار گوی نکند و از مرض گلہ نکند و اگر لینینے و آہے از وبر می آید باید کہ چنیں باشد چنانچہ کہ محبوبے محبے را بدنداں و ناخن رنجاند ازیں عاشق ہوا پرست پرسشے کن بحتمیل کہ سخن ما در فہم تو آید۔ و اگر مرید مریض را بحکم طب احتمائے فرمانید باید آں احتما را بجا آرد با خود ایں راست نگیرد کہ ہرچہ خدا کند آں شود دار و چہ حاجت است۔ آرے راست است ہرچہ کند خدا کند پرہیز کردن و بے پرہیزی ہرچہ خوش آمدہ باشد گرائیدن یک فعل است و ہمہ فعل خدا است اما رسم بے پرہیزی کردن از شرہ نفس باشد کہ ہر کہ در رحمت از مضر پرہیز نکند چیزے کہ نفس را داں التزامے والہاے درستے ہست او ازاں چونہ باز خواہد آمدن و دیگر در پرہیز و دارو رعایت سنت نبی است شنیدہ باشی ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و قد قال الدواء فعلی۔ و اگر احداث مرض شود کہ طالب مرید بداند کہ امید صحتے نیست از ہمہ چیز دل یکبار بر کند و بہیچ ملذوذے

مرید مریض را بحکم طبیب احتما باید کرد

ومحبوبے لحظہ نماند تمام دل را بحضور خداوند عجب نباشد کہ ہرچہ مطلوب است
نقد در ذیل خرقہ او بنبد ند۔ و مرید طالب برائے صحت را عجزے و زارے نکند
نہ بر طبیبے نہ بر راقی وغیر آں۔ وچنیں ہم باشد عجب ورا ایلام محبوب نالہ نکند
چنانچہ شنیدہ باشی مرداں آہ آہ میکنند و نہ آں کلمہ از درد و علت باشد۔ از
بس لذت بود ایں سخن ترا مشکل باشد اگر امکان وجودے طلبی از اہل شہوت
وہوا پرس کہ در لذت چوں نمی نالد و چشم ایشاں چوں نہ آب پر می شود۔

(۲۵۹) مرید طالب را باید ہمارہ جویاں وصال مراد و مطلوب باشد
واگر بہ مطلوب رسد بے شبہہ است بہ انتہا و غایت مراد واصل نیست نہ او تنہا
ہمہ را ایں حالت است واگر نخواست خود برسد خود در روے باو بے شبہہ
می باید کہ او متردد میان فقداں ووجداں باشد تا ذوق وصال ولذت
در و مستقیم ماند کہ ہر دو مطلوب کلی است۔

مرید طالب را باید کہ ہموارہ جویان وصال مراد و مطلوب خود باشد

(۲۶۰) ہر چیزے آفتے دارد عشق را دو آفت است یکے آفت ابتدائے
او ست دوم آفت انتہائے او ست آفت ابتدا ایں است طالب بسیار جوید رو
مطلوب نہ بیند تا آنکہ عسر الحصول بلکہ گماں استحالت ہم برد ایں چنیں نا امیدے کلی شو
و از حصول تسلی کند بحرمان ذوق طلب کم شود امید ہزت و نہزت و اضطراب
و اضطرار ہمہ برود مرد فارغ شود نشیند۔ و دوم آفت ایں است وجداں مقصود
رسد فارغ شود با خود گوید انچہ می جستم یافتم ہم دریں ماند تا آنکہ لذت وصال و
وجداں از وے کلی برود مرد فارغ ماند خایب خاسر گردد۔ و اگر متردد میان
فقداں ووجداں است از ہر دو جہاں از عالم درد و درماں نصیبہ برتر گیرد اگر

عشق را دو آفت است یکے آفت ابتدا و دیگر آفت انتہا

درد اعتیاد شود ہماں درد درماں گردد۔ اما عاشقے کہ بعد تحصیل معشوق التزام صحبت کرد عجب نباشد کہ فارغ شود مگر آں کہ سوختۂ دگر ہم باشد کہ ایں مقدار گوید یافتم ولے بنہایتش نرسیدم کار بمراد نشد۔ یک افروختۂ دگر ہم باشد کہ آں مقدار سوز و طلب و شور ارادت در سر دارد ہر چند کہ مرادش بدامانش بدہند مرد سیر نشود و سیراب نگردد۔ صانع نظم بدیں سخن اشارت کردہ است۔

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست عجب ایں است کہ من واصل و سرگردانم

(۲۶۱) مرید طالب غم قوت نخورد و اگر غلبہ گرسنگی شود غذائے طبیعت ہم از تن وہد۔ و آنکہ گفتہ اند کسبے کہ خلاف اہل طلب نباشد و سوالے کہ بے الحاح بود و امثال ایں برائے دفع تشویش وقت را رخصتے دادہ اند نیکو سخنے است ایں با متانت و استواری و رزانت است اما سخن در سوختگان میرود۔

مرید طالب را غم قوت نباید خورد۔

(۲۶۲) مرید طالب نگوید کہ فلاں کس مرا دشمن است یا دوست است دشمن او کہ او را در غیبت بد میگوید و او را نکوہد و معائب اظہار میکند و ایں کہ او را دشمن می خواند نہ آنکہ میخواہد کہ مردم او را معتقد باشند و او را نیک گویند و نیک دانند استغفر اللہ ایں کار مرید نیست و آنکہ او را دوست و یاری نامد بدیں اعتبار او در غیبت او پیش مرداں ذکر خیر میکند و خلق را جویاں و محب و معتقد می سازد۔ ہم تو اندیشہ کن نہ آنکہ ایں معنی جاہ جوئی و ریاست و طلب نیک نامی خاستہ است۔ مرید طالب از ہر دو بیگانہ است بلکہ شاید قضیہ برعکس بود ہر کہ او را بد گوید و خلق را از و رماند او را دوست گوید و آں دوم عزیز را دشمن گوید ہر چہ می نویسانیم یا تجربہ است یا از معاملات

مرید طالب را نباید گفت کہ فلاں کس مرا دوست است یا دشمن است

گذشتگان و حکایات ایشان براں شاہد است من ایں مشتہدات را نمی آرم خوف تطویل را۔

معاملہ مرید در بارۂ خرید و فروخت و در بارہ قرض ستاندن

(۲۶۳) مرید طالب در بازار بخرید و فروخت نرود و اگر رود و اگر برائے فرختنی را راست بهر بہاے کہ کالاے او را طلبند بدہد بدلال گرفتار نشود و اگر خرد اکمال کند تکمیل نکند۔ و اگر از کسے قرض ستاند مہلت او را تعین نکند زمانہ خداوند حوادث است تا چہ پیش آید اما اہتمام و اجتہاد برایں باشد کہ قرض را عنقریب فرود آرد قرض از کسے ستاند کہ او سخت تنگ دل نباشد برائے ادا را اہتمام و التزام بسیار نماید بلکہ آں شخص ایں چنیں کسے باشد کہ او از جہت خود طریق بذل و ہبہ کردہ باشد اگر ایں مرد ادا کند نزدیک او تبرعے بودہ باشد۔ و قرض او جز برائے ایں نباشد کہ حاجت ماسہ افتد یا مہمانے برو بیاید یا رعایت حق صلۂ رحم باشد و امثال آں۔ اما اینکہ برائے دفع جوع خود را کند ہم رخصتے باشد اما معلول عللے است۔ طالب وقت گرسنگی را غنیمت داند کہ آں قرب رب تعالیٰ یا قرب طرق اوست و کشف غیب و انجلا و ملاقات و چیزے نمودن و دادن اکثر ہم بداں وقت است اکثر انبیا و اولیا را ہمیں صورت و ہمیں سیرت بود

مرید طالب خواہاں ملاقات شیخ الغیب نباشد

(۲۶۴) مرید طالب را البتہ دلش خواہاں ملاقات شیخ الغیب نباشد او طالب خدا است او مرید حق است بر ابدال و اوتاد و خضر او را چہ کار و اگر اینش در خاطر آید کہ ایشاں مددے و رہنمونی کنند و بہ نفس ایشاں کارے بر آید آں واسطہ باشد ایں ہم آں وقت کہ قبول خدا باشد۔ قبول خدا بواسطہ

باشد وبغیر واسطہ ہم باشد۔ پس بغیر موجبے بغیر خدا طالب را رخ کردن مصلحت باشد۔ واگر تقدیر ازلی بریں رفتہ است کہ اصطحاب ملاقات ایں طائفہ نصیب است باید آں را کارے ندانداگرچہ بدینہا امیدواری بیشتر می باشد اما مطلوب عیور است ودیگر مرادے از ایشاں نطلبد ونفسے نخواہد واگرچہ ایشاں گویند امید وار آں نباشد وبداں التفات نکند۔

(۳۶۵) واگر مرید را باتفاق زمانے آمد وشد خلق ودست وپا بوس رونماید اورا البتہ ازاں چارہ نباشد برائے دفع ایں بلا را درصورت نامحمود در نیاید ہم معتاد خویش باشد وبدینہا التفات نکند وتحقیق داند بلائے است خدا بروے گماشتہ استعاذہ ازاں واجب شمرد ودرخلوت خویش بعجز وانکسار بحضرت خدا نالد وبہانہ پیر گیرد ومعاملت پیر گرداید والبتہ ایں را نداند کہ قبول خلق دلیل قبول حق است۔ معنی سخن ایں است کسے را خدا قبول کردہ باشد خلق اورا قبول نکند وآں شخص خود میداند چیزے از قبول حق اورا احساس می شود مکاشفہ ومسامرہ محاکاتے مجالسہ اینجا قضیہ سخن بحکم بالظاہر کاذب است ایں کار باطن است مرد خود را خود داند کہ درچہ ورطہ است واز کدام فضا واز کدام ہوا او پرواز دارد۔ احسنت بلا بر تو گمارند وتو آنرا نعمت دانی وشکر بجا آری وخود را ولی تصور کنی۔ وآنکہ میگویند یکے میگوید انی اردیل اقبال الخلق الیّ چہ دانم آں گویند کیست از مستدلان ومجتہدان است یا از واصلان ومحققان۔ اگر مرید طالب را ازیں منقول کہ اثبات یافت پیش آید پس باید چوں معاملہ شیوخ نکند معاملہ مرشداں ومنتہیاں نہ نماید معاملہ طالباں

آں خلق برمرید رجوع کنند اور اچہ باید کرد۔ ازیں بلا محفوظ ماند۔

یعنی پناہ

ومریداں کند مثلاً بعزت و عظمت بر کرمت شیخو خت شیند و نفسی و گفتار یرا در کار آرد و خود را بصورت از ایشاں نماید استغفر اللہ ایں دسیسہ و غل باشد کاری کہ ازاں خویش داراں کار سکیند و با مردم بمعاملتی نیکے و محاورہ خوشے پیش می آید ایں ہم نکند خود را بر ہر کی شستہ می شکند من ہیچ نہ ام من ہیچ کس ام من ہیچ چیز ندارم من بجائے نرسیدہ ام مانند ایں کلمات را در کار دار و ایں نوع نیز کی از اسباب جذب نفس است ایں بیت را شنیدہ باشی۔

خود را بزبان خود ستودن رسوائی رسوائی ست

خود را بزبان خود شکستن رعنائی رعنائی ست

(۲۶۶) و مرید طالت در ہر مجلس محفل کہ در آید ہر جا کہ یابد شیند میان فرو و بالا تفرقہ نکند و آنجا کہ بنشانند بنشیند و اگر در پایان مجلس شستہ باشد برائے صدر کشا لہ کنند ستیھش نکند ہر جا کہ بر ندر رود کہ ان نیز کی از خود نمائی است۔

(۲۶۷) مرید طالب را باید اگر کسی بوقت دو بار قوت رساند ترک آں صحبت کند و البتہ فاقہ ضروری را غنیمت شمر و کہ شکستگی نفس در آنجا بیشتر است

(۲۶۸) مرید را نشاید البتہ وصف سخن چینی در وباشد و نشاید سخن یکی بدیگرے رساند خصوص آنکہ سبب آزار دلہا باشد و اگر ترا بایکے دوستی ہست دانی کہ شرط دوستی آنست کہ دوست را از دشمن آگاہ نماند عمل بمعاملت اہل دل کنند آں معاملتی است ہمہ دلہائے کثیر را راست سازد و مرید سبب اصلاح و صلاح باشد والعیاذ باللہ افساد و فساد بد و نسبت ندارد و بنامی خرابیہا بنیاد مگیر و فسادہا قرار می یابد و دیگر مرید طالب را جز یاد خدا در دلش نباشد ایں چہ کار دوست کہ

مرید را باید کہ در مجلس ہر جا کہ بنشانند بنشیند

مرید را اگر کسی در وقتے دو بار قوت رساند ترک صحبت او باید کرد

مرید را از سخن چینی و نمامی احتراز باید کرد

سخن از جاے بدیگرے رساند واو چہ پرواے ایں کار دار د نبایدکہ مرید طالب نیت

(۲۶۹) مرید یکساں وا بشرف مال وجاہ آبا و اجداد ولا فد و خود را بدان فضلی و شرفی نہ نہد کہ آں نیز نوعی از استحسان و تحسین دنیاست در رہ طلب موالی و احرار ایک نظر بنید۔

مرید را باید کہ بہ شرف نسب و مال و جاہ آبا و اجداد و خود فضلے نہ نہد۔

(۲۷۰) مرید طالب را از صحبت مرد واصل منتہی فائدہ تعلیمے و تلقینے باشد اما اگر او از احوال و معارف خویش حکایت کند شاید زیانش دارد و مرید جزمعاملہ ترغیب و ترہیب دیگر قسم کہ از انوار و اسرار شنود اول باب را دگفتن منعے نیست۔ اما دوم قسم ممنوع است مگر آنکہ آں مرید در مقام دعوۃ و ارشاد نشیند۔

مرید را از صحبت مرد واصل منتہی فائدہ تعلیمی و تلقینی باشد و بس

(۲۷۱) واگر مرید در وقت خویش بیند یا در خواب و واقعہ باوی گوید کہ پیر تو خدا است یا پیر شتہ است او را گوید کہ ایں خدا است ایں تعبیر درستے کند کہ ایں پیر من آئینی است کہ عکس انوار الٰہی بر زجاجہ دل او محاذی شدہ است عکس در وظاہر شدہ بدیں اعتبار او را بنام او خوانند و اگر گوید پیر ہر چہ میگوید از خدا میگوید و از خدا می شنود و با خدای باشد با خدایکی شدہ است ہم در رہ صواب تعبیر باشد۔

مرید شیخ را در واقعہ بیند و او را گوید کہ ایں پیر خدا است او را چہ تعبیر باید کرد

(۲۷۲) اگر مرید طالب را پیر اجازت شیخوخت دہد ہم بمجرد اجازت دست کشادہ نکند و خود را شیخ نداند و رسیدہ گمان نبرد و البتہ ممتنع و متامل باشد و اگر کند عقیدہ بریں بندد کہ من شخصے ہستم کارے من عاریتی سپردہ اند و مرا فرمان پیر بجا باید آورد ایں وقتی کند کہ پیر را داں رضا بیند

مرید را نباید کہ بمجرد اجازت یافتن از شیخ مرید کردن گیرد۔

سخن در دوریت

با حق تعالیٰ و دنیا
و طالب حیا زتن آرایش
با نیاوردن بر آن اول
عیان نا خبران

واہتمام احساس کند مرید طالب را ایں معنی ہست ایمان دارد مرد مومن است
ایمان را دو رکن است اقراری و تصدیقی اقراری بر اینکہ ہر کہ او را جوید
یابد و او شیٔ موصوف بصفات کمال است و تصدیق او بدیں است ہر کہ بشرط
جستہ است و بیر اشارت کردہ است البتہ بخدا رسیدہ است او را شناختہ
است و دیدہ است بعضی فقہا اینجا انکارے کنند علماء ظاہر را از باطن خبری نیست
ایشان چنیں میگویند کہ رویت بہترین نعم است باید بہترین نعم در فاضل ترین
اماکن باشد و دیگرے میگوید برائے ابصار را مسافتی باید نہ بعد بعید نہ قرب
قریب و ایں در ذات او متصور نہ انہ منزہ عن کل جہۃ و سمۃ و
فوق و تحت و مقابلۃ و محاذاۃ آرے ایں باصرہ اگر بیند کہ من و تو
بر سر داریم برائے آں مسافتی باید و سخن مکاں کہ تو گفتی لاحول ولا قوۃ
الا باللہ مکان متصور نیست نہ رائی را و نہ مرئی را اینجا رائی و مرئی ہر دو
یکیست نہ مسافت است نہ مکان نہ قرب است نہ بعد نہ قرب قریب و نہ
بعد بعید اما دریں حالت آں رائی ایں مرئی را می بیند و ہر دو یکے اند آں
مرید طالب را نصیب جمالے و نظارہ وجہے بہیئے است دریں یگانگی بیگانہ
را عکسے و پرتوے نصیب می شود اے مرد فقیہ اے خواجہ دانشمند اے شیخ
زاہد و مقتدا اے مولانا و مجتہد و مفتی اگر سر ایں کار دارید صورت اینست کہ آنچہ گفتم
واگر نیست سہ نہ ہمری تو مراد خویش گیر و برو۔

ترا سعادت باد و مرا نگونساری

اما مشکل ایں می شود مرد دانشمند را خبر از واقعہ حال نہ طالبانرا مانع می آید

ومیگویند استغفر اللہ الطریق مسدود والوصول الی اللہ غیر موجود والسوال مردود والقال بہ ندموم غیر ممدوح اکنوں تو دانی جان تو واند تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ اما ایں سخنان راہزن روندگاں میشوند و اگرچہ مرید طالب اہمہ دوستاں یکدست شوند قدم در باز آورد و نہند آں شہباز سرانداز چناں بپاے طلب استوار ایستادہ است ہرگز باز گشتنی نیست ایں قوم را یا مطلوب بدام آید یا سر دریں کار شود ؎

یا در اندازیم سر را یا بدست آریم سر یا بکام دشمناں گردیم یا سلطاں شویم

مرید طالب را مصلحت نباشد کہ کتب حقایق و معارف را در مطالعہ آرد چوں فصوص و تمہیدات او را مطالعہ کتب سلوک چوں کشف المحجوب و منہاج العابدین مفید افتد۔

(۲۷۳) طالب مرید را نشاید کتب سلوک کہ مردم مشایخ در او از حقایق و معارف سخنی بنشتہ اند مطالعہ کند او را مصلحت نباشد ایں کتب طالب را از طلب باز دارد و بجاے رسیدن ندہد ظناً منہ انہ وصل الی غایت المقصود ونہایۃ المطلوب و ایں کتب کہ میان مردم بہ بیان حقایق و معارف شہرت یافتہ اند چنانکہ فصوص و دیگر مصنفات محی الدین ابن اعرابی و تمہیدات قاضی عین القضات لائق مطالعہ طالب کشف محجوب باشد و منہاج العابدین و ترجمۃ الاحیا و آں کتابی کہ بدیں ماند مرصاد اگرچہ بر مرے و غمزے از حقایق و معارف خالی نیست اما البتہ حث طلب بعث ارادت دارد ہم شاید کہ مطالعہ کند۔

مرید را کہ ہنوز بپایہ تحقیق مقصد عارفاں نرسیدہ نشاید کہ کتابے در سلوک

(۲۷۴) و مرید طالب را نشاید کہ خود بی آنکہ بتحقیق مقصد مشایخ و عارفان رسیدہ باشد تصنیفی یا مکتوبی سلوک آمیز نویسد او رہ نداند کار نشناسد و بوہم خود نا چیزے را چیزے دانستہ نا مفہومے را مفہوم خود تصور کردہ

فعلی ہٰذا ضلّ واضلّ باشد۔

(۲۷۵) مرید طالب را نشاید زبان نصح بر مردم کشاید ایں وظیفہ رسید گانست وفارغ شدگاں از ہمہ مطالب ومقاصد اعنی بانتہاے کار رسیدہ وہمہ چیز را چنانچہ آں چیز است دانستہ ایں چنوے را نشاید زبان نصح کشاید ایں شخص را باید خالی از علمے وتعلمے نباشد او چیزے دانستہ است وآں چیز ہم چناں است کہ او دانستہ است اگر آں سر را چنانچہ او دانستہ است در اظہار وبیاں آرد ہر آئینہ او را زندیق نامند ملحد خوانند واباحتی گویند یا مردود مردم شود یا خود سنگسار گردد اگر علمے وتعلمے باشد خصوص نحوے ومعانی وبیانے معقولے واصطلاحات اکثر احادیث ایچنیں کس بیانے کند لباسے بر حقیقت پوشاند کہ آں لباس لائق حقیقت است نہ بینی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میفرماید الکبریاء ردائی وباز ماندن خلق از وے جز بوہم وظن ایشاں نیست وآنرا خداوند سبحانہ وتعالیٰ عبارت از کبریا کرد یعنی کبریا او مردم را در وہم وظن انداخت کہ البتہ او را ندانند ونہ بینند تراایں سخن بمثالے اگر معلوم شود ہم کار نیست بادشاہے مالک الرقابے در شبے تاریکے خود را در صورت گدایاں متذل کند کاسۂ شکستہ بر دست گیرد وچوبے کنز کوشے را عصا سازد وبر در مردم لقمہ بداں سانے کہ گدایاں می طلبند بطلبد جاے دہند وجای ندہند وجاے اہانت کنند آنکہ کہ گمان برد در باب او کہ بادشاہے مالک الرقاب است وضابط ممالک وکسی است بعد آنکہ مردم دانند کہ بادشاہے است فرایص در لرزہ افتد وکذلک گوشت پرکالہ کہ میان دو شانہ است دریں مثال آں بزرگی بادشاہ وجلالت او

تصنیف کند
مرید را نشاید کہ زبان
نصح بر مردم کشاید کہ این کار
بسیار کسان و اصلان است
مفہوم الکبریاء ردائی

مانع آمده است خلق را نمیدانند که بادشاه بر در ہا میگردد و عوام و خواص را علما و
مشائخ را و اہل دنیا چنانچه تجار و امرا را نصیحت نکند مگر بر کسے که نهایت کار او را
مطلع باشد۔

مرید را نشاید که از حکایتے که در دوست حکایت کند

(۲۷۶) مرید را نشاید از آنچه او است حکایت کند و اگر اتفاق افتد که
حکایت کند از آں کند که از آں گذشته باشد و از آنچه پیشتر است خود بطریق
بہتر که از آں کلام کند سخن از پیشتر موجب پس افتادن باشد۔

پیر اگر مرید را توجه خود فرماید دولت عظیمے باشد

(۲۷۷) و اگر پیر مرید را توجه خود فرماید دولتے عظیمے است که در دامن او
بسته است اما ایں مرید را نشاید که پیر را بخدائی گیرد اگرچه او را تعالی بادی
بیند و بادی یکے گشته شناسد با ایں ہمه بندگی بر جا است۔

مرید را پیش پیر نشسته ورد خواندن یا مراقبه نشستن نشاید او متوجه پیر باید بود

(۲۷۸) مرید را نشاید پیش پیر نشسته وردی خواند یا خود را بمراقبه دهد در
حضرت پیر ہمیں نظر بر پیر داشتن است و اگر سماعی ہست قوال چیزے میگوید
مرید را نشاید که در آں بیت شنیدن گریه کند یعنی و پیر دیا اظہار حالی پیدا آرد
و یا بیتے که پیر را خوش آمده است ایں با آں بیت شریک شود گفتم که در حضرت
پیر ہمیں نظر به پیر دارد و بس و آنکس که مرتبه پیر دارد یعنی میان مردم ہم تنگ است او
بحضرت او نیز اضطرابے و اظہار حالے نشاید اکثر آدابے که با پیر نگه میدارد
بادی نیز نگه دارد۔

مرید را ہموارہ مضطرب باید بود

(۲۷۹) مرید ہمارہ مجتہد و مضطرب باشد و اگر سکونے و قرارے در وے پیدا
آید آں سکون و قرار او را از کمال غم و افراط اندوه باشد۔

مرید را سخن بسیار نباید گفت

(۲۸۰) و مرید سخن بسیار نگوید اکثر احوال بصفت سکوت باشد۔ مرید در غم

کسے چند روز موافقت چنانچہ مصیبت زدگان میکنند نکنند و کذلک خوشی و
شادی مرید ہزل گو و ہرزہ ساز نباشد تلاوت بسیار نکند چنانکہ وقت حضور و
مراقبہ بغارت رود و اگرچہ تلاوت با مراقبہ باشد ولیکن ذہول ہر دو کارے گرو
اثرے علیحدہ دارد و ذکر با مراقبہ جمع کردن عظیم شغلی است و ذکر بے سوز و سوز
بے حضور و بے طلب کار نیاید ربطی کہ بر دل زند بغم و اندوہ زند ایں ہم بر دل
دل چناں زند گوی بستہ است بزور ایں رابطہ نخواہد آں بستہ بکشاید

(۲۸۱) و اگر مرید در تربیت ابدال افتد ایشاں تربیتے خاصے دارند
جز تربیت مشائخ ایشاں مشروبے بخورانند و داں مشروب اندک سکرے
و طربے باشد و آں طرب و آں سکر جز بحضور و جز بذوق و طلب بار نیارد و
آں مشروب ساختہ عمل کسے نیست ایشاں ہمچنیں گویند چند درختانست در
کوہ قاف آں درختاں را سالے چند بار گیرند گویند ہر یکے را ہفتگاں ہشتگاں
بار باشد و درخت ہم شش ہفت بیش نیست و شکل آں بار ہمچو تمرک باشد
اما ایں گوشہا دارد و ہموار است شیرہ ایشاں بعضے سرخ رنگ است و بعضے
سپید رنگ و بعضے زرد رنگ و بعضے بادنجانی و بعضے زعفرانی آنکہ زعفرانیست
او را انگشت نامند بہر کہ بدہند ہیچ ذمیمہ در نفس او نماند از غلے و حسدے و بغضے
و شہوتے و غیر آں الغرض ہر یکے اثری دارد ایشاں برای آں غرض با ہر کہ
لطفے دارند بخورانند ہرچہ ایشاں فرمانید کنند مگر چیز بکہ سوت اشرع دارد
ایشاں چنیں ہم میکنند مترشد را انگشتہ می بندانند و برابر کردہ نگہ داشتہ
بیروں می آرند با صورتے مستدلے او جہانے ملکہ روی ہم سینہ میکنند و سینہ

دوام خوشحالی در یکسو
باید بود
ذکر را با مراقبہ جمع
کردن عظیم شغلی است
تربیت کہ ابدال
مریداں آرند

شراب ہم بر سر میدہند گویند سبو بر سر کردہ بہر کوے و بہر سوے بگرد و شراب را برلب و ریش و سبلت او می مالند تا کسان ہجوم کردہ شنیند باید بدیں و امثال ایں کردن اقدام نکند و اگر ایشاں از سبب ایں اظہار رنجشی میکنند التفات بداں نکند غم ایں رنجش نخورد ایشاں قسمے دارند با ہر کہ آں قسم رفتہ است از وے بہیچ وجہی جدا شدنی نہ اند۔

طالب را باید کہ بر سر دلہے دیگراں سر فرود نیارد

(۲۸۲) و طالب بہ طیری و سیری و غایب شدنی و حاضر آمدنی نمودنی و ربودنی بدینہا سر فرود نیارد ہمانچہ مرداں گویند اگر بر آب روی خسی و اگر در ہوا پری مگسی دل دریاب اگر کسی دل دریاب دو معنی دارد۔ یکے آنکہ مرداں گویند دلے دریاب یعنی براو کسے کارے کند و چیزے بدہد و خوش کند دوم دل دریافتن عبارت از اکتساب اوست و دانستن دل چنانچہ حق دانستن کہ بتحقیق تحفہ انسان ہمو است آنکہ اویس رضی اللہ عنہ با عمر گفت رضی اللہ عنہ کہ علیک بحفظ القلب ہمیں معنی دارد یعنی اورا نگاہدار و بکارے دیگر مشغول مکن و معنی دیگر ہم احتمال دارد یعنی انچہ دل فرماید آں کن یعنی حفظ فرمایش او کن اوّل کار مبتدیست دوم کار مرد رسیدہ و دل بدست آوردہ است۔

کیفیت مرید مجتہد و مضطرب در سماع۔

(۲۸۳) مرید مجتہد و مضطرب را در سماع شنیدن حملے و محملے نباشد او چیزے با دل خویش دارد و ہر نغمہ کہ بشنود او حیز بہانہ نمی طلبد شنیدنش ہماں باشد و از دست رفتنش ہماں و اگر محملے و محملے بود او عاشق طالب نیست او مردیست کہ بفکر و اندیشہ خویش بہترین کارہا اختیار کردہ است بیتے و سخنے کہ شنود حملے درستے

بفکرے و اندیشہ کنند و بداں گریہ عورتے کہ پسرش و شوہرش مردہ است
مویہ گری و نوحہ میکند او غرض آں نوحہ ندارد او ہماں بمجرد شنیدن آواز خود را
پرکالہ پرکالہ و قطرہ قطرہ میکند

مرید در زینت خود نباشد
و لباس محقورہ و مشہورہ
نپوشد بسبب شہرت

(۲۸۴) مرید در زینت خود نباشد و البتہ لباس محقورہ و مشہورہ نباشد عمر گفتہ
است رضی اللہ عنہ ایاک واللباس المحقورۃ والمشہورۃ از قول عمر رضی اللہ عنہ
معلوم می شود مرد را لباس محقورہ نشاید و مرد محقورہ را لباس شہورہ اگر مرد مشہور لباس محقورہ پوشد
موجب زیادت شہرت او بود و اگر مرد محقورہ لباس مشہور پوشد موجب شہرہ او گردد

مرید شب فاقہ
و روز گرسنگی را غنیمت شمرد
فضیلت فاقہ اضطراری
بر فاقہ اختیاری

(۲۸۵) مرید شب فاقہ را و روز گرسنگی را غنیمت شمرد خصوص فاقہ
و گرسنگی کہ ضروری پیش آمدہ باشد و انچہ باختیار باشد آں نیز موجب تصفیہ
و تجلیہ دل باشد و لیکن در فاقہ ضروری شکستگی نفس است بتمام و در فاقہ اختیاری
وہم رعونت و خود بینی نقد است خواجہ من میفرمود قدس سرہ العزیز کہ
طے باختیار بہتر از فاقہ ضروری بود ایں بداں ماند کہ گوئیم عبادت انسان فاضل
از عبادت ملائکہ است - زیرا چہ ملائکہ را تعبد ضروریست اما انسان را تعبد او
نعب بر نفس اوست پس ایں اختیار بہتر ازاں باشد کہ آں بضرورۃ آید بندہ
خواجہ عرضہ داشت کرد سخن اینست کہ خواجہ فرمود اما بندہ خواجہ را در خاطر چیزے
می آید اگر فرمان شود عرضہ دارم فرمودند بگو گفتم مقال خواجہ است کہ شکستگی
و بیچارگی و واماندگی در راہ طلب و تصوف اثری تمام دارد و در فاقہ و
گرسنگی ضروری ایں نوع بنقد اوست خواجہ فرمودند نکو میگوی بریں اعتبار
ہمیں آید و مرید را در طے و یا فاقہ ضروری سستی و ضعف آرد دل را بداں ضعف و

سستی نہ دہد ولرا بمرگ دہد باخود گوید کہ اے نفس اگر تو بمیری بمیرمن غذا بتو نخواہم
داد نگراں کہ خدا بدہد برائے ایں مصلحت در خانہ کسے مہمان نرود دیدن یاری
ودوستے پیشہ نگیرد تا ایشاں طعام پیش آرند وسوال کردن وچیزے جامہ
فروختن وگرو کردن خوردن خود چہ معنی دارد دریں محلہا صوفیان رخصت
دادہ اند اما من باب عزم وجزم راکشادہ میدارم اینچنیں کسے را میان وحال
یکے پیش آید ان مات فقد مات شہیدا اینجا ایں حجت نیارے
وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ بسیار تہلکہ است کہ طالب اختیار کند
واگر بدان تلف شود زہے دولت وقتی ایں بیت خواندہ

در رہ عشق ما اگر کشتہ شوی شکرانہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدہ نفس را جہاد اکبر خواندہ است اگر کسے
در جہاد اصغر کشتہ شود شہید باشد چہ میگوئی اگر کسے در جہاد اکبر کشتہ شود شہید نباشد
وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ رخصت عام است نہ عمل خاصہ حکایت
شنیدہ باشی مردی بر قلہ کوہی ایستادہ بود پرسید ایں آسمان را کہ آفرید گفتند
خدائے گفت زمین را کہ آفرید گفتند خدا گفت کوہہا را کہ آفرید گفتند خدا ایں
درختاں را کہ آفرید گفتند خدا پس آں گفت اللہ اللہ شانا عظیما مر خدا را شانی عظیم
است و بزرگ کسی است و از غلبہ ایں خیال خود را از کوہ بیروں انداخت
ومرد ایں حکایت را در عوارف در مدح کسانی میگوید کہ خود را در راہ خداد
در ابتلائے او فدا سازند وجاں بدہند وایں محبت خاصہ باشد۔

مرید را ہموارہ خلوت جوئی (۲۸۶) مرید ہموارہ خلوت جوئی و تنہائی خواہ باشد ہر اینہ طالب را

دو کار است یا دوست یا با دوست و هرچه جز دوست نه نکوست و در اختلاط
نه یاد و تمام نتوان کرد نه از دوست بمراد بر توان خورد۔

(۲۸۷) اگر طالب بنده کسے است این تدبیر درستی است دل را بتصور حضور او تعلق تمام
دهد شب را خوندکارش کاری نفرماید همه شب جز وقت اوست و صوفیان را کارے که
در شب باشد روز چندان نبود شب وقت سکون هدو است وقت قرار و آرام است هر کاری که
او را باید آن وقت وست ده کار ها نسبت ذکر و مراقبه لشب مرتب است خصوص
وقتی که اکثر مردم خفته اند بنده را در وقت او بسیار خفت است فردا باوی [illegible]
دنیا نیست نانی پخته یافته است و جامه دوخته بر تن چه حساب زکوة برو فرض نه
و حج برو فرض نه سنت جماعت برو نه حضور جمعه کذلک تا آنکه در حدود و قصاص
هم بروی خفتی است فردا بسیار بندگان باشند که نجات ایشان بیشتر از نجات
خوندکار بود و اگر خوندکار کاری فرماید که دران کار در فریضه خدا ے که بدو متوجه
است تقصیر رود این کار را بنده از خوندکار قبول نکند و اگر او ستم کند بیع و شرا
ایستاده شود لا طاعة للمخلوق فی معصیة الخالق و هم چنین اگر کارے
نامشروعے فرماید و بنامشروع دعوت کند بر و خمر بیار یا ساقی مجلس من شو یا مانند
این کارها دگر که حکایت آن مروت رخصت نمیدهد نباید که بنده مرید طالب
اقدام این کارها کند این خود چیزها ست که بر عوام متوجه است حکایت مادر
مرید طالب است او را خود چه گوئی و اگر خوندکار آسیا گردانیدن فرماید بنده
مرید طالب دل راست کرده هم بر وضع گردانیدن آسیا ذکری میگوید و کلمه
بر زبان میراند کنیزکانی که ایشان آسیا گردانند در وقت گردانیدن چیزے

بگویند ایں بندہ طالب کم ازاں نباشد و اگر بارے گراں بر سر نہد و گوید بمقامی و منزلی برساں و ز نقل ہر قدمی اللہ میگوید و میرود و بار سبک می نماید و دل بذکر خدا مشغول شود برنج بار منزعج و متردد نشود و دراں حالت ذکر مفید تر باشد زیرا چہ دل گرم است و درحالت گرمی ذکر را اثرے تامے است

بعد از ذکر کردن سماع شنیدن کہ دل ہنوز گرم باشد در مراقبہ رفتن در دل را کشادہ کند و نفعہا بخشد۔

(۲۸۸) صوفیان ما چنیں گویند چوں ذکر یا گرمی دل گفتہ باشد ہماں ساعت حبس حواس کند دل بمراقبہ دہد اثر ہا بیند و چوں از سماع فارغ آید و سماع را بزور و قوت شنیدہ باشد در ساعت غض بصر کند و دم را فرود برد بر دل آمدن ندہد و دل را بحضور دارد راحتہا یا بد چہ دانم وقتی ایں کردہ باشی یا نہ اگر کردہ باشی بدانی کہ چہ میگویم کمترین راحتہا ایں باشد کہ در دل را کشادہ بیند کہ کشادگی ایں راحتے و لذتے و اثرے دارد اگر دیدہ باشی بدانی و اگر چشیدہ باشی بشناسی۔

مرید را جامہ ازرق یا اسود پوشیدن برائے فراغت از شستن روا باشد

(۲۸۹) مرید اگر جامۂ ازرق و یا اسود پوشد برائے دفع مونت شستن را شاید و نیز اگر چہ ثقل مونت نباشد اما مشغول شدن بہ شستن وغیرآں زیادتی وقت اوست تا آنکہ از بعضے حکایت کنند صوفی جامۂ چرکین داشت صوفی دیگر پرسید جامہ چرا نمی شوی گفت ما التفرغ یا اخی فراغ شستن ندارم آں مرد مستفسر میگوید سماع سخن آں صوفی ما التفرغ یا اخی در دل ما ہمارہ ذوق دہد۔

مرید طالب را بر تکیہ دیوارے و درختے نشستن نشاید

(۲۹۰) مرید طالب را نشاید بہ تکیہ دیوارے و درختے نشیند البتہ متکائے با خود سازد کہ آساں گیر نفس است مگر آنکہ ذہولے پیش آمدہ باشد یا سستی طبع بودہ باشد کہ بضرورت طبیعت بشری ایں صورت روے نماید ایں ہیئت

وضع کاہلاں است۔ ایں صورت اہل جد و جہد و اجتہاد نیست

(۲۹۱) طالب در خلوت خویش بسیار گریہ و بسیار زاری را امیاں مدام مگر در وقت سماع سکب عبرات را احتما کند بقدر ما امکن۔

(۲۹۲) طالب را باید خواب اکثرے در نشستن باشد در وضع مراقبہ شنید دل بحضور دہد۔ خوابیکہ دراں حالت بیاید آں خواب داخل عمل دل باشد و حضوری مرتب دست دہد بسیاراں گفتہ اند معراج در خواب بود ایں خواب ایں چنیں خوابے بود کہ باتو گفتیم۔

(۲۹۳) اگر مرید را کہ لقمہ اش از غیب است بوقتیکہ او را طعام رسد اگر دو وقتہ برگیرد شاید۔ آرے ضرورت اکل و احتیاج بشری ہمیں تقاضا کند اما بحیثیکہ عادت بر پر خوردن شود چوں لقمہ اش از غیب است یکبارگی دوبارہ خورد بار دیگر کہ رسد چہ کند اگر خورد مصرت در بینۂ او باشد کار ہیضہ کشد و اگر نخورد مرداں ایں متاع را چہ نامند۔ و چنیں گفتہ اند اگر مردے را زنش گفت کہ تو بسیار خواری او گوید اگر آں مرد بسیار خوار است زنش را سہ طلاق۔ گفتہ اند چہ نہ دانند کہ او بسیار خوار است یکبارگی کہ او طعام خورد دوم بار کہ طعام پیش او آرند بتواند خورد ایں را بسیار خوار نامند۔

(۲۹۴) مرید را نشاید اختیار کردہ در جوار ملکے و امثال ایں باشد و ایں قصد ہم ندارد کہ البتہ جاے باشد کہ مرا کسے نشناسد۔ ایں ہم عمل قوم است اما قصد کارے میان ما ممنوع است۔ امثال ایں تصور دلیل بر خود بینی و نظر بر خود داشتن بود۔

مرید اورا و وظیفہ خویش را در ہیچ حال فوت نکند و خلوت و محضر مردم او را یکساں باشد

(۲۹۵) مرید را در تعبد و تنزہ خلوت و محضر مردم یکساں باشد
البتہ اورا و خویش را و آنچہ وظیفہ اوست ہیچ وجہے فوت نکند۔

مرید از ہیچ کس طمع ندارد و نیز پیش اہل دنیا بزانوے ادب نشیند و نیز نشاید کہ بہ تعنت در عوت پیش آید

(۲۹۶) و مرید ہیچ یکے را بہ طمع دست ندہد و نہ ایستد و بزانوے
ادب پیش کسے نہ نشیند و پس او شدہ نرود۔ و ہر کسے براہے او براہے
و ہر کسے بکارے و او بکارے۔ ایں ہم نکند کہ صورتے سازد کہ خود نمائی باشد
و مردے معتبرے میرود پیش او رود سینہ کشیدہ رفتار کند۔ ایں نوع
شیوۂ طالبان نیست۔ و مرید مردم عوام را از درائی و تعیبی نکند و از ہر یکے
بشکستگی دل خود طالب مزیدے باشد تا آنکہ سگے و گربہ کہ در خانہ او می
باشند۔

طالب را نشاید کہ استعمال مخدرے کند

(۲۹۷) بعضے طالبان استعمال مخدرے کنند و گویند موجب جمع ہمت است بہ یک خیال
درست میدار راست است ایں سخن اما بہ تدریج مرد آں کارہ شود بے آں نتواند و بے آں
وقت خوش نشود و حضور دست ندہد بہاں شود کہ مرداں گویند فلاں آشریب فلاں بھنگی
چنانچہ مردم قلندر را دیدہ باشی میاں آں کسے را دیدہ کہ رد کار دارد او باہیں مبتلا است۔

مرید را گاہ گاہے قصہ لیلی و مجنوں و دیوان شیخ سعدی استماع خواندن باعث برمزید طلب او باشد

(۲۹۸) و اگر مرید گہ گہے قصہ لیلے و مجنوں را و دیوان شیخ سعدی را
قدس اللہ سرہ پیش دارد بخواند و قصۂ یک دو وے از آں بخواند کہ بدآں
وقتش خوش شود و ملالت از سرش دفع شود شاید۔ مرید اگر دوئے را
بیند میان ایشاں رسم محبت مستمر است اگرچہ چہار پایہ یا پرندہ باشد
موجب مزید درد طلب او باشد۔

مرید را مدام متصف بہ

(۲۹۹) مرید مدام متصف بصفت غض بصر باشد و اگر کشاید خبر آنا

وعبر انظارہ نکند۔

صفت نفض بصر باید بود

ہرچہ مرید را از واقعہ درخواب یا بیداری پیش آید ازیں بہتر نباشد کہ بصورت پیغامبر یا پیر بیند

(۳۰۰) ہرچہ مرید را واقعہ درخواب و بیداری پیش آید ازیں بہتر نباشد کہ پیغامبر را بیند یا پیر را بیند واگرچہ کشف و تجلی باشد ہرچہ بصورت پیغامبر و پیر باشد اعتبار تمام دارد۔ طالب مرید برائے احضار دل و برائے جمع ہم او صورتے ظاہر پیش دلش دارد۔ دل بغایت بدشواری حاضر شود بعد اللتی واللتیا بدست می آید اما بخاطر حضورے نقد است شاید زیرچہ چو دل برجا آمد آں صورت درمیان نخواہد ماند چوں بجا آمد نظارہ ملکوت نقد او باشد کشف غیوبات او را ایا بعجل بود حدیث شنیدہ باشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است۔ لولا الشیاطین یحومون الی قلوب بنی آدم لنظروا الی ملکوت السموات۔ حاجی بہکری خادم شیخ الاسلام مرد مسافر بود حکایت میکرد در جہاں شیخے دیدم کہ ارشاد میکند و مریدان را در تربیت میدارد چند طالب را در مقامے اجلاس کردہ است وامر دے صبیحے ملیحے را درمیان ایشاں شاندہ وہمہ را گفتہ کہ نظر بر روے او دارد و شخصے را حارس و محافظ کردہ است تا خیانتے نرود۔ آں پیر مرشد را ایں قدر در خاطر نمی آید کاریکہ در وہم خیانت بود آں کار تا بکجا کشد و عاقبت بچہ انجامد۔ من میگویم ہرچہ باشد باشد بیرون از مزج شہوت نبود۔ علما باللہ را راسخان علم عارفان محقق مکشوفان حق الحقیقت را باحوط واسلم دست زدن نبود وجز بدیں وصفت صورت وصال مرتب نرود۔

تربیت طالبے کہ درزمانہ پیری در راہ طلب افتد

(۱۰۳) وگفتہ ایم ایام طلب از اول شباب تا آخر شیب است تا اگر
چنیں اتفاق افتد پیرے کہنہ از شصت و ہفتاد گذشتہ باشد بلکہ بہ ہشتاد
و از آن بالاتر شدہ بود و خداوند سبحانہ و تعالیٰ در دلش القاے طلب کند
تدبیر او چیست او را صوم میسر نیاید ترک طعام نتواند کرد طی خود چہ باشد
و ایں ایامیست کہ البتہ بہ دوم نفر احتیاج باشد ایں چنوے را اگر پیر شفقتے
در باب او ارزانی دارد او را توجہے و ربطے فرماید او را ازیں کار بہتر نباشد
فریضہ با روایت و سنت موکدہ بجا آرد و دیگر چشمے بستہ لبے بستہ مقامے
خالی تنہا ماند و توجہے و تعلقے کہ پیر فرمودہ است ہمبر ان دل نہادہ باشد
اگر اہتمام پیر باشد و در طلب قوت کردہ بود البتہ از موارد و مواہب کہ
صوفیا نراہست خالی نباشد۔ و دیگر ایام نا امیدی اوست دست از وجود
حیات شستہ است ساعتۃً فساعتۃً خود را لطبیعت در آمیز شستہ می بیند
و خود را از جاہ و مال و اہل وولد مہجور می یابد و ایں ہمہ قیدہاے است
در پاے روندہ ایں قیدہا ہمہ بیکبار از پاے وے گستہ است او را بجز
خداے و مرگ و گور چیز دیگر در خاطر نماندہ است و غم عاقبت بردن
ایں تدبیر کہ ما گفتیم حسن عاقبت بدیں مرتب تر باشد و شہود حق حاضر تر و
بخدا رسیدن نزدیکتر۔ شاب طالب چکند کہ دل از حیات بر کند
و برمرگ قرار گیرد جز بہ باز آوردن خطرہ نباشد و اگر نہ میل طبیعت او
بداں است اما ایں پیر را ہمہ چیزہا کہ بر طالب شاب مشکل است از و ہمہ
رفتہ است۔ ہر چند کہ دلش سست شدہ است گرمئی و تیزئی در و نماندہ است

دریں وقت بر دل او از کجا حسکی آید کہ نقش مراقبہ وحضور بر دلش مرتب شنید
بر آب رواں معمہ نویسی آنکہ چہ مفہوم تو گردد او بداں ماند۔ اکنونش باید دست
و پا شکستہ تر کردہ و خود طبیعت سست شدہ اند انسان افتادہ دستہا بھلیدہ
چشم بستہ گوش خود گراں شدہ است اینجا دل بشہود وجود او دہد متن تلقین
ایں مراقبہ اینجا بنویسم اما ترسس آں می باشد مردمانے کہ ازیں کار خبر ندارند
ایشاں خود را مرشد خوانند و ایں حکایت کنند وزیانکار ایشاں باشد اما
ایں قدر میگویم در دل جز ایں نگذراند دل را بدیں بر بستہ دارد لفظ اللہ را بجائے
وسواسے کہ او را در خاطر می آید ہمیں اللہ را گذراند وحدیث نفس ہمیں را سازد
دل را بریں دارد کہ اللہ اللہ میگوید و میگوید اما نے می یابد۔ اما می باید دانست
کہ در دل دو صفت است از مردماں حفاظ بسے کس بہ بیں قرآں میخوانند و بے
شبہہ اگر دل باز باں یار نباشد تواند خواندن ومع ہذا حدیث نفس و وسوسہ مزاحم
وقت او باشد۔ میخوانند وحکایتہا و قصہا در دل او میگذرد۔ ایچنیں نباشد۔
کہ اللہ اللہ میگوید و در دل حکایتہا و وسواس میگذرد باید ہمہ او ہمیں اللہ
اللہ باشد۔ مردم نماز گذارند فاتحہ وضم قرات چنانچہ آمدہ است ادا شد
ومع ہذا حکایت و قصۂ در دل گذرد ایچنیں نباشد۔ اگر دل یکے درمت
شدہ است بواسطہ فوات چیزے ازیں جہانے چوں او سماعے و نغمہ شنود
درد بر در وافتد اضطراب او زیادت شود مثل ایں سخن گفتہ ام بداں ماند کہ یکے
را دملے بر آمد کسے باشد دوائے درد میکند چوں دکہ بدو رسد دردش زیادت
شود بلکہ اگر گویم یکے بجہند شدہ است شاید۔ اکنوں پیر را ایں دردہائے نیاوی

بسیار پیش افتادہ است چہ از آنکہ مصیبتہا بسیار دیدہ باشد و دردہا بسیار چشیدہ وخود امروز بنقد وقت از ہمہ خود را جدا می یابد ورفتہ می بیند بہ طبیعت دردمند است چوں درد طلب براو افتد روبرد زیادت شود امیدہا باشد۔ اینجا ودرین محاضرہ انتظار نارے ونورے وکشف غیب رانکند ہماں اصل مقصود طلب بعلیم اللہ چیزے پیش آید۔ انچہ روندگان شقتہا ومحنتہا بسر بردہ اند شاید چیزے پیش آمدہ باشد یا نہ کہ اورا پیش آید۔ ایں پیر را باید چنانچہ رسم کار پیراں است برائے فرقت از دنیا وہجراں اہل وولد بحسب ضعف خویش دمے سردے زند خود را باہمہ فدا در رہ مقصود کند چہ آں مقصود نیست کہ فضل و شرف ہمہ بداں باشد کہ فدا دراں مقصود شوند۔ ونشاید کہ ممنوں وذلیل کسے گرود آرے دل برخدا نہادہ وروح راد رانزہاق دیدہ وپائے بر بستر مرگ فراز کردہ ودست از تصرفات دنیاوی کلی شستہ بخ بخ مبارکش باد ایں حالتے است کہ نوزدہ بسوہ موجب کشف حقیقت ویک بسوہ برائے رعایت اختیار میدارم کہ ایں امر قصدی نیست اختیاری است اگر او اختیار کند شود و اگر نہ نیست بسوہ گویم۔ ازیں پیراں نباید شد کہ ترا گویند۔ ؎

اے شدہ پیر عاجز و فرتوت ماندہ در کار خویشتن مبہوت

متردد میان جبر و قدر غافل از عین عزت جبروت

و باخود بہ یقیں چشم بستہ باشد و دل رایقین کردہ و اند ایں ساعت آں ساعت است کہ محبوب بحسن وجمال وبلطف وکرم شاہد گردد ظاہر آید انا عند ظن عبدی بی اینجا محقق تر گردد و دریں بیت فکرے باید کرد ؎

ازبعد مکن شکایت اے خستہ جگر   کز غایت قرب می نہ بینی مارا

پیرا جوانمرد باش طفل مزاج انکار بر سجدا راضی مباش ودل بجاے دیگر منہ من براے تو آں نبشتہ ام بداں امید وار کردہ ام کہ انشاء اللہ تعالےٰ چشم دل بداں روشن گردد - چوں پیر خود را از سبب پیری و پسیں عمر نیست و نابود بیند کہ قریبا لشئی یا خذ حکمہٗ پس فناے نقدے او را دست دادہ باشد - اگرچہ فنا تصورے است و ایں تصورے از منبع تحقیقے است یک فناے کہ صوفیاں گویند ایں است و تحصیل او ہم بدیں است - اینجا سخن بسیار است اما حمیت غیرت را در کار میدارد از فضل خدا من بسیار برروندہ رہ آسان کردہ ام نمودہ ام - چنیں گویند۔ ؎

ورنہ کہ ز دایں درکہ بروئے نکشودند

من چنیں میگویم کہ ہرگز ایں در نہ بستہ اند اما آں کو کہ درو درآید بلکہ در کشادہ اند نداے درآمد ہم میکنند عجب کاریست ایں پیر را کہ سالہا بہوا گذرانیدہ آخر نفس بہ انتہاے کار و بہ انتہاے مقامات صوفیاں برسد عجب عجب کل العجب -

(۳۰۲) پیر را از تقرب زناں و از صحبت ایشاں بہمہ وجوہ محترز باید بود - ایں قسم جوانان فحول را رکیک و ضعیف می سازد - پیر خود ضعیف است اگر بدیں کار شود خود را ضائع گرداند از ہمہ کارہا باز داشت و بہیچ حالے و مقامے نرسید - و پیر را البتہ تعہد خویش باید کردن از مضرات چیزے کہ او را دریں ایام مضر آید سخت احتراز باید کرد اگر بنیہ اش صحت نباشد

او خود پیر است نہ آنکہ ضایع گردد کار تصوف چہ خواہد کرد۔ اگر پیر یا زن بودہ باشد یا اختزال یا اعتذار یا اختیار اما الی کہ خواہد کہ او را بحظ او رساند او وا ند اما از وال کار نیاید۔

طالب عزیز را یکے ازیں دو حالت بود یا خواب بر ایشاں بیار غلبہ کند یا خواب نیاید اندریں دو حالت ایشاں را چہ باید کرد۔

(۳۰۳) بر پیران ازیں دو وصف لازم است یا چناں خواب بر ایشان غلبہ کردہ شب و روز می خسپند و میان مرداں نشستہ در غنودن اند و ایں سبب خشکی دماغ و رطوبتے کہ در معدۂ ایشاں جمع شدہ است۔ یا چناں خواب از چشم ایشاں می پرد کہ البتہ دیدہ ایشاں روئے غنودن نمی بیند۔ نکو است ایں اگر ملالت و سماحت نباشد و آں قدر کہ بلذت و راحت است فیھا نعمۃ وگرنہ بخیال عاقبت و حوادث الٰہیات و آنچہ مترقب و منتظر است دراں یاد باشد بریں سماحت و ملالت دفع میشود بلکہ بکارے می آرد۔ و آنکہ گفتیم بر خواب غالب است بروے فرض باشد کہ ہم از ابتدائے کار دل را بمراقبہ دہد و آں خوابیکہ او را می آید زیاں نکار نیست در حساب مراقبہ است کہ مرد مراقب و محاضر در مراقبہ آرزو برد کہ خوابے بر وطاری گردد۔ امید دارد کہ ہر چہ بیند درست تر بیند و زود زود تر باز آمدن نباشد و ساعتے با مقصود و مراد ماند۔

پیر طالب را تنگ مزاج نباید بود

(۳۰۴) پیران تنگ مزاج باشند ایں صفت پیر طالب را نشاید و پیر ہر نفسے دم در نالیدن باشد انینے و حنینے البتہ در وے باشد ازیں بجد احتراز کند۔ و ایں ہم نباشد از درد و مفاصل و از درد اندام و سستی بینہ ہر نفسے بنالد۔ و اگر پیرے است درا دل جوانی طلبے بصدق داشت

و آنرا تا به پیری رسانید او پیرے سوختۂ افروختۂ ریختۂ بیختۂ دردمندے متمندے باشد و ایں صفت بسیار آرزوے منتہیان باشد تا الٰہ او ہم ازیں بود کہ عمرے بسر رفت روے مقصود دیدہ نشد۔ و آنکہ گویند درد بہتر از درماں است آں عبارت از حرماں نیست۔ از وجدان است۔ ولے وجدانے بیروں از اُمنے و امانے۔ ایں چنیں پیر کہ ایں سوختگی و افروختگی با ویست شفا طلب نباشد و نخواہد ایں درد را با آں دوا و ایں درماں را با آں وجدان منضم و منتظم دارد۔ ایں پایہ چنیں نیست کہ او را خائب و خاسر از خوانہ گردانید او بنقد خواہد رفت کہ یغبط الانبیاء والشہداء

(۳۰۵) آں پیر را نشاید کہ آں نقد وقت او باشد کہ استعدادے کلی است۔ اگر آں در مغز سر او بیضۂ ایں خیال نہاد و زود بلا با زاید کہ ہیچ کارش نیاید و اگر خطرۂ آں آید بہ پیر چنانکہ البتہ نشان و اماندگی و پس افتادگی و حرمانی است۔ ایں پایہ چنیں کسے بجائے نرسد۔

(۳۰۶) و آنکہ گفتہ اند یک ساعت حیات دنیا بہ از چہار ہزار ساعت در نعمت بہشت ایں سخنے است کہ از ایں نشان میدہد کہ دریں جہاں نقدے داشتہ اند حاصلے حاضرے ہست چوں ازیں جہاں روند دراں جہاں شوند نقد حاصل ایں جہانے ادریں جہاں بگذارند و بروند آں نقد باز نیابد و ہرگز بار دگر روے ننمایند۔ و ایں کہ انبیا و اولیا حیات را دوست داشتہ اند ہم بنا بر ایں کہ آں جہاں کشف صرف است ہیچ پردہ درمیاں نیست عین عکس است ظل را ثبوتے نیست ہر آئینہ انبیا گویند کہ آں جہاں

معنی ایں مقولہ کہ درد بہتر است از درماں۔

چہ طالب را نشاید کہ ایں نقد وقت او باشد

معنی ایں مقولہ کہ ساعت حیات دنیا [illegible]

است اما دریں جہاں دیدن جمال مقصود در پردہ وجود است ازیں برقعہ کبود بیروں نیست۔ اکنوں مثالے باتو گویم یکے را تو دوست داری در صورت مجاز آرزوے تو ایں باشد۔ البتہ البتہ اورا بے ہیچ پردہ ببینم۔ اورا در زیب لباس ہم نموداری باشد۔ آرے در زیر لباس و در پردۂ حجاب ذوقے و لذتے وجمالے است کہ در انکشاف و انجلا نیست۔ اکنوں فردا ہمہ کشف است و پردہ نیست اکنوں او دراں آرزو است کہ او دراں پردہ وحجاب آشکارا بیند کہ آنجا زیبے وحسنے ونمکے دگر داشت۔ بسیاراں تمنا کردہ اند کہ اے کاشکے ایں کشف حقیقت برآ آشکارا نشدے کہ آں پوشیدن وکشادن ونمودن و ربودن لذتے دگر داشت۔ شعوذہ گر شب پردۂ نہد و چراغے دارد نیک روشن و افروختہ وراے آں پردہ صورت ہامی نماید باحسنے وجمالے پس آنکہ آں پردہ دور کند وآں چراغ را بردارو ایں مرد نظارہ گر گوید کہ اے کاش آں پردہ دور نشدے کہ ہارہ دراں پردہ نظارہ بودے کہ آں نظارہ بداں حسن ولطافت جز بداں پردہ نباشد یکے اندیشہ باید کرد کہ یکے بہ یکے چہ لذت وچہ راحت وہم ازیں بود کہ کلیم وحبیب نخواست کہ میرد۔ حکایت آدم و نزدیک موت او شنیدہ باشی اگر برائے ایں چنیں معنی را محققان وعارفان آرزوے بودن کردہ اند معذور باشند وحیات برائے ایں راہم خواستہ اند دنیا مزرعہ است تخمے بکارند وقتے بار وبہ عجائب دگر است از یکدانہ ہماں کہ گفتہ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ چنیں می باشد از ضرب

و شتم مطلوب طالب را لذتے تمام است۔ و چنیں ہم باشد کہ معشوق روے
از عاشق بہ پوشد و دراں پوشیدن ہیئتے و شکلے روئے نماید کہ آں بیچارہ
شیفتہ و مبتلا تر گردد۔ من می نویسم انچہ وقایق ایں کار است و لطائفے
کہ میاں طالب و مطلوب است اما ندانم تا کدام نکتہ باشد کہ اینجا فہم بردہ باشد
ہم کہ عاشق با معشوق عمداً و قصداً القاے جنگے کند تا او بخشم و غضب خود
بر آمدہ ظاہر شود پیدا آید و بسبب آں کلماتے و حرکاتے و سکناتے کند از آں
مبتلاے گرفتار پرس کہ او را چند لذتے باشد و چند ذوق و چند گرفتاری
پیش آید۔ مرداں چنیں گویند۔

خشم کناں بیا تا صلح کنیم یکدگر

انچہ گفتیم ایں ہمہ نقد وقت پیر طالب است۔ مرشدان پیراں را در گذشتہ
اند و اقدام در ارشاد ایشاں نکردہ اند ہم در وردے و گذارونے داشتہ
اند و فرمودہ اند تراآ و آں طالب گذشتہ است۔ منم کہ پیراں را برامید
میدارم بر احوالے و بر وجدانے نشان دادہ ام کہ خون دل طالباں بے
آب شود کہ ہیچ کار نیاید۔

(۳۰۷) و اگر مرد پیر طالب براں رتبہ رسد کہ شیخ الفانی خوانند
یعنی از وے کارے نمی آید قدرت بر صوم ندارد و شرع رخصت بر افطار
میکند و فریضہ را ایستادہ نمی تواند گذارد تدبیرے کہ گفتہ ایم میان چند
سطرے گذشتہ است کار او ہماں باشد ذہولی و باآں ذہولی فضولی در
نیاید یعنی بہ طبیعت نرود ذہولی او بحقیقت شود۔ گویند۔ ابناء تمانین

نسبت پیر بہ شیخ فانی شدہ است

معنی قول ابناء ثمانین عتقاء اللہ

عتقاء اللہ وایں را بحدیث نسبت کنند چند معنی احتمال دارد سنت باری تعالے بریں جاریست ہرچہ میان بندگان سخن نہادہ است تمام و کمال او در اوست تعالیٰ۔ اگر بندہ در خدمت خوندکار پیر شود و عمر بشرط بندگی گذرانیدہ باشد خوندکارش را ایں شفقت دامن گیر شود کہ او را آزاد کند اللہ سبحانہ و تعالیٰ چوں بندہ را بیند عمر او بہشتاد رسید البتہ سر بہ بندگی نہادہ بود آزادگی از صولت او دہد۔ حکایت شیخ لقمان سرخسی پرندہ با ایں سخن نسبتے تمام دارد و بارہا گفتہ ام۔ معنی دیگر چوں مرد بہشتاد رسد از درد مفاصل و سستی دل وضعف طبیعت خالی نباشد و معلوم است ہرچہ از خدا سبحانہ و تعالے در دے و رنجے کہ بہ بندہ رسد موجب کفارت گناہاں باشد فعلی ہذا عتیق اللہ باشد۔ و دیگر مرد بہشتاد رسد ہر آئینہ از مقاسات شداید و از بلیات مصائب و محن خالی نباشد بلکہ بیشتر و بیشتر افتد و ایں موجب تکفیرات گناہاں است۔ و دیگر مرد مومن عمرش بہشتاد آید دریں مدت البتہ روے مغفورے دیدہ باشد و دست بر دست مغفورے نہادہ و در احادیث است ہر کہ با مغفورے نشیند و یا با مغفورے خورد یا دست بر دست مغفورے زند او ہم مغفور گردد

طالبانرا پاکی نفس شرط کار است

و اکنوں طالبانرا پاکی نفس شرط است و ایں پیر طالب را گناہاں او خود از شخص او بریختہ است و از اصاف و پاک کردہ است راہ او آسان ترگشتہ۔ من دیدہ ام بعضے جوانانرا شاید در تربیت من بودہ اند۔ ایشاں را چنداں مجاہدہ کہ طالبانرا باشد چنانچہ صوم دوام و تقلیل طعام و

طی و خلوت نبود جز ایں قدرے کہ پاکی نفس داشتند چنانچہ باید و از من توجہے درستے گرفتند نہایت کار ایشاں چہ گویم کہ کجا رسید کہ ترا بر من ہم آں گماں نیست۔

(۳۰۸) و نشاید کہ کودکے نابالغے را توجہ و تلقین فرمایند عجب باشد کہ ایں کار را او بسر برد و اگر باشد نادرہ باشد زیرا چہ حوادث و شہوات و اقتضائے طبیعت ہم در پیش است ازیں کوہہائے آتشین و ازیں خندقہائے پر خار کہ میگذرد۔ و اگر حکایت جنید و سری رحمۃ اللہ علیہما میگوی گفتہ ام نادرہ باشد۔

(۳۰۹) و اگر مرید طالب را شخصے باوے عشقے بنیاد نہاد تدبیر خلاص از دست وے چیست او را ہم برہ خویش می آرد خویلاتے کہ کہ در سینۂ ایں مردم میگذرد و تدبیرش جز ایں نباشد کہ مقام گذارد سفر اختیار کند۔ صبر ہم کاریست اما او را بسیار خواہد رنجانید۔ محل ہم مخوف است

(۳۱۰) ایں چنیں پیرے کہ او طالب است اگر یک نفسے حیات طلبد بدیں موجب کہ بہ مقصود رسم یا نہ رسم بارے ذوق در طلب بکشم شاید۔ بدیں سخن من مردم شاعر اشارتے کردہ اند۔ پیر منحنی ضعیف طالب در مجالس محافل حاضر نشود و در جہانی و شادی بسیار نہ شنید او را نفس شمردہ باید زد و او را روزہا شمردہ باید گزرانید۔ نشنیدہ از مرداں کہ فلاں روزہا شمردہ میگذراند اکنوں ہم تو با نصاف بہ بیں ایں چنیں عمر را تواں ضایع گذرانیدن۔

بر پیر طالب راسماع بردو نمط است

(۳۱۱) بر پیر طالب اگر سماعے و سرودے گویند سماع را دو نمط شنیدہ اند۔ یکے آنکہ گوئیندہ در گفتار شد شنوندہ دل و در مراقبہ دادہ روح را بنغمات سپرد۔ خدمت شیخ فرید الدین رحمتہ اللہ علیہ ہمیں نسبت کردہ اند بارہا چندبارے مخصوص کہ ایستادہ است۔ و بریں نمط سماع شنیدن جماعہ حکمائے یونانی و حکمائے ہند جوگیہ و براہمہ و صوفیان محقق اجماع دارند۔ و پیر طالب راہمیں بہتر و خود کارے است کہ ہمہ بداں متفق و مجتمع اند۔ و دوم اہل سماع را چنانچہ دیدہ رقصے و گریہ و نعرہ و دویدنے اگر پیر طالب رااین حالت پیش آید اگر قوت جانی غلبہ کرد طبیعت او را قوت داد چنانچہ او برخیزد و رقص کند چنانچہ جوانان کنند ہمچناں کند گوبکن کو ابچنیں دیدہ ام از بسیار پیراں و جاماندگان سخن در فالج زدہ گاں است و اگر ایں قوت در وے نیاید از پیچیدن از صعقہ و لطمہ و ضربے بر سینہ و غلطیدن بہ بیہنجاری ازیں چہ کم آید۔ و دیگر یک کلی است در سماع۔ اگر در ابتدائے حال بہ نغمات و بہ حضور و مراقبہ و سیر روح باں داوند خود ہماں عادت شد ایچنیں کسے کمتر جنبد الا ما شاء ربک عطاءً غیر مجذوذٍ۔

تربیت دانشمندے کہ در بحث علم برنشد است

(۳۱۲) اگر پیر دانشمند کہ او در کار خود باستقصار سیدہ باشد تا آنکہ بمحل استدلال و اجتہاد رسیدہ باشد اگر خداوند سبحانہ و تعالیٰ عنایت خاصہ کند کہ در باب اخص الخواص دارد۔ در دلش القائے طلب کند و بداند ایں اعجوبہ است ایں مرد مستدل مجتہد جہل

مرکب وار ذنادرہ کار است کہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ اورا تنبیہہ کند
تا آنچہ مقصود باری تعالیٰ است ومقصود از بعثت انبیا است ومقصود
کار است در طلب آں شود۔ موجب چہ اورا جہل مرکب گفتیم او بہ حقیقت
کار نرسیدہ است وروے مقصود ندیدہ وہمہ عمر در وسوسہ ودر خطرات
ودر تشتت دل گذرانیدہ وآنرا کارے دانستہ ومنتہاے دین اسلام
ہمانرا تصور کردہ وبریں قرار گرفتہ اکنوں ایں چنیں کسے را طلب از قبیل
محال عادی باشد۔ الغرض اینچنیں کسے را چوں طلب افتد باید کہ
آں قدر کہ خواندہ است ویاد کردہ است ودانستہ است ودعوت
کردہ است از ہمہ بیکبار روے گرداند ودر خم جام صبوح خود را در غرقاب
طوفان نوح غرق کند از جملہ جاہلاں وعامیاں ووا ماندگان وپس
افتادگان بد ترشمرد خود را اینچنیں سازد گوئی ایں زماں از دار حرب
زنجیر گلو کردہ آوردہ اند۔ بریں طریق پیش پیر رود آنچہ او فرماید بدانچہ
اوو ارو ندانکہ من عند نفسہٖ میگوید یا ساختہ پرداختہ باشد لا بلکہ
کہ او داشت آنچناں میگوید بلکہ بتحقیق داند چنانچہ جبرئیل علیہ السلام
از خدا بمصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرے میرساند ہمچنان دل
پیر از حق بخلق خبرے میدہد حکایت شبلی ودانشمندے کہ بدو پیوستہ
بود شنیدہ باشی در کتابہا نبشتہ اند۔ وہر چند کہ وساوس علمی
مزاحم دل او شوند اندکہ ایں قصہ تفسیر است وایں حکایت
حدیث است وایں معانی کلام است فعلی ہذا ایں کار لیست کہ

علاحدہ کاریست - ایں خویلات و وہمیات وتشتتات است الخ
راہ و حجاب کار اوست واگر گوئی قال اللہ وقال رسول اللہ
است ایں خود داشت او اما کار دل علاحدہ کاریست ایں کار بجائے
است کہ اگر اقران او را پرسند کہ تو ایں علم کہ چنیں شرفے وچنیں
رتبہ دارد آنرا گذاشتہ بتقلید آمدی ترا ازیں چہ حاصل شد اگر اوازیں
رہ چیزے چشیدہ باشد وقطرہ ازیں دان درکام او چکیدہ بود ہمیں
جواب گوید کہ ازیں پیوستن نفعے نبود مگر آنکہ مسلمان شدم او بریں
معنی میگوید من قبل صورت اسلام داشتم بمعنی اکنون رسیدم میان
مغز و پوست چند تفاوت باشد میاں علم ظاہر و حقیقت باطن ہمانست
بدیں ماند حکایت صہیب و سلمان و ہلال و بلال کہ با ابوبکر و عمر رضی اللہ
عنہم باختہ اند گفتہ ام بسیار بار اگر اتفاق علما است کہ ایشاں افضل
صحابہ اند افضل اولیا اند و با ایں ہمہ صہیب و سلمان و ہلال و بلال
اطلاعے دارند کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما را آنجا مسلمان نمی یابند ازینجا
گماں بہ تفضیل نبری ۔ صوفیاں اند ہر یکے بچیزے مخصوص است در
دیگرے ازاں خبرے و شعورے ندارد ۔ ابوبکر و عمر را رضی عنہما حالے باشد
کہ صہیب و سلمان و ہلال و بلال رضی اللہ عنہم آنجا نرسیدہ اند کذلک
العکس ۔ اگر کار بدیں کشد کہ علمش کلی فراموش شود احتمال بر و رود
مگر او بجائے رسید حکایت ابوسعید ابوالخیر و دانشمندے کہ بر وے برائے
ارشاد آمدہ بود در کتابہا بنشتہ اند ۔ و اگر دلش برائے مطالعہ کشاں

شود و نفسش بر نجاند سخنے چند از حدیث و از تفسیر بیند از قوانین نحو و نکات معانی بیان و دلایل معقولات ازیں بکلی محترز باشد۔ باید که حکایت طالب ہمچو ماہی باشد اگر ماہی را پرسند تو کجا باشی گوید در آب از چه رستهٔ گوید از آب چه می نوشی گوید آب چه میخوری گوید آب یک نفس او بے آب نباشد و ہماں نفس که بے آب باشد او نباشد۔ در کتب سلوک بسیار مموہات و مغلقات است و از روندگان و سالکان از ہر جنس اند زہاد و اند عباد و اند کذلک اجناس دیگر۔ اگر طالب دریں حکایت در شود و ایں حکایتہا را محک کار خود گرداند آواره و ابتر شود دلش مخشوش شود لوح وجود او نقش حقیقت نپذیرد و گفته اند۔ ۵

چناں تنگ ست راہِ عشقبازی   که جز معشوق تنہا در نگنجد

(۳۱۴) طالب را در بوادی بودن نیک وافق است اگر دلش دلاور بود۔ اگر طالب را ایں صفت نقد وقت او باشد ہر چه پیش او آید از الہیات و کشوفات و مغایبات و مشاہدات از آنجانه ایستد و آنرا وزنے نه نہد و در حسابے نشمرد۔ انچه باشد آنرا وزنے نه نہد و بداں قرار نگیرد و ایں چنیں کسے را شاید به پیر حاجت نباشد از انچه طالب چوں حد کشوفات رسد پیر او براں واقف شدن ندہد! پیش او انچه دیده است تحقیر کند بعلم یا بحسب طلب مقصود که ایں مقصود طالب نیست یا ورائے آں او را نماید یا خود ہمت گمارد تا او ازاں در گذرد۔ اما دریں حالت که او را وہم اباحت و الحاد شود ازیں حالت

طالب را در بوادی بودن نیک موافق است و ہر چه پیش او آید بداں نه ایستد

سر کشوفات حالت پیر او رسید

اگروہم اباحت والحاد افتداورا ازاں بیروں آوردن مشکل کاراست۔

اورا بیرون آوردن پیر را مشکل کاریست ـ نہ بینی اوراایں در سر کرمن باقصی الغایات رسیدم ـ بداں اندازہ سرفرازی میکند وخود را چیزے می داند وجہانے را فروتر می بیند وایشانرا کم فہم وضایع و ناقص می شمرد ـ وتحفہ دیگر باایں ہمہ خود را بہمہ مراد یافتہ ونفس ابہمہ لذتہا و راحتہا رسانیدہ وبذوق وخوشی چشیدہ وہیچ مانعے ندیدہ پردہ شرم از پیش او خاستہ خوف شخصے مائی در دل او نماندہ وشوخی بیباکی در وکہ ہم درو باشد اکنوں ازیں چنیں غرقاب خلاش چوں برونش تواں آوردن ـ یک بلاے دیگر است کہ او بوہم خویش متوجہ می باشد بخاصیت توجہ وہمی او چیزے پیش او آید اکنوں ایں موجب یقین واستواری وتمکن او گردد ـ سخن اینجا بسیار است اما ایں مختصر احتمال آں نمی تواند کرد۔

(۱۴۳) اگر متعلمے را طلب در سر افتد البتہ میخواہد تعلمے کند وکار طالباں راہم مباشر باشد ہست دغدغہ در سینہ بیچارہ البتہ او را دریا خطرات ودریں ابتلا میدار دخصوص آنکہ او طالب است پیر او را تعلم فرمودہ است کارش جزایں نباشد تعلم رسمی وعادتی را بجا آرد یعنی بردر استاد برود کاغذے بردست دارد واگر سامع است ویا قاری است آنرا ملازمت میکند وسخن گوش نہادہ میشنود ـ پس آں کتاب درطاق ودل مشتاق درکار خدا وذہن تمام درست دل را بہ تصور صورت خیالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ کند ـ اے عزیز اندک

توجہ بہ صورت خیالی

حضرت مصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم

کارے نیست اینکه من میگویم۔ اے عزیز ہر کہ بدیں توجہ التزام کرد تا آنکه البتہ مزاحمت خطرات بیشتر دفع شد جمال حضرت مصطفیٰ را صلی الله علیه واله وسلم کم روزے باشد کہ مشاہدہ نکند۔ ونشاید درخانہ بیاید سبق را بہ بیند وآنکه روز دوم خواہد خواند شب را کتاب بیند مستظہر شدہ وشرح بیند برود تا در مجلس علم مستظہر مستحضرے باشد۔ ایں کار طالب نیست واگر ہوس براں است کہ بہ وقت علم ذہنش برسد غم آں نخورد در پے آں شود تصفیہ وتزکیہ کہ او دارد اورا لفہمے وصفائی رساند بہ لطافتے ووقتے برکہ واصفان ومجتہداں آں علم انگشت حسرت بدنداں حیرت بگزند واگر بہ مصطفیٰ صلی الله علیه وآله وسلم توجہے درستے شد حکم معارف علوم بغیر واسطہ کسبی ازو شنود وانچہ ازو شنوند آں استحکام دارد کہ طوفان نوح آزا در خلل نتواند آورد۔ بارہا گفتہ ام اگر بہ اجتہاد الہام بودے زہے کارے کہ بودے ہر بار مرا عجب آید کہ مجتہد خود گویدا المجتهد يخطی ويصيب در مسلہ دما وفروج وحقوق ومظالم بکطرفے حکم کند تحفہ دگر اینست کہ بسیار باشد کہ حکمے کردہ وبسیار بار براں رفتہ مرد مجتہد باز ازاں رجوع کند۔ طرفہ دگر اینست کہ ایں رجوع ہم در ورطہ یخطی ویصیب است بسیار علما در سلوک درآمدہ اند اصحاب کرامت وارباب انوار شدہ اند ایں محتمل ہم ہست کہ برکسے کشف حقیقت ہم شود۔ امانادرہ کارے است شود وقتے کہ ہمہ را فراموش کند۔ ونشاید متعلم طالب کتابے کند ودرسند جمع نسخ وتحصیل آں باشد۔ متعلم طالب در بحث مرائی نباشد

طالب متعلم کتابے کند ودرسند جمع

والبتہ در بند اثبات سخن خویش نبود و اگر پیشینہ سخنے موجہے و مرتبے گفت چنانچہ
ایں مرد متعلم ملزم شد منفعل و متاثر نگردد بلکہ پیشینہ را حرمت دارد و داند کہ ازو
نفعے شد و سخن بظاہر ازوے قبول کند کہ نیکو میگوی و مرد طالب را ہر بار کہ
با کسے محاورہ در مباحثہ علم شود استعاذہ بخدا کند تا شوم کدورت نفس در شور آں
نشود۔ والبتہ از خدا خواہد سخن حق بر زبان خصم رود تا نفس را شکستہ و خوار
زار بر مراد خود بیند۔ ایں نفس خود نما و خود پرست است ہر چند او را شکستہ
یابی بر حسب مطلوب تو باشد و آنقدر سر افرازی و خود نمائی و خود کامی کہ
در مباحثہ علم است جائے نیست خصوص وقتیکہ میان حریفاں سخنے در رفتہ بود
متعلم طالب در مجلسے ابتدائے سوال نکند و اگر استفسار و استفادہ باشد
آرے چنیں ہم باشد ولیکن او طالب فائدہ دیگر است و مستفسری کارے
دیگر اگر بدیں نامی پرواز داو طالب نیست

(۵ / ۳) متعلم طالب را صوم دوام لابدی است اگر طے نتواند کرد آں
کارے دیگر است ۔صوم لابدی است ۔در صوم بسیار کارہا ساختہ است
تصفیہ و تجلیہ نقد وقت اوست و آں ثوابے کہ منتظر است کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از قدسی میگوید الصوم لی وانا اجزی بہ
ای انا جزاؤہ۔ خود محقق است دیگر از اول صبح تا شام از تشویش اکلے
و شربے فارغ است بعد آنکہ نماز شام شود او را طرف اکلے و شربے لحظہ شود۔
و دیگر نفس با عزت می باشد سخن بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ را شنیدہ باشی
و دیگر از بسیار طیبت و غیبت و فحش و نمیمہ مانع می آید و در آخر وقت سخن

طالب متعلم را صوم دوام لابدی است فواید صوم دوام

فضول ہم کم می شود۔ و اگر سستی در نفس می آید آں سستی موجب ذہول و
حضور او میشود ہر چند کہ می گذارد حضور زیادت تر است و قدرے کہ قوت
شہوانی ہم می شود و قوت شہوانی طالب را بسیار زیانکار است ہیچ چیزے
آں زیان نکند کہ این کند۔ الکلام فی منتہی النہایت۔ ای عزیز با تو
میگویم دیدہ اشس کندہ باد کہ نادیدہ گوید۔ و دیگر اہل و ولد و ملازمان او
ہماں کنند کہ او میکند پس ایشاں نیز صایم باشند۔ و دیگر آنکہ صایم باشد
خواب در شب کمتر باشد خصوص آنکہ تقلیل طعام و آب کند در شب۔

طالب را عمل بہ نجوم کردن خطا است

(۳۱۶) و طالب را عمل بہ نجوم کردن خطا است۔ و اگر ترا گویند کہ فلاں
بزرگ دائم در پیش او تقویم بودے و البتہ نظر در آں کردے جوابش ؎
او نجوم می دانست از صحیفہ دل و از القاے فہم ربانی او را معلوم می شد
با آں نجوم مقابلہ میکند می بیند کہ من انچہ دانستہ ام در نجوم ہم ہماں است
یا نہ امتحان میکند کہ نجوم از آں ہا است کہ در واز علم الٰہی چیزے باز یابند
و بعضے از سبب آنکہ فلاں بزرگ در نجوم می آید در غلط افتادہ اند۔

اگر صوفی طالب را حفظ صحت خود در [illegible]

(۳۱۷) و اگر صوفی طالب در طب تعلقے کند شاید۔ کہ طالب صوفی
را صحت بنیہ مطلوب کلی است از انچہ احتما باید کرد کند و انچہ باشد
باید بود از سبب این طب را مباشر باشد کہ این موجب صحت [illegible]
و با این بنیہ کارے تمام است۔ صوفی را گویند اگر ضرورت مرض چیزے
از و فوت شود آں بجاے او اگیرند از در است است این سخن را در
نفس مباشرت این فعل لذتے است ہماں کس داند کہ وجدان لذت میکند

ایشاں چنیں گویند بکار نیاید بہشتے کہ درو نماز نباشد۔ حکایت ابراہیم
خواص رحمہ اللہ بریں شاہد است وعمرو بکار کذلک۔

طالب اگر شاعر است نشاید کہ بہ نظم و نثر خود مشغول کند لیکن اگر بے اختیار اشعار عشق و حکمت و خیال و آید جائز باشد اگر بنویسد

(۳۱۸) اگر طالب مردے شاعر و ناظم باشد نشاید کہ بشعر و نظم مشغول
شود و قوانین ایں کار را چنانچہ حق شعر است نگاہدارد۔ اما بحسب حال
بہ بدیہہ بغیر تامل و تفکر بسیار سخنے کہ از وطلب و درد و عشق و حکمت باشد
نویسد و گوید شاید۔ و آنرا مایہ روزگار خویش نسازد و نداند کہ ایں نیز کارے
است و نثر کذلک۔

طالب را بقدریکہ محتاج تجارت و مثل آں برائے نفقہ عیال جائز است

(۳۱۹) و اگر طالب را از سودائے و تجارتے البتہ چارہ نباشد
اہل و ولدے دارد و اتباع بسیار در انتظار او اند و البتہ بے ایشاں بودن
چارہ نیست تجارت و تربص کند بشرط آنکہ دلش متعلق نباشد مردم سوداگر
را ہمہ وقت روز و شب ذہن ایشاں بہوس مال مالا مال است۔
آرزوے جز ایں ندارد کہ مال یکے بیک نیم شود و یکے بدو شود بارے
ہمت ہمیں کہ بیفزاید و در خطرہ او ہمیں مال مردہ ریگ ماندہ میگردد و
حساب آں بدل یاد ندارد کہ ایں خطرہ ایست و باد گردیست کہ البتہ دل
را سیاہ کند و دل او مکدر گردد و مختوش باشد۔ و اگر تجارتے یا سفر دارد چنانچہ
رسم سوداگراں است ہمہ روز و شب براں کالا افتادہ و جان و جہان
خویش بدو سپردہ و در ہمتش جز فزونی مال قرار نگرفتہ است۔ طالب
چنیں نباشد و البتہ در آں بند نبود کہ عیب کالاے خود بپوشد و
اظہار حسنش کند بلکہ عیب او را آشکارا بر مشتری گوید و اگر چنیں نکند

تدلیس وتلبیس وخیانت کردہ باشد۔ ووقت خریدن عیب کالا را پیدا آرد وہنر او را پوشد ایں ہم نشاید۔

در سفر تجارت طالب

(۳۲۰) در سفر وتجارت باید از وے ورد وے فوت نشود واگر خواندنی است خود درہ میرود میخواند ودگر گزاردن است البتہ چند گامے تیز کند بیشتر رود تا آنکہ پس ماندہ رسند چیزے گذارد وہم چنیں تا آنکہ تمام کند۔ وشب کہ بیدار باشد نہ برائے حفظ کالا بلکہ بیداری او برائے خدا باشد چنانچہ رسم طالباں است ودریں میاں اگر حفظ کالا می شود آں زیاں کار او نیست واگر بر دابہ سوار شود بر ود خواند تنہا وگزارد تنہا ہمراں بجا آرد وعذر نگوید البتہ طعام باید خوردن تا قوت منشی شود تقلیل غذا را ز واجبات شمرد وتقلیل آب کذلک

(۳۲۱) ودر رفتن بار فقا زباں بحکایت ندارد واگر برائے تطییب وقت را برائے تطییب دل مصاحباں را چیزے سخنے کشادہ گوید روا باشد

(۳۲۲) وصوم فریضہ را ہیچ وجہے افطار نکند اما در نوافل فرص است واگر باآں ہم افطار کند سبب مشقت سفر باید تقلیل لازم باشد تقلیل آب از طعام بیشتر باید بارے درآں کوشد البتہ در سفر بسیار رہ نزود واگر لا بدیا افتد خود را باستر خاے منافل ندہد کار ہاے خود را فرونگذارد والبتہ جد وجہد نکند کہ او را مغز ہی کنند۔

(۳۲۳) وکالاے وکسبے وحرفتے کہ طالب را ہمہ روز در تشویش دارد طالب را آں کار نشاید کرد واگر کالا بسیار دارد واز ہر جنس دواب دارد ایشاں را بمنزل باید رسانیدن باآں اشیائے کہ ایشاں حامل اند خود ایں

زرفتن باید کہ ورد ے فوت نکند

در رفتن بارفقا تکلم بیانکند

در سفر صوم فریضہ ہیچ وجہے افطار نکند ودر نوافل رخصت است

طالب را کالا وکسبے وحرفتے کہ بسبب آں ہمہ روز در تشویش ماند روا نباشد

کار طالبان نیست و اگر اعوان‌اند و خدم‌اند کہ ایشان بغیر تشویش او کارے
بسر برند محتمل کہ رخصتے باشد اما جمع ایں قدر مال طالب را صورت محال
می نماید۔

طالب در ادائے حقوق حیلہ متعلمان را بکار نبرد

(۳۲۴) و در ادائے حقوق حیلہ متعلمان را بکار نبرد و در آنچہ اختلاف
علما است اختیار اسلم و احوط باشد۔ حیلہ زکوٰۃ را و حیلہ استبرا را در
معتقد خویش غلطی محض تصور کند۔ و آنکہ در بیع ام ولد کسے رخصت دادہ است
یا گفتہ بزنا حرمت مصاہرت ثابت نشود بحکم آنکہ المجتہد یخطی و یصیب
او را مخطی تصور کند۔

یک مسلک صوفیاں سفر است

(۳۲۵) یک مسلک صوفیاں مسافرت است و اگرچہ سفر برائے تجارت
را بود چند چیز کہ نقد وقت مسافرت است اگرچہ برائے خدا نیست
آں چیز ہا بخاصیت خویش او را دست دہد۔ در سفر گرسنگی بسیار گیرد طالب
آنرا بر خود نگاہدارد ایں عین مقصود کار او باشد۔

متعلم طالب در بحثہا سخن برآمدہ نگوید

(۳۲۶) متعلم طالب در بحثہا سخن برآمدہ نگوید ایں چنیں گوئی میگوید
حق طرف من است و اگر دریں بحثہا در خود احساس خود نمائی می بیند۔
ازیں بحث احتراز باید کرد سخن در آں است او را نشاید در مجلس بیاید و ہر
کلیتہ کہ از متعلمان بشنود و آنرا بر خود گیرد عظیم مجاہدہ کہ بر نفس خود نہادہ
باشد ایں سخت ترین مجاہدہ باشد

طالب در حفظ کتب علم تحسین خط و لعبت حرب خود را مشغول

(۳۲۷) طالب حفظ کتاب علم نکند۔ طالب در تحسین خط و کتابت
نباشد طالب لعبت حراب نکند چنانچہ اسپ دوانیدن و تیغ و سپر و نیزہ

گردانیدن و بعضے کہ دریں کار آمدہ است۔

(۳۲۸) واگر طعامے پیش طالب آید ہر گونہ کہ باشد روی یا جید بقدر قوام بنیہ گیرد و اگر طعام نفاخ یا بطی الہضم باشد آنرا اندک تر بستاند۔ طالب روغن خورد بشرط آنکہ بمقدار یکدرم سنگ روغن وانگے نان کم کند طالب نان با نانخورش خورد بشرط آنکہ آں نانخورش را بحساب نان گیرد آں مقدار کہ نانخورش خورد آں مقدار از نان کم کند

(۳۲۹) طالب را عزت باشد نہ کبر تواضع باشد نہ ذل تقلیل باشد نہ ضعف شب بیداری باشد نہ کسل۔ راہ آں مقدار رود کہ ماندگی نیارد سخن آں قدر نگوید کہ ہنشس بے مزہ گردد اگرچہ تواریخ و قصص و عبر و امثال ایں در حفظ وے باشد اما گفتار نہ۔

(۳۳۰) طالب اگر در رہ رود نظرش بزمین و اگر بغلط نظرش بر آسماں و اگر بنشیند نظرش بر سینہ۔ اگر طالب را کشف ارواح شود خود را بحکایت ہائے ایشاں ندہد و مرداں غیب ابدال و اوتاد و خضر ملاقات ایشاں را مقصود کلی نداند و از گروہ ایشاں وقت خود را نظارت نکند و ملتمس مقصود کلی بر ایشاں نہ بندد۔ ایشاں مبشر انند و بعض محل ارشادے ہم دارند ہرچہ از ایشاں رسد برسد گو اگر ورائے مقصود باشد آنرا وزنے نہ نہند۔

(۳۳۱) طالب در جہاد نرود بدیں نیت کہ با کفار یا مشرکان مجاہدہ کنم اگر بمیرم درجہ شہادت باشد و اگر نمیرم ثواب اعلائے کلمۃ اللہ شود

دیگر گونه عمل باید کرد

این همه سخته است اما مقصود او ورای این همه است۔ و اگر طالب مردے
جندی است چاکر است نانے از آن چاکری میخورد آن نان را اندر براے
آن ستده ام که کار حراب بے آن میسر نیست و تیغ زند و در محاربه در آید دل را
بحضور آرد خدا را با خود داند و ضربے و قطعے و قتلے که او کند یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ
اَیْدِیْهِمْ باید در محاضره او باشد و کارے که از و دران وقت سر زد قتل او کثر
همه اضافت به باری تعالی کند وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔
شاهدے از نقد وقت او باشد و زحمے که بدو رسد چنین تصور کند که محبوب با وے
بخشمے که میان دو دوست رود بدان ناز و بدان نیاز و بدان خشم ضربے
کرده۔ نعلم اللّٰہ اگر این مراقبه که نبشتم بتحقیق و تقرر درو ثبت یابد
فاعل حقیقی را بنقد شاهد وقت خویش بیند نه این که چنین میگویم تصوری و توهمی
بلکه شهودی و وجودی است۔ و اگر غنیمتے پیش افتد بحرص مال و بحرص اسباب
دران دست نزند بحکم رعایت رسم اسلام کارے کند۔ و اگر چنین اتفاق
افتد که مومنان بیکدیگر قتال میکنند چنانچه بسیار جا افتد و می افتد البته نشاید
برهیچ کالاے مسلمان دستے نهد اگرچه آن شخص ظالم بوده باشد یعنی خارج
بود از مسلمانان چنانچه معاویه بر علی رضی اللّٰہ عنه خروج کرده بود۔ و اگر این
میسر آید دل بحضور داده چشم بسته تیغ زند و البته حزر برخصم نیفتد زہے کارے
این نوع نسبت بمرتضی رضی اللّٰہ عنه و کرم اللّٰہ وجهه کرده اند۔ و سواری دابه
تا مادام که سواری محتاج الیه باشد و مجرے که این احتیاج برخیزد دابه را
سبک باید کرد و اگر در معرکه میان دو صف اسپ را جولان کناند و تیغ بازی

نماید شاید۔ واگر وقت یوم الزحف رسد خدا را با خود دیدہ وجان را بفدائے راہ
او ساختہ ومقصود را در نظر داشتہ باشد جاں را بضرب سیفے وقطع سنانے و
جرح سہمے کشتہ در رفتہ نداند وہات ہوسے کہ دراں وقت کند نعرہ وقیقے کہ
دراں وقت زند تحقیق داند کہ با من کسے است کہ مرا ایں چنیں گرم میدارد و
گرم میکند و در خطرۂ او ایں وہم نباشد کہ او مرا خواہد کشتن ایں وہم باشد
کہ من او را خواہم کشتن۔ واگر از درد فراق تنگ آمدہ باشد وہ ہجراں کہ البتہ
مقصود بداماں نیست خود را بر فوجے عظیم زند کہ بمیرم وازیں اندوہ خلاص
یابم اگر کشتہ شود فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ہم عند انزہاق روحہ مقصود
او بدست او دہند وجان را بہ تیغ و تیر ونیزہ بقاتل ندہد چنیں داند وبیند
کہ جاں را بخدا می سپارم وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا
درست جز بشان ایں عزیز نباشد۔ ووقت ساختہ شدن برائے جنگ را
مثلاً لامہ می پوشد وبیضہ بر سر می نہد ودیگر باقی آلات حراب در ہر آلتے کہ
گرد خویش می آرد مراقب ومحاضر باشد اگر مشاہدہ عین است خود عین را شاہد
آرد واز واعانت ومدد طلبد واز واجازت خواہد کہ برگیرم یا نہ ودر جنگ در
آیم یا نہ۔ اگر او اجازت دہد در آید واگر منع کند باز ایستد واگر در مراقبہ
مجرد تصورے وتخیلی دارد نظر در دل خویش کند اول خطرہ بیند کدام آمد
منع آمد یا اجازت صورت فتح نمود او را در خیال او یا نہ ہمینت ہر چیزے
را کہ قوی تر بیند واول باشد امضائے او کند۔ واگر مشاہد عین است اگر
او اجازت داد صریح یا منع کرد خود ہم براں رود چنانچہ گفتم و نظر در آں صحابہ

حال کند اگر از محاورہ صورت او ایں می بیند کہ اجازت است خود بداں رود و
اگر صورت منع است ہماں کند۔ و اگر در حالت تصور آوازے شنود یا چیزے
پیش آید کہ او از انجا منع تصور میکند یا اجازت ہمیراں رود۔ و اگر مرد از
اہل تفرس نبودہ باشد برائے دل او را ہمیں تصور و تخیل بسندہ بود و اگر
تصور پیر دارد در حالت محاربہ او را یا خود داند یا پشتوان خویش بیند یا
مقدمہ کار خود ہمو را احساس کند۔ چنانچہ در نماز گفتہ ام پیر را یا را استاو
چیا تصور کند یا امام اینجا نیز ہماں صورت است و اینجا مزدحم کار است
دل بہ طبیعت خویش مضطر و ملجا شدہ تصورے ورستے دست می دہد۔ والبتہ
نخست در تصور و تخیل خود تجدید سبق با پیر کند و در نماز ہم چنیں کردہ اند
برائے ہر فریضہ تجدید بیعت با پیر کنند۔ ہم چنیں اینجا۔ و اینجا دو تصور است
یا صورت جمال تصور کند یا صورت جلال و کذلک لطف و قہر و دریں مقام
ہر دو برمحل بکار اند اگر صورت جمال تصور افتد فتحے بسہولتے و آسانی دست
دہد و اگر صورت لطف افتد غنیمتے و نقدے بدست آید۔ و اگر صورت
جلال روے نماید قتال سختے و از دحامے قوی و اگر قہر باشد فنعوذ باللہ
منہ۔ من ایں ہر چہار صورت بعینہ نوشتم اما مرداں عالم نام جاہل
حقیقت فہم نکنند زباں دراز کنند قطع لسان ایشاں را بضرورت سخن
کشیدہ می باید نبشت۔

کیفیت و شرائط چاکری کردن مرید۔

(۳۴۲) و مرید طالب اگر چاکری کسے کہ خواہد کند اگر صاحب
از اں مردم است کہ کارہائے نامشروع فرماید چاکری او حرام باشد

ترک آوردن صحبت او واجب بود و اگر کارہائے سخت فرماید کہ در شغل او زیانکار آید ہم ترک صحبتش باید کرد۔ و اگر ملکے را صاحب اقطاع را یا آں ملک کہ ملازم خدمت پادشاہ می باشد طلب خدا در سرا و افتد اصل کار سیت کہ ترک چاکری و صحبت و ملک و اقطاع کند و اگر ازاں چارہ نباشد خدمت پادشاہ بجا آورد و دنبال وظائف خوش باشد از خدمتش جدا شود گوشہ گیرد گذارونی خویش را تمام کند و اگر خواندنی ہم چنیں میسر آید بہتر و اگر نہ پیش او استادہ باشد و خواندنی خویش بسر برد۔ و اگر جنبانیدن لب و حرکت دہان آں صاحب را خوش نیاید و البتہ کارہائے فرماید کہ بگفتار تعلق دارد ہمہ خواندنیہا بدل خواند چنانکہ لب نجنبد۔ اینچنیں خواندن اثرے بلیغے دارد و دل را گرم کند و اثر حرف و صوت آنچہ در زبان بود ہم در دل افتد عنقریب فتحے و فتوحے روئے نماید و آں ملکے کہ صاحب اقطاع است ایں کارہا کردن برو نیک آساں است۔ ہیچ کارے بہتر از احسان بر فقرا و غربا نیست۔ یک کارے کہ برائے خدا را کند کہ آں مشوب باحسان باشد آں قدر مزید در وقت او باشد کہ آنرا حصر نتواند آورد و او خود نداند کہ ایں زاید از کجا است۔

(۳۴۳) ایں ہمہ کہ میگویم با ایں ہمہ پاکی نفس شرط کلی است بے ایں ہیچ کار نمی شود۔ بر رعایا آں معاملت کند کہ مادر و پدر بر فرزند آں قدر نکنند و البتہ دراں کوشد کہ وقت او معمور بذکر خدا باشد شب او منحصر برائے ذکر و فکر بود و روز را در تمشیت امور مسلمانان بود و کارے ہیچ

را فرو داشت نکند۔ و اگر بادشاہ او را فرماید فلانہ را بکش و فلاں را مطالبہ
کن و یا جلا کن نشاید کہ دریں کارہا اقدام کند بروے گوید مرا ایں کارہا مفرمای
و اگر خواہی کہ مرا بفرمائی خود مرا عزل کن از من ایں کارہا نخواہد آمد۔ و البتہ
حرص بریں نہ بندد کہ مال اقطاع را گرد آرد و آنچہ حق بیت المال است آں را
بانتہا و غایت رساند و ازاں خود را غنی و مالدار گرداند ہما نمقدار کہ او را کفایت
باشد ہما نمقدار بگیرد۔ و البتہ چیزے ناشروعے کہ ازاں ملکی است و شرط کار
ملکی است گرد آں کار نگردد چنانچہ جامۂ نامشروع پوشیدن قباے ابریشم
و کلاہ زر و موبند ابریشم۔ ہمبریں مثال ہرچہ ازیں جنس باشد گرد او نبود
و اگر بادشاہ براے او مرحمتے کند پس آنکہ ازو بیروں آید یک شد نگاہدارد
و سہ روزے کہ رسم ایشاں است ہماں ساعت بپوشد کہ پیش او
رود و نزدیک فقہا روایتے مرجوحے ہست گوئی براں عمل کرد فقہا شعارے
و دثارے را اعتبارے کردہ اند ایں نیز ہمبراں اعتبار کار کند۔ و دریں
واقعات تصور شہود بیر اثرے تمام دارد و ازیں تصور بسیار انتفاع باشد
(۳۳۴) و اگر یکے ازیں اعوان را طلب درسر افتد جز ترک آں کار
تدبیرے دیگر نیست مگر یک تدبیر کہ او بدیں نیت اختیار کند آنچہ ایں
اعوانان بر خلق میکنند او پیش شود بر خود گیرد سبب خفت بر مسلمانان
و سبب خلاص ایشاں۔ و کاریکہ ازاں ایں قوم است باید ملازم حال
او باشد و صلاح کار آں اسیراں و گرفتاراں و ضعیفان و درماندگان
بواجبی از خدا خواہد و آں عملے کہ ازاں اعوانان آنچہ میکنند اما الضرورت

خفت میکند از بستن و کشتن و داشتن ہم از خدا داند و ہم از خدا بیند ہم ازاں
رہ اخلاص ایشاں جوید۔ و اگر خصیمے و رفقے از ایشاں بدو رسد آنرا قبول نکند
ایں چنیں شخصے در ایں چنیں ورطہ افتادہ اینچنیں کارے کند از بسیار
پیشتر رسد کہ رسول اللہ فرمودہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجرک
علی حسب تعبک اجر بر حسب تعب است جزا بحساب عمل است یکے
بفراغت و بغیر مزاحمت کارے میکند و یکے باچندیں گرفتاری بکار است
اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ در شان او درست باشد

(۳۳۵) طالب در عین حراب و قتال متصور خود را تصور کند اگر سوار
است میان دو گوش اسپ بیند و اگر پیادہ است خود را محاط بدو تصور
کند گوئی او را ہم بدو در پوشیدہ اند۔ اے عزیز تو نمیدانی کہ من چہ راہہا
و چہا تعلیم میکنم خدا ترا فہمے روزی کند تا بدانی کہ چہ میگویم۔ تیغ را سیف اللہ
و تیر را سہم اللہ و سنان را سنان اللہ داند انچہ از ایشاں سر زد آں
از خدا داند و ایں ہمہ گفتیم بہ تحقیق و تثبت بدانی کہ عمل مرتضیٰ است کرم اللہ وجہہ

(۳۳۶) و اگر بادشاہے را طلب خدا در سر افتد تدبیر او یکے آنست
کہ سلطان ابراہیم ادہم و معاویہ ثانی و عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہم کردہ اگر ایں
نتواند یا خود اما مے است کہ برائے ایں کار را جز او بہتر نیست عالمے
متدین صالحے دانشمند کہ ہرگز از سیرت او ایں معلوم نشدہ است کہ
او بہوائے مبتلا است برائے امضائے احکام امور شرعی را ہمو را نصب
کند و ہم بدو نیت دہد و ہمارہ منہیان و مخبران گمارد کہ متجسس متفحص

تصور اینکہ طالب در عین حرب و قتال در نظر باید داشتن

تدبیر بادشاہیکہ طلب خدا در سر او افتد

حال او و کسان او باشند ہر چند کہ او مرد متدین است از و چیزے نزاید
اما از جوانب امین نباید بود تا حیلۂ نکنند و از ظاہر روایت بر روایت مرجوحہ
غیر معمولہ نروند و حیلہ زکوٰۃ را روا ندارد و البتہ ہر کہ گوید حیلہ زکوٰۃ کردہ ام
از و بعنف زکوٰۃ بستانند و اگر حیلہ استبرا از کسے معلوم شود البتہ از زجرے
ومنعے و از ضرب چند تازیانہ خالی نگذارد و شارب عرق و ماء الشعیر و آنچہ
بدیں ماند بے ہشتاد تازیانہ نگذارد و البتہ روا ندارد کہ بائع ایں اشیا
فاش و آشکارا باشد۔ مرد متدین خدا ترس دریں مسئلہ عمل بر روایت
حنفی نکند۔ و اگر اختلاف میاں علما رفتہ است آنچہ احوط و اسلم بود
ہماں را اختیار کند۔

(۳۳۷) بادشاہ طالب را تتبع و تفحص فقرا و ضعیفاں و ایتام و
عجائز واجب باشد بلکہ فریضہ است نباید حق کسے در گردن او بماند
کہ دادن بیت المال بمستحق برو فریضہ و واجب است برائے ایں
متدنیان و خدا ترساں را نصب کند کہ ایشاں چیزے رسانند۔ و
آں قدر کہ در ولایت او از خطط و قصبہ و قریات است از ضعفا و
مساکین آں ولایت باید کہ با خبر باشد و اگر خبر بدو نرسد او عند اللہ معذور
باشد۔ و اگر مردم بے دیانت خود را باستحقاق نمایند استصحاب حال را
بکار باید داشت۔ کور و لنگ و گنگ و بیست و عورت بیوہ و یتیم
و امثال ایشاں باید ضایع نماند و ایں کار خیر بحسب وسع امکان میسر نیست
ہیچ کارے ازیں مشکل تر نباشد۔

(۳۳۸) بادشاہ طالب را دو کار باید کرد نفس را وقف اعلائے کلمۃ الدین سازد تن را ہم بداں در دہد و دل را در مراقبہ بتصور جلال و عظمت و قہر کند کہ صولت نفس او را جز عظمت و قہرباری نشکند ایں آیت را بسیار خواند

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ ۝ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِى الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِى الْبِلَادِ ۝ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝۔

ہرچند کہ خود را بادشاہ شکستہ تر و خوار تر گرداند راہ او بخدا نزدیکتر باشد و دولتے درست دست دہد و حالتے پیش آید قریب بحالت مصطفیٰ و مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کرم اللہ وجہہ چنیں گفتہ اند اگر سالے امساک باراں شود و بادشاہ البتہ کہنہ رنگیں در کمر بندد و جامہ کہنہ بہ پیوندے رنگیں بر دوش کشد سر برہنہ کردہ کلنہ بدست گیرد و چندے گزے زمین ہم بداں کلند بدست خویش کاود و سیدہ تخم جو بدست گیرد و آنرا بکارد و بایستد مستقبل قبلہ و بعجز و زاری و شکستگی و درماندگی از خدا باراں خواہد بیشک بیارد۔ در وقت دعا بادشاہ اگر خود را از جملہ فقیراں و مسکیناں و ازافتادگاں کمتر دارد ہرچہ خواہد بیابد و خواہشے کہ طالبانرا است آں خواست مقصود بہرہ نیابند مگر بشکستگی و واماندگی و از خود بیروں آمدن نیابد۔ سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ میان جملہ مشائخ و صوفیاں بسیارے از ہمہ خود را خوار تر کردہ بود ہم از سبب ایں کہ باوے عزت بادشاہی بود اگرچہ اثر آں خبر ابا ز

سر او فرو افتادہ است اما البتہ اثر خمارے باقی است۔

طالبان و تارکان را بزرگ بلائے است اینکہ در دل ایشان گذرد کہ من طالبم یا تارکم

(۳۳۹) طالبان و تارکان را بزرگ بلائے است اینکہ در دل ایشان بگذرد کہ من طالبم یا من تارکم۔ ازیں کوک نفس بصحرائے صفا شدن جز باستعانت خاصہ نباشد۔

بادشاہ اگر در کسے احساس فتنہ کند او را چہ باید کرد

(۳۴۰) واگر بادشاہ در کسے احساس فتنہ کند صورت حکمت را در کار بندد و در قتل و جلائے او دل نہ نہد معالجتے باوے کند کہ او بجان خویش بجاں ماند و فتنۂ او دفع شود و سلاطین کہ حکمارا بر خود داشتہ اند ہم برائے ایں مصلحت را۔

تربیت زنانیکہ ایشاں را طلب در سر افتد

(۳۴۱) اگر عورتے را خداوند سبحانہ و تعالیٰ کرم کند طلب ارادت در سر او افگند چہ عورت چہ مرد ازاں طرف ہمہ را در یک سلک کشیدہ اند تفاوت جز عضوے بعضوے نیست از روے صورت ظاہری تدبیر آں عورت چہ باشد۔ اگر جوان است تدبیرش جز ایں نباشد انقطاعے و انزوائے ایں چنیں کہ روئے آفتاب دیدن و سوے آسمان نگرستن جز بضرورت بشری نباشد و ایں کار بے مرشد نشود۔ مرشد او پیرے کہنہ ریختہ بختہ باید آنچناں کسے کہ او را شیعہ معصوم خوانند تلقینے کہ او کند ایں عورت در کنج خانہ نشستہ جز بداں شغل شغلے دیگر مشغول نباشد و طعام البتہ گوشت نباشد۔ برنجے یا تانے کے مردم نقرا خشک خورند۔ البتہ البتہ صوم دوام ملازم او باشد و در مہمانیہا و شادیہا کم شنید و در غم و شادی یار کسے نباشد۔ و چنانچہ رسوم عورات است البتہ چیزے با خود دارند کہ

برائے گور و کفن کار آید از یں رسوم و عادات بیروں آید۔ و ایں طائفہ خود را برگرد خود گشتن ندہد۔ و پیر را نشاید توجہ خود فرماید۔ و عورت را باید تعبد ظاہری در و بسیار باشد تزئینے نکند ہیچ وجہے و بجلی و غیر آں خود را نیارایدا گرچہ در تنہائی خود است۔ حاصل حیات او بریں سخن منحصر است۔ عورتے کہ شوہر او محبوب آں عورت بودہ باشد بمیرد چونہ احداد کند او بریں صفت باشد باز بجد میگویم کہ با جنس خود نشست و خاست نکند و در خلوتہائے خود سرد ہا کہ عورات گویند با خود نگوید و با خود باز نگرداند۔ و آنکہ گویند شوہرے مرشد باید چنانچہ حکایت فاطمہ و احمد خضرویہ گویند آں افسانہ ہم دراں شبہا تمام شدہ است من حکایت زمانہ خود میگویم۔ و ہرچہ ایں را پیش آید در خلوت خویش از خیرے و شرے چنانچہ نارے و نورے دل بداں ندہد و بہ جہد جہید ازاں معترض باشد و آنچہ دراں وقت بیند او را در دل ندارد تا تانی الحال او را وسوسہ ندہد۔ و از جملہ اذکار و اوراد و وظائف باید کہ نماز بیشتر باشد۔ و اگر صنعتے خواہد رسیدن و بس کشیدہ نکشد و کسے را مادر و کسے را پدر و کسے را برادر خواندہ نکند کہ ازیں خواندہ راندہ شود و اگر شوہر دارد و شوہرش ازاں مردم نہ کہ قدر شناس ایں کار باشد تن خود را بہ تمام بدو نسپارد جز برائے اطاعت فرماں خدا یرا۔ و اگر او بزنے دیگر و کنیزک راضی شود و ایں را معذور دارد خود او ایں را دولتے ہنیئے شمارد و دیگر گویم عادت شہوت پرستاں است ہر کہ بہ کراہیت و عدم رضا ہمت با وے رغبت کم است و ہر کہ شوخ است و رند است و طلب دارد و برائے

ایں کار شیوہ و شکل بسیار دارد و رغبت بیشتر است۔ و چوں ایں خود را کشیدہ دارد و برائے ایں کار را ساختہ نباشد زیرا چہ وے گرفتار ہ ارد از سر تا پا شعور از خود رفتہ است برائے کہ آرا ید صوم دوام دارد و در دہنش بوے می آید و تنش بیشتر ریختہ است ازاں اعضا کہ او خط دارد آں اعضا گداختہ است ضرورت شوہر از و دست خواہد داشت۔ و اگر فقیہے پرسد کہ آراستن و سر و اندام شستن و ساختہ شدن برائے شوہر را حق او ناحقی چو نہ کند گویم فقیہا راست میگوئی ولیکن ایں سخن محبان و عاشقان است ایں سخن سوختگاں و افروختگاں و واماندگان است نشنیدہ ان اللہ لا یواخذ العشاق بما یصدر منہم جوانے را در اول جوانی طلب خدا در دل افتاد طعام گذاشت آب گذاشت خواب گذاشت مادر و پدر او در تاپاک اند و حقوق ایشاں بر و فرض و مع ہذا گرفتار گرفتار است اگر جوانے در عشق مجاز گرفتار شدہ مادر و پدر را بر و طلب حقوق ماند ایں کار را ہمبراں قیاس کن۔ و اگر شوہر ندارد و خود فارغ است چنانچہ طالبے را زن نباشد۔ و اگر زال باشد او را تسبیح گردانیدن و رشتہ نماز گزاردن موافق تر باشد و صوم دوام باید کہ بود۔ و رشتہ غم پسر و دختر و نبیرہ و فرزند نبیرہ نخورد و در داد و رشتہ ایشاں دخل نکند و رسوم و عادات کہ میان ایشاں جاریست آنرا بیکبار وداع کند و رشتہ فرزنداں و دختراں و بندگان را رسوم و عادات تعلیم نکند مثلاً گوید کہ در خیلخانہ ما ایں آمدہ است و ایں نیامدہ است و چنانچہ

از کفرے اجتناب میکنند ازاں اجتناب کند۔ وچنانچہ جواں را گفتیم در جہانی وشادی حاضر نشود و با ایشاں یار نباشد۔ وگر ئیہ او جز در نایافت مقصود نباشد و دم سرد او جز از خوف حرماں نبود۔ واگر دلش برائے حج مائل شود یاد خدا را کعبۂ خود سازد و ہمہ روز گرد او گردد۔ و او را از کنج بروں آمدن تشتتے و تفرقے فاحش پیش آید۔ و در ایامیکہ از عبادات ظاہر بیکار میشود در کنج نشستہ بحضور دل اللہ اللہ گوید کہ از جملہ عبادات ہا اینجا او بیشتر اثر بیند واگر بہ بلاغت نرسیدہ وروئے شوہر ندیدہ او را ایں کار مناسب تر و موافق تر۔ زہے دولتے کہ او دارد اگر در ایں چنیں ایام او را طلب خدا در سر افتد۔ گفتہ ام آخر طالب نسبت محبت وعشق دارد ایں ہمہ کار عاشقاں است کہ میگویم۔

(۳۴۲) ویک کلی با خود راست گیرد واقعے وخوابے کہ او را پیش آید اگر از آنہا است کہ نقیض وضد است مر او را کلّا و کلیتہ آنرا اتباع کند ویراں باشد اگر چیزیش پیش آید کہ در وے ہم لذت ایں جہاں باشد از و الحذر الحذر۔ ایں سخن با مرداں طالب ہم ہست۔

(۳۴۳) وخود را عورتے با برکتے و پارسائے فسازد کہ از آب نخواند بیاو برکودکاں دست فرود آرد و ہر کسے را نشستہ نفسے بدمد۔ ایں از طلب آمدن است۔ مرد طالب را ہم ہمیں صورت است واگر خدائے تعالیٰ او را ایں دولت روزی کند چنانچہ رابعہ بصریہ و بی بی فاطمہ نام رحمہا اللہ ایں حکایت دیگر است ایشاں پیرانہ ارشاد میکردند۔

(۳۴۴) اے عزیز بہ تحقیق بدانی کہ منہج مستقیم ہر ملتے کہ آنرا ہفتاد و دو ملت گویند رہ ارشاد و تعلیم ایشاں نبویسم وایں ہفتاد و دو ملت احمدیت منہج مستقیم رہ ارشاد و تعلیم مشرکان و مجوس و ترسا ہم نبویسیم باوجود آنکہ ایشاں باآں شرک و مجوسیت و ترسائی کہ گرفتار اند اما وقت عزیز است و عمر قصیر است و خداوند سبحانہ و تعالیٰ فرمود مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ آخذ بناصیتہا عبارت از رابطہ کہ ممکن را با واجب است۔ علیٰ صراط مستقیم عبارت از اجتماع آں رابطہ است بدست رب تعالیٰ ازاں روکہ او دست وآں رابطہ بدست او متحد باشد۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ ہم بریں اشارت فرمودہ است باشد کسے کہ ایں رابطہ بدست او دہندو او بر اسرار ہمہ و بر بواطن ہمہ مطلع باشد۔ اتباع شیخ نصیر الدین محمود اودھی ثم چشتی قدس اللہ روحہ العزیز محمد حسینی راسلمہ اللہ تعالیٰ الی یوم التناد پرتوے ازاں بردلش زدہ است ہر آئینہ شیے ائی در خیال دل او بیضہ نہادہ است کہ از آشیاں معارف و حقایق آنجا تولیدے ہست۔ ولکن فہوم قاصر و رب غیور ہمت رواند از دبراہلے و نااہلے سخن رود۔ یک سخنے درستے جامع با تو گویم و بسیار گفتہ ام و شاید ہمدریں پارسی چندبار گفتہ ام۔ مرجع سلوک و مبناء او بدو کلمہ باز آمدہ است تزکیہ نفس و توجہ تام تزکیہ نفس ہر کسے باندازہ کہ اوست بردینے ورہے کہ

اوست۔ و توجہہ تمام آنچہ ملقن تلقین کند۔ بدست ہر کہ ایں دو کلمہ بلا کلام سپروند خمیر مایہ ہمہ سعادتہا در خزینۂ وجود او نہادند و بذیل دامن خرقہ او بر بستند کارش بفضل اللہ مرتب تمام شد۔

تمت
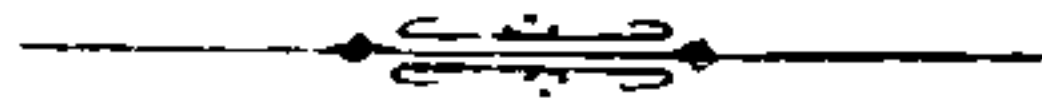
تمام شد

کتاب مستطاب المعروف بہ **خاتمہ** از تصانیف حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین سلطان العارفین الولی الاکبر خواجہ صدر الدین ابو الفتح **سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی** رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؑ

تعلیقات بر کتاب خاتمہ

مصنف کتاب، خاتمہ یعنی حضرت خواجہ بندہ نواز مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز دریں کتاب در بعض جاہا بہ بعضے از واقعات بزرگان سلف اشارہ فرمودہ اند و آنہا را بہ تفصیلہا در معرض تحریر نیاوردہ اند۔ راقم ایں سطور سید عطا حسین غفر اللہ ذنوبہ بعضے از آنہا را از دیگر تصانیف حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ و از کتب مستندہ اقتباس کردہ حوالہ قلم می نماید۔

صفحہ ۱۲ فقرہ (۲۶)

(۱)

"جنید رحمۃ اللہ کہ در شان سہل رحمۃ اللہ گفتہ است آسان سخنے نیست" جنید فرمود قدس اللہ سرہ العزیز۔ "سہل آں روز کہ از مادر بوجود آمد روزہ دار بود و آں روز کہ وفات کرد روزہ دار بود و بحق رسید روزہ ناکشودہ ہماں سہل گفتہ انا ذکر خطاب الست بربکم باایں ہمہ او چیزے از دل نداشت" (منقول از تذکرۃ الاولیاء حضرت خواجہ فرید الدین عطار و بعض تصانیف حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہما)

صفحہ ۳۲ فقرہ ۴۸

"حکایت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی بالا رفتہ است" از لفظ

"بالا رفتہ است" غالباً مراد مصنف علیہ الرحمۃ از ترجمہ اداب المریدین است کہ این کتاب خاتمہ را بطور تکملہ آں تصنیف کردہ اند۔ از کتاب ترجمہ اداب المریدین کہ بار چہارم در سنہ ہشت صد و سیزدہ ہجری تصنیف کردند و الآن ہمیں نسخہ در دنیا موجود است این حکایت نقل کردہ میشود۔

"ذوالنون مصری را از حال و آل سماع پرسیدند گفت سماع وارد حق است چیزے از خدا بر بندہ فرود می آید دلہا بسوے حق میکشد ہر کہ بسوے آں وارد گوش بحق داشت محقق و متحقق شد و ہر کہ بسوے آں گوش بہ نفس داشت زندیق شد بحق چند معنی دارد متصف بصفت حق است محقق و متحقق شود و ہر کہ او بہ سبب حق شنود یعنی آنچہ حق و حقا باشد۔ دیگر بحق لشنود یعنی او از خودی او زرفتہ و نفس نفسانیت او باقی سماع چنیں کس بزندقہ کشد سخن مختصر می کنم کہ ترجمہ دراز نگردد۔ ....

...... از عبداللہ خفیف حکایت آرند کہ او گفت با احمد ابی الجواری بشیراز در مجلسے بودہ ام دراں جمعیت اتفاقے سرودے گفتند وقت شیخ احمد خوش شد حارت و تواجدے میکرد مقابل او صفہ بود و بعضے ابناے دنیا آنجا بودہ اند یکے میان ایشاں تبسم کرد شیخ احمد منارہ شمعے بود آنرا گرفت و طرف او انداخت بر و تر سید بدیوار رسید سہ پایہ آں منارہ بدیوار خلیدہ اگر بر و رسیدے تا چہ شدے مقصود ازیں حکایت ایں بود کہ آنکہ بلہو و تبسم در سماع بہ ایستد او در مجلس سماع نشاید۔ اما فقیہ جامد طبع را و متعلم خشک مزاج را از سماع اینچناں بیروں کنند چنانچہ مگس از شہد و ہمچنیں گویند شیخ ابی احمد ابی الجواری سی سال نماز صبح بوضوء عشا گذارد یعنی اینچنیں متعبد و سماع می شنید و بر متبسم و متلہی اینچنیں

معاذ اللہ گردد و ازینجا ایں معلوم شود کسے گماں نبرد کہ صوفیاں در سماع بیخبر می باشند۔ خبرے تامے است اما چنانچہ چندیں اعمال دارند یکے از اعمال ایشاں سماع است۔"

(۳) صفحہ ۵۹ فقرہ ۸۵

"حکایت خضر و موسیٰ علیہما السلام شنیدہ باشی۔"

ایں قصہ در کلام اللہ شریف در سورۂ کہف مذکور است از آنجا باید طلبید۔

صفحہ ۶۱ فقرہ ۸۸

"حکایت خدمت شیخ الاسلام فرید الدین و خدمت شیخ قطب الدین و خدمت شیخ معین الدین قدس اللہ سرہم بارہا گفتہ ام شنیدہ باشی۔"

حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز ایں حکایت را در بعضے از تصانیف خود آوردہ اند۔ راقم الحروف عطا حسین آں را بہ تمامہا از کتاب سبع سنابل کہ تصنیف حضرت سید عبد الواحد بلگرامی است رحمۃ اللہ علیہ اینجا نقل میکند۔

"چوں مخدوم شیخ فرید بشہر دہلی رسید با خواجہ قطب الدین بیعت کرد بعد ازاں ملازم خدمت گشت بعد از مدتے خواجہ جہاں شیخ معین الحق والدین از مقام اجمیر آمدند مخدوم شیخ فرید جہت پاے بوس ایشاں نرفت بہ سبب آنکہ اگر من بحضور پیر خود نخست پاے بوس پیر پیر کنم ملاحظۂ پیر فروگذاشتہ باشم و اگر نخست پاے بوس پیر کنم ملاحظۂ پیر پیر فروگذاشتہ باشم۔ آنگاہ خواجۂ جہاں خواجہ معین الدین با خواجہ قطب الدین فرمودند کہ شیخ فرید را طلبید و حاضر کنید چوں بہ طلب ایشاں حاضر شد نخست پاے بوس پیر کرد و بپیر ایشاں باز دوے مخدوم شیخ فرید گرفتہ

دریاے پیرِ خود انداختند و ایشاں شیخ فرید را در کنار گرفتند و عنایتہا و نوازشہا بسیار فرمودند باخواجہ قطب الدین گفتند کہ کارِ شیخ فرید براے چہ معطل میدارید کارِ ایشاں را تمام کنید۔"

صفحہ ۷۷، فقرہ ۱۱۵

"حکایت ابراہیم خواص و یوسف حسین گفتہ باشم و تو بارہا از من شنیدہ باشی"

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ یوسف حسین بودند و ہر دو بزرگان از اکابر متقدمیں اند و معاصر حضرت سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ۔ حضرت یوسف بن الحسین الرازی در سنۂ ثالث و اربع و ثلثمائۃ از دنیا رفت و حضرت ابراہیم خواص قبل از و در سنہ احدے و تسعین و مائتین وفات یافت۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ آں قصہ را کہ اشارتے ازاں درینجا فرمودہ اند در بعض تصانیف خود ملخصاً آوردہ اند۔ راقم ایں حروف آں را بہ تمامہا از کتاب تذکرۃ الاولیا خواجہ فریدالدین عطار بہ نقل می آرد۔

"...... ابراہیم خواص از برکات صحبت او یوسف بن حسین آنجا رسید کہ بے زاد و راحلہ بادیہ را قطع میکرد تا ابراہیم گفت شبے از شبہا ندائے شنیدم کہ برو و یوسف حسین را بگوے کہ تو از راندگانی ابراہیم گفت کہ مرا ایں سخن چناں سخت آمد کہ اگر کوہے بر سرِ من زدندے آساں تر ازاں بودے کہ ایں سخن با او می بایست گفت۔ شبے دیگر ہمیں آواز شنیدم کہ با او بگوئی کہ از راندگانی برخاستم و غسل کردم و استغفار کردم و متفکر بنشستم تا شب سوم با ہول تر ازاں گفتند کہ با او بگوئی کہ از راندگانی و گرنہ زخمے خوری کہ برنخیزی۔ برخاستم

و بہ اندرونے تمام در مسجد شدم او را در محراب نشستہ دیدم چوں چشمش بر من افتاد گفت ہیچ بیتے یاد داری گفتم دارم پس بیتے (عجمی) بگفتم او را خوش آمد و دیر بر پاے بود و آب از چشمش رواں شد چنانچہ با خوں آمیختہ بود پس روے بمن آورد و گفت از بامداد تا اکنوں پیش من قرآن میخواندند کہ قطرۂ آب از چشم من نمی آمد و مرا حالتے نبود بہ یک بیت (عجمی) کہ بشنودم چنیں حالتے پدید آمد کہ طوفاں از چشم من ریختن گرفت مرداں راست میگویند کہ او زندیق است و از حضرت خطاب راست می آید کہ او از راندگانست کسیکہ از بیتے چنیں شود و از قرآن بر جاے فسردہ بماند راندہ بود۔ ابراہیم گفت کہ من متحیر بماندم در کار او و اعتقاد من ستی گرفت ترسیدم و برخاستم و بہ بادیہ در آمدم اتفاقاً با خضر افتادم فرمود کہ یوسف حسین زخم خوردۂ حق است ولے جاے او علیین است کہ در راہ حق قدم چنداں باید زد کہ اگر دست رد بر پیشانی تو نہند ہنوز جاے تو اعلی علیین بود کہ ہر کہ دریں راہ از اوج شاہی بیفتد از وزارت نیفتد۔"

صفحہ ۱۱۰ فقرہ ۱۸۴

"حکایت سلطان ابراہیم ادہم شنیدۂ قدس اللہ روحہ"

در رسالہ قشیریہ امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ روایت کردہ کہ حضرت سلطان ابراہیم ادہم کہ بادشاہ بلخ بود روزے براے شکار بروں رفت و اسپ را در پے ثعلبے یا ارنبے انداخت کہ ناگاہ ہاتفے آواز داد یا ابراہیم ایا براے ہمیں کار پیدا کردہ شدۂ و براے ہمیں کار امر کردہ شدہ ہمچنیں از قربوس زیں اسپ او آواز آمد کہ واللہ براے ایں کار پیدا کردہ نہ شدۂ

درحال او متنبہ شد از پشت اسپ فرود آمد و لباس خود را بہ شبانے کہ آنجا گوسفنداں او میچرانید داد و لباس او خود پوشید و اسپ خود را و ہر چیز یکہ با خود داشت نیز بہ شباں داد و راہ بادیہ گرفت و بعد چندے بمکہ رفت و در صحبت امام سفیان ثوری و خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہما درآمد۔

(۷) **صفحہ ۱۳۸ فقرہ ۲۵۸**

"حکایت لیلی و شکستن کاسہ مجنوں شنیدہ باشی۔"

آوردہ اند کہ چند نفر گدایاں بر در لیلی آمدند ملازمان لیلی کاسہ ہائے آنہا پیش او بردند دراں میاں کاسہ مجنوں ہم بود لیلی ہمہ کاسہ ہا را پر کرد و کاسہ مجنوں را شناختہ بشکست مرداں مجنوں را خبر کردند بمجرد شنیدن مجنوں را ذوقے درگرفت و برقص درآمد۔

(۸) **صفحہ ۱۳۱۔ فقرہ ۲۴۸**

"حکایت کلیب و اصحاب جنید رحمۃ اللہ علیہ شنیدہ باشی۔"

"چنیں گویند کلیب مجذوم شد از شہر بیروں آمد ببادیہ افتاد شبے اصحاب جنید رفتند بر گرد او بایستادند و گوش باستماع داشتند کہ دریں حالت زیں بلا او با خدا چہ میگوید و چہ می نالد شنیدند کہ می گوید یاربا سمی کلیب و جسمی مجذوم ورسمی ھذہ فاقد این جبرئیل و من المبارزت ے

خدا ے من نام من سگکے و تن من از جذام سگیدا زدو خوردن من بعد چند روز بقا کجاست جبرئیلی دریں میدان بالا و محنت معلوم شود کہ مبارزمیت از یا من" منقول

(از ترجمہ اداب المریدین)

(۹) صفحہ ۱۶۶ فقرہ ۳۰۶

"حکایت آدم و نزدیک موت او شنیدہ باشی"

منقول از بعضے تفاسیر و قصص الانبیاء تالیف شیخ عبدالواحد بن محمد المفتی رحمۃ اللہ علیہما۔

"منقول است کہ در وقت عرض اولاد نظر آدم علیہ السلام درمیان اصحاب الیمین بریک فرزند سعادتمند افتاد کہ میاں مردم نورانی بود و بصورت و سیرت بے نظیر و دلپذیر می نمود با وجود اینہمہ نازو اعزاز میگریست دل آدم علیہ السلام بر وی کہ گریاں آں فرزند چوں سپند بسوخت و کیفیت احوال او از جبرئیل علیہ السلام سوال نمود او گفت یکے از پیغامبراں اولاد تست کہ نام او داؤد خواہد بود گفت موجب گریہ او چیست گفت بجہت زلتے کہ مدت چہل سالش بگریانند گفت عمرش چہ مقدار باشد گفت شصت سال گفت عمر من چہ باشد گفت ہزار سال گفت از جملہ ہزار سال چہل سال باو بخشیدم بعد ازاں بدرگاہ دعا آورد و گفت یا رب عمر من چہل سال بردار و بہ داؤد ارزانی دار دعائے او بہ محل اجابت رسید حکم گردید کہ عمر داؤد صد سال باشد بعد از گذشتن مدت نہصد و شصت سال از عمر آدم ملک الموت بہ قبض روح آدم آمد وے گفت مرا وعدہ اجل بعد ہزار سال مقرر شدہ ہنوز چہل سال باقیست ملک الموت واقعہ داؤد درمیان آورد آدم از دوستی جان رجوع از ہبہ جائز نپنداشت ملک الموت بہ تفصیل ایں قصہ را بعرض حق تعالیٰ رسانید بکرم خود عمر آدم ہزار سال تمام عطا فرمود و عمر داؤد بہ صد سال رسانید"

(۹) صفحہ ۱۶۸ فقرہ ۳۰۷

"حکایت شیخ لقمان سرخسی پرندہ بااین سخن نسبتے تمام دارد و بارہا گفتہ ام"

حضرت خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمہ ایں حکایت را در بعضے از تصانیف خود آوردہ اند۔ اینجا از نفحات الانس مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نقل کردہ میشود۔

"وے (شیخ لقمان سرخسی قدس سرہ العزیز) در ابتدا مجاہدہ بسیار داشت و معاملہ باحتیاط۔ ناگاہ کشفے افتادش کہ عقلش برفت گفتند لقمان آں چہ بود ایں چیست گفت ہر چند بندگی بیش کردم بیش می بایست درماندم گفتم الٰہی بادشاہاں را چوں بندہ پیر شود آزادش میکنند تو پادشاہ عزیزی در بندگی تو پیر گشتم آزادم کن گفت ندائے شنیدم کہ گفتند اے لقمان آزادت کردیم نشان آزادی آں بود کہ از عقل تو برگیرم پس وے از عقلائے مجانین بودہ است و شیخ ابوسعید ابوالخیر بسیار گفتہ است کہ لقمان آزاد کردۂ خدا ایست"

(۱۱) صفحہ ۱۷۶ فقرہ ۳۱۵

"سخن بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ۔ اشنیدہ باشی؟"

راقم ایں سطور بہ تحقیق نتواں گفت کہ اشارہ حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ بہ جانب کدام سخن حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ است ولیکن حکایتے کہ مطابق مضمون ایں عبارت کتاب خاتمہ است، امام ابوالقاسم قشیری علیہ الرحمہ در رسالہ قشیریہ از شیخ خود استاد ابوعلی دقاق قدس سرہ روایت کردہ اند ایں است :۔ "وقتے بشر حافی در راہے میگذشت مرداں دیدند ویکے با دیگرے گفت کہ ایں مرد (یعنی حضرت بشر حافی) تمام شب نمی خسپید و بعد از سہ روز افطار میکند۔ بشر حافی شنید و بگریست و گفت کہ یاد ندارم کہ

وقتے تمام شب بیدار بودہ ام وگاہے روزہ نداشتہ ام کہ بہ شب افطار نکردہ ام
لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ بہ لطف و کرم خود در قلوب مرداں بیشتر ازاں
می اندازہ کہ بندہ از بندگان او بعمل می آرد و بعد ازاں حضرت بشر حافی گاہے
در شب نخفت و ہمیشہ روزہ میداشت و بعد از سہ روز افطار میکرد و نیز در رسالہ
قشیریہ آوردہ کہ وقتے بشر حافی علیہ الرحمہ بہ ملاقات معافی بن عمران رفت
رحمتہ اللہ علیہ و در او زد از اندروں پرسیدہ شد کہ کیستی گفت بشر حافی دخترے
از اندرون خانہ گفت کاش اگر بہ دو دانگ نعلین میخریدی و می پوشیدی
اسم حافی از تو دور میشد۔

(۱۲) صفحہ ۱۷۸ فقرہ ۳۱۷

"حکایت ابراہیم خواص رحمہ اللہ بریں شاہد است و عمرو بکار کذلک"۔
در نفحات الانس آوردہ کہ عادت حضرت ابراہیم خواص قدس سرہ ایں بود کہ
ہر بار کہ او را ضرورت وضو شدے غسل کردے وقتے او را علت شکم پدید آمد
ہر بار کہ فارغ گشتے غسل کردے ہمچنیں شصت و نہ بار غسل کرد سرما سخت بود چوں
بار ہفتادم در آب در آمد جان خود را بہ جاں آفریں سپرد در سنہ احدی و تسعین [۲۹۱] و مائتین۔

(۱۳) صفحہ ۱۹۱ فقرہ ۳۴۱

"حکایت فاطمہ و احمد خضرویہ گویند۔ آں افسانہ ہم درآں شبہا تمام
شدہ است من حکایت زنانہ خود میگویم"
از تذکرۃ الاولیا حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ:۔
"....... احمد جامہ چوں لشکریاں پوشیدے و فاطمہ کہ عیال او بو

در طریقت آیتے بود او از دختران امرائے بلخ بود توبہ کردہ بود و کس بہ احمد فرستاد کہ مرا از پدر بخواہ احمد اجابت نکرد دیگر بار کس بہ احمد فرستاد کہ من ترا مردانہ تر ازیں پنداشتم کہ راہ حق بینی راہبر باش نہ راہ بُر احمد کس فرستاد و اورا از پدرش بخواست پدرش بحکم تبرک اورا بہ احمد داد و فاطمہ ترک شغل دنیا بگفت و بحکم عزلت با احمد بیارامید تا احمد را قصد زیارت بایزید افتاد فاطمہ با او برفت چوں پیش بایزید آمدند نقاب فاطمہ از رخ برداشت و با بایزید گستاخ وار در سخن آمد احمد از اں متغیر شد و غیرتے در دلش متولی گشت گفت اے فاطمہ ایں چہ گستاخی بود کہ با بایزید کردی فاطمہ گفت از آنکہ تو محرم طبیعت منی و او محرم طریقت من از تو بہوا رسم و از و بخدائے و دلیل بر ایں سخن آنست کہ او از صحبت من بے نیاز است و تو بمن محتاج و پیوستہ بایزید با فاطمہ گستاخ بودے تا روزے بایزید را چشم بر دست فاطمہ افتاد کہ حنا بستہ بود گفت یا فاطمہ از برائے چہ حنا بستہ گفت یا بایزید تا ایں غایت کہ تو دست و حنائے من ندیدہ بودی مرا با تو انبساط بود اکنوں کہ ترا نظر بریں افتاد صحبت ما بر تو حرام شد و اگر کسے را اینجا خیالے افتد پیش ازیں گفتہ ایم کہ بایزید گفت کہ از خدائے درخواست کردم تا مؤنث زناں از من باز گیرد تا چناں شد کہ زناں را و دیوار را در چشم من یکساں گردانیدہ است چوں کسے چنیں بود او از کجا زن بیند پس احمد و فاطمہ از آنجا بہ نیشاپور آمدند و اہل نیشاپور را با احمد خوش بود چوں یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ بہ نیشاپور آمد و قصد بلخ داشت احمد خواست کہ او را دعوتے سازد با فاطمہ مشورت کرد گفت دعوت یحییٰ را چہ باید فاطمہ گفت

چندیں اگاوٴ و گوسفند و حوائج و شمع و عطر و با ایں ہمہ نیز بیست خر باید تا بکشیم احمد گفت خر بارے چہ معنی دارد گفت چوں کریمے مہمان آید باید کہ سگان محلت را نیز ازاں نصیبے بود ایں فاطمہ در فتوت چنیں بود تا لاجرم بایزید گفت کہ ہر کہ میخواہد کہ مردے را در لباس زناں بیند گو در فاطمہ نگرد"

۷۸۶

فہرست مضامین کتاب خاتمہ

تمت

غلط نامہ کتاب خاتمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	بلندواز	بلندپرواز	۸۰	۷	حز	جز
۲	۱	شاید آنکہ	شاید ۱۳ آنکہ	۹۲	۱۶	اخذ	آخذ
۷	۱۲	خالت	حالت	۱۰۴	۱۱	ناشروعات	نامشروعات
۱۱	۱۰ و ۱۱	صلوات علیہ	صلوات اللہ علیہم	۱۰۵	۱	واحترازنکلی	واحترازکلی
۲۱	۱۳	شومیتیے	شومینے	۱۰۶	۳	یاپیرے	باپیرے
۲۲	۴	(۲۹)	(۳۹)	۱۱۶	۹	(۱۰۳)	(۲۰۳)
۲۴	۲	میارد	می آرد	۱۱۸	۹	بازاچۂ	بازارچۂ
۳۳	۱	درقص شود	در رقص شود	۱۲۱	۳	نقاقہ	نفاقہ
۳۳	۹	خوجاگرید	خوجاگوید	۱۲۲	[illegible]	×	[illegible]
۳۳	۱۷	کسے راکہ از	کسیکہ از	۱۲۳	۱۳	ازمشق این	ازمشکل این
۳۴	۱۸	بعدازگرسنگی	[illegible]	۱۲۴	۶	آکسل	آلاسل
۵۸	۱۹	۱۳ تیتی	۱۳ تا نیمے	۱۴۱	۶	بحضورخداوند	بحضور خداوند
۶۹	۱۱	یاپیر	باپیر	۱۴۵	حاشیہ [illegible]	سخن نیتیں	سخن نیتی
۷۶	حاشیہ	ذلت	زلتہ	۱۴۶	۲	ولاقد	ذلاقد
۷۷	۷	ناشی	باشی	۱۴۹	حاشیہ [illegible]	ہجرد	بجرد
۷۷	۱۰	بہاوالدین	بہاءالدین	۱۴۷	۱۷	کیرد برد	گیرد و برد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۱	۱۹	اوجھانے	وجھانے	۱۸۱	۱	بعتے	بعتے
۱۵۹	۱۱	جہاں	جہال	۱۸۹	۱۳	سیدتخم	سبدتخم
۱۶۱	۱	خودطبیعت	خود بہ طبیعت	۱۸۹	۱۴	بیارد	ببارد
۱۶۵	۱۹	آن جہان	آن جہان بہتر	۱۹۰	۱۷	تانے	نانے
			ازیں جہاں	۱۹۴	۱۲	روجہ	روحہ
۱۷۷	۲	گدارد	گدازد	۲۰۸	۱۹	نخسپند	بخسپند
۱۷۹	۴	خوددرہ	خوددرہ				

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

کتاب مستطاب المسمیٰ به

خاتمه

تالیف بسال ۸۰۷ ہجری

از تصانیف حضرت سلطان العرفاء الکاملین امام الاولیاء الواصلین سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجه بنده نواز

قدس الله سره العزیز

(به تصحیح)

۱۳۵۷ھ

حافظ مولوی سید عطا حسین صاحب ایم - اے - سی ای

ناظم تعمیرات وظیفه یاب سرکار آصفیه

کتاب کے ملنے کا پته :- بتوسط مولوی سید عطا حسین صاحب محله لنگم پلی - حیدرآباد دکن